

پاکستانی معیشت کی کیفیت

بینک دولت پاکستان کے مرکزی بورڈ
کی دوسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 2009ء



بینک دولت پاکستان

سہ ماہی رپورٹ ٹیم

سربراہ

محمد منصور علی

محققین

معین الدین (سربراہ، شعبہ حقیقی پیداوار)

محمد شریف خواجہ (زراعت)

محمد نقی اکبر (زراعت)

شیر احمد (بڑے پیلے کی اشیاء سازی)

میاں عبداللہ طاہر (خدمات)

ڈاکٹر میاں فاروق حق (سربراہ، قیئتیں)

صغیر پرویز غوری (قیئتیں)

محمد اکمل (قیئتیں)

محمد عثمان عباسی (قیئتیں)

سید ساجد علی (سربراہ، زراور بینکاری)

تنیم عالم (زری سروے)

سعدیہ بدر (قرضہ برائے نجی شعبہ)

ریانہ نسیم (بینکاری)

محمد زبیب (بینکاری)

تنیم عالم (سربراہ، مالیاتی شعبہ)

محمد زبیب (مالیاتی شعبہ)

محمد ادریس (مالیاتی شعبہ)

محب کمال اعظمی (سربراہ، بیرونی شعبہ)

فیاض حسین (توازن ادائیگی)

سیدہ خرم جعفری (تجارت)

فرخ مرزا (تجارت)

توصیف حسین (شرح مبادلہ اور ذخائر)

تحقیقی معاونین

ناکدارم

سید ذوالقرنین حسین

صباح

ترجمہ طیم

نگراں

محمد فاروق عاربی

معاون مدیر ترجمہ

سہیل انجم

مترجمین

شجاعت علی

منصور احمد

عالیہ گھانگھرو

فہرست

1	عمومی جائزہ	-1
1	1.1 معاشی صورتحال	
3	1.2 مستقبل کے امکانات	
5	1.3 خلاصہ	
11	حقیقی پیداوار کا شعبہ	-2
11	2.1 زرعی شعبے کی کارکردگی	
21	2.2 بڑے پیمانے کی اشیا سازی	
29	2.3 خدمات	
33	قیمتیں	-3
33	3.1 گرانے کا عالمی منظر نامہ	
34	3.2 ملکی صورتحال	
36	3.3 صارف اشاریہ قیمت	
40	3.4 تھوک اشاریہ قیمت	
41	3.5 حساس قیمت اظہاریہ	
45	زراور بیکاری	-4
45	4.1 زرعی پالیسی	
49	4.2 زرعی مجموعوں کی صورتحال	
55	4.3 نجی شعبے کا قرضہ	
65	4.4 امانتیں جمع کرنا	
68	4.5 غیر ادا شدہ قرضے	
71	مالیاتی صورتحال	-5
71	5.1 عمومی جائزہ	
71	5.2 مالیاتی کارکردگی کے اظہاریے	

72	5.3 محاصل
74	5.4 اخراجات
75	5.5 میزانیہ مالکاری
78	5.6 ایف بی آر کی ٹیکس وصولی
81	5.7 صوبائی مالیاتی لین دین
82	5.8 ملکی قرضہ
87	6- بیرونی شعبہ
87	6.1 عمومی جائزہ
90	6.2 جاری حسابات کا توازن
99	6.3 مالی کھاتہ
104	6.4 زرمبادلہ کے ذخائر
106	6.5 شرح مبادلہ
109	6.6 تجارتی کھاتہ
101	فہرست اصطلاحات

پاکستانی معیشت کی کیفیت

مالی سال 2009ء کی دوسری سہ ماہی رپورٹ

1.1 معاشی صورتحال

پیشتر معاشی متغیرات کے حالیہ رجحانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ معاشی استحکام پروگرام پر باقاعدہ عملدرآمد سے نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ مالیاتی نظم و ضبط میں بہتری کے ساتھ زری پالیسی کی سختی کی بنا پر مجموعی طلب میں معتد بہ کمی آئی ہے۔ اس سے گرانے میں کمی کے امکانات بہتر ہوئے۔ گو کہ گرانے ابھی تک بہت بلند ہے تاہم توقع ہے کہ مالی سال کی آخری سہ ماہی میں یہ تیزی سے کم ہوگی۔ اس کے علاوہ بیرونی شعبے میں بھی واضح بہتری دکھائی دے رہی ہے اور جولائی تا فروری مالی سال 09ء میں تجارتی خسارہ کم ہوا ہے جو سات سال میں پہلی کمی ہے۔ تجارتی خسارے میں کمی اور بھرپور ترسیلات نے جاری حسابات کے خسارے کو بھی کم کر دیا ہے جس سے ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر بڑھنا شروع ہو گئے ہیں۔

اس بہتری سے قطع نظر قلیل مدتی شرح نمو کی صورتحال ابھی تک خوشگوار نہیں۔ ملکی اور بین الاقوامی عوامل کی بنا پر طلب میں نمایاں کمی سے بڑے پیمانے کی اشیا سازی کا شعبہ سب سے زیادہ متاثر ہوا ہے (دیکھئے جدول 1.1)۔ توانائی کی قلت، امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورتحال اور مالکاری تک محدود رسائی (کیونکہ بینک خطرے سے

جدول 1.1: منتخب معاشی اظہارے				
م 07ء	م 08ء	م 09ء	شرح نمو (فیصد)	
8.3	5.6	-5.4	جولائی تا جنوری	بڑے پیمانے کی اشیا سازی
3.4	7.4	4.3	جولائی تا فروری	برآمدات (ایف او بی)
9.9	21.9	-1.5	جولائی تا فروری	درآمدات (سی آئی ایف)
22.8	13.6	20.4	جولائی تا فروری	ٹیکس حاصل (ایف لی آر)
7.7	8.4	21.7	فروری	صاف گرانے (12 ماہی حرکت پذیر)
11.2	11.7	4.6	جولائی تا فروری	نجی شعبے کا قرضہ
8.4	7.4	2.3	جولائی تا فروری	رمد زر (زرر)
13.3	14.0	10.1	آخر فروری	مجموعی سیال ذخائر ¹
3.4	4.1	4.9	جولائی تا فروری	ترسیلات
4.5	2.6	1.9	جولائی تا فروری	خالص بیرونی سرمایہ کاری
1.9	3.4	1.9	جولائی تا دسمبر	مالیاتی خسارہ
6.2	7.5	6.9	جولائی تا فروری	تجارتی خسارہ
4.1	5.2	4.5	جولائی تا فروری	جاری حسابات کا خسارہ
11 اسٹیٹ بینک اور کرنل بینکوں میں۔				
2 نصب نمایاں پورے سال کے جی ڈی پی پر مبنی۔ م 09ء کے لیے پورے سال کا تخمینہ شدہ استعمال کیا گیا ہے۔				

گریزاں ہو گئے) نے ملکی صنعتی پیداوار پر منفی اثرات مرتب کیے ہیں۔ اگرچہ عالمی مالی بحران کے پاکستان پر براہ راست اثرات ابھی تک قدرے محدود رہے ہیں تاہم اس کے خاصے بالواسطہ مضمرات ہیں جن میں بعض ملکی اثاثہ منڈیوں (جائیداد اور ایکویٹی) میں مندی، سرمایہ کاری گھٹ جانا اور کاروباری اعتماد میں کمی شامل ہیں۔

جوں جوں عالمی اقتصادی ماحول بگڑ رہا ہے (دیکھئے باکس 1.1) بین الاقوامی بازار سرمایہ تک رسائی مشکل سے مشکل تر ہوتی جا رہی ہے اور برآمدات اور ترسیلات دونوں کو لاحق خطرات بڑھ گئے ہیں۔ چنانچہ بدلتا ہوا معاشی ماحول سنگین وسط مدتی مضمرات کا حامل ہے خصوصاً نمو کے امکانات کے حوالے سے، کیونکہ ملک کے لیے معمولی مالیاتی اور بیرونی حسابات کے خسارے بھی پورے کرنا دشوار ہے۔

حکومت مالیاتی خسارے میں نمایاں کمی کر چکی ہے۔ م 08ء کی پہلی سہ ماہی میں یہ سالانہ جی ڈی پی کا 3.4 فیصد تھا جو م 09ء کی پہلی سہ ماہی میں کم ہو کر جی ڈی پی کا 1.9 فیصد ہو گیا۔ مالیاتی خسارے کی تسلیک کو آخر اکتوبر 2008ء کی سطح پر روک دینا بھی اہم اقدام ہے۔¹

ان اقدامات سے گرانی کے دباؤ کے ایک اہم ذریعے کی شدت میں کمی آگئی جس سے مالیاتی پالیسی زری موقف سے زیادہ ہم آہنگ ہو گئی۔ اگرچہ قلیل مدت میں مالیاتی خسارے میں کمی ضروری ہے تاہم ابھی تک جو کمی ہوئی ہے وہ نہ پائیدار ہے اور نہ کافی:

☆ ترقیاتی اخراجات میں تیزی سے کمی م 09ء میں غالباً درست اور ضروری تھی۔ تاہم بازار سرمایہ کی غیر ترقی یافتہ کیفیت، سرکاری دفنی شراکت کے لیے فریم ورک کے فقدان اور ملک کی بڑھتی ہوئی سرمایہ کاری کی ضروریات کے پیش نظر یہ مناسب نہیں کہ حکومت ترقیاتی اخراجات کو کم سطح پر رکھے۔

☆ حکومتی اخراجات میں پلک کی کمی ہے۔ خصوصاً دفاعی اخراجات اور قرضہ جات کی سودی لاگت تین چوتھائی آمدنی کو ہڑپ کر جاتی ہے۔

☆ اب یہ خطرہ بڑھ گیا ہے کہ کم سطح کا مالیاتی خسارہ بھی نجی سرمایہ کاری کی گنجائش ختم کر دے گا۔ اس کی وجہ عالمی بازار سرمایہ تک ملک کی محدود رسائی اور بینکوں میں امانتوں کی نمو میں سست رفتاری ہے۔ مزید برآں حکومتی پیپرز کی حجم پر مبنی حالیہ نیلامیوں کے نتیجے میں ملکی شرح سود حکومت کی مالکاری کی طلب سے زیادہ متاثر ہو گئی۔

ابھی تک خسارے کو بینکوں کے ذریعے پورا کرنے سے نجی شعبے کی بینکوں سے قرض لینے کی صلاحیت پر غالباً منفی اثر نہیں پڑا ہے۔ اگرچہ نجی شعبے کے قرضے کی خالص نمو تیزی سے کم ہو کر جولائی تا فروری م 09ء میں فقط 4.6 فیصد رہ گئی ہے (جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 11.7 فیصد تھی) تاہم یہ کمی اس لیے نہیں ہوئی کہ حکومت نے نجی شعبے کے لیے قرض لینے کی گنجائش نہیں چھوڑی بلکہ دیگر عوامل کی بنا پر ہے۔ ان عوامل میں معاشی سرگرمیوں میں کمی، خام مال کی لاگت گھٹ جانا، اہم منڈیوں میں اثاثہ جات اور قیمتوں میں مسلسل اضافے کا رک جانا، (بلند سیالیت اور کریڈٹ رسک پر بیم نیز زری سختی کی وجہ سے) مالکاری کی بڑھتی ہوئی لاگت شامل ہیں۔ نجی شعبے کے قرضے کی سست نمو کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک کی جانب سے بینکوں کی سیالیت اور ان کی قرض دینے کی صلاحیت بڑھانے کے لیے سرمائے کی شرائط لازم کرنے کے نتیجے میں حکومت کو جدولی بینکوں سے قرض لینے کا موقع ملا۔

بیرونی حسابات کو درپیش خطرہ بھی کم نہیں۔ اگر برآمدی نمو اور ترسیلات میں سست رفتاری کے خدشات درست ثابت ہوں تو حکومت کی ملکی

¹ اسٹینڈ بائی آرینجمنٹ کے تحت اسٹیٹ بینک سے حکومتی قرض گیری کا آخر جون 2009ء کا ہدف 1181 ارب روپے ہے جو آخر اکتوبر 2008ء کے 1271 ارب روپے سے خاصا کم ہے۔

معیشت کو سنبھالنے کے لیے اصلاحی پالیسیاں نافذ کرنے کی صلاحیت مزید محدود ہو جائے گی۔ (1) پچھلے 12 ماہ کے دوران زرمبادلہ کے ذخائر میں تیزی سے کمی کے باعث حکومت قلیل مدتی بیرونی خسارے بھی آسانی سے پورے نہیں کر سکتی۔ (2) اسٹینڈ بائی اریجمنٹ کے تحت اہداف کی تکمیل کے باوجود پاکستان کو اس سطح کے فوائد حاصل ہونے کا امکان نہیں جو ماضی میں مل رہے تھے۔ آئی ایم ایف کے پروگرام کے کامیاب نفاذ سے سرمایہ کاروں کا اعتماد بڑھے گا جس سے ملک میں بیرونی رقوم کی آمد کی راہ ہموار ہوگی۔ بد قسمتی سے موجودہ بین الاقوامی مالی بحران کی شدت اور پھیلاؤ اس درجے کا ہے کہ بیرون ملک سے رقوم کی آمد اس سطح پر بھی پہنچنے کا امکان کم ہے جو حالیہ برسوں میں تھی (اور نسبتاً کم تھی)۔² انسٹی ٹیوٹ آف انٹرنیشنل فنانس کا تخمینہ ہے کہ ابھرتی ہوئی منڈیوں میں نجی سرمائے کا بہاؤ 2009ء میں کم ہو کر محض 165 ارب ڈالر رہ جائے گا جو 2007ء کی سطح 929 ارب ڈالر کے پانچویں حصے سے بھی کم ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ معمولی بیرونی خسارہ بھی شرح مبادلہ پر براہ راست اثر مرتب کر سکتا ہے۔ اس صورتحال کے گرائی اور نمونہ پر منفی اثرات پڑیں گے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ پاکستان میں گرائی کم ہونے کا عمل سست ہے اور روپے کی قدر میں مزید کمی اس رجحان کو برقرار رکھ سکتی ہے۔ اگرچہ عمومی گرائی میں اگست 2008ء میں اپنی تین دہائیوں کی بلند ترین سطح 25.3 فیصد تک پہنچنے کے بعد کچھ ٹھہراؤ آیا ہے تاہم مئی 09ء کے دوران ابھی تک یہ 20 فیصد سے زیادہ رہی ہے۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ قومی گرائی میں تاحال کوئی خاص کمی نہیں آئی۔

گرائی کے دباؤ میں کمی کی راہ میں حائل بعض بڑی رکاوٹیں یہ ہیں: (1) مسلسل ایک سال تک بلند گرائی کی بنا پر مصارف زندگی میں اضافے کے دورانی کے اثرات، (2) حکومت کی پالیسیوں³ کی وجہ سے رواں مالی سال میں کٹائی کے موسم کے دوران اہم غذائی اجناس کی قیمتوں میں کمی کا فقدان، (3) بین الاقوامی قیمتوں کی پورے طور پر منتقلی نہ ہونا، اور (4) بعض اہم غذائی اشیاء (دودھ، گوشت وغیرہ) کی قیمتوں میں ازسرنو اضافہ۔ تاہم دو اہم وجوہات کی بنا پر امید بندھتی ہے کہ مئی 09ء کے اواخر میں کچھ بہتری آئے گی۔ نومبر 2008ء سے موزوں مالیاتی پالیسی اور اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی کی مؤثر منتقلی سے ملکی گرائی میں نمایاں کمی کی توقع ہے۔ اس کے آثار گرائی بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت (سال ب سال) میں واضح کمی کی صورت میں دکھائی دیتے ہیں جو اگست 2008ء میں 35.7 فیصد کے نقطہ عروج سے کم ہو کر فروری 2009ء میں 15 فیصد تک آگئی۔

1.2 مستقبل کے امکانات

عالمی معیشت کی بگڑتی ہوئی صورتحال اور بین الاقوامی بازار سرمایہ میں قحط کی سی کیفیت کا تقاضا ہے کہ پاکستان کی معاشی بحالی کی حکمت عملی میں ملکی اور علاقائی طلب کو بڑھانے پر توجہ مرکوز ہوگی۔ اس کے علاوہ معاشی پالیسی کو استحکام کے فریم ورک سے نمونہ کی بحالی کی سمت لانے کے لیے گرائی کی سطح کو کم کرنا اور دہرے خسارے کو محدود میں رکھنا ضروری ہوگا۔ لہذا اہم معاشی متغیرات کے حالیہ رجحانات خاصے ہمت افزا ہیں۔

مئی 09ء کی آخری سہ ماہی میں سال ب سال گرائی تیزی سے گرنے کی امید ہے، گو کہ سالانہ اوسط خاصی بلند ہونے کی توقع ہے (دیکھئے جدول 1.2)۔ اسی طرح امید ہے کہ درآمدات میں کمی جو زیادہ تر ملکی طلب کی کمزوری، اشیاء کی کم قیمتوں اور روپے کی قدر گرنے کی وجہ سے ہوئی، جاری

² اگرچہ پاکستان میں مئی 09ء کے دوران بیرون ملک سے رقوم کی آمد تاریخی ریکارڈ سطح پر تھی لیکن دیگر ابھرتی ہوئی منڈیوں کے مقابلے میں پھر بھی کم تھی۔

³ مثال کے طور پر گندم کی امدادی قیمت میں 52 فیصد کا اضافہ اور گرتی ہوئی قیمتوں کو سہارا دینے کے لیے سرکاری شیعہ کی جانب سے چاول کی خریداری۔

جدول 1.2: اہم معاشی اظہاریوں کی پیٹرنیاں				حسابات کے خسارے کو گھٹا دے گی جس سے پاکستان کو زر مبادلہ کے ذخائر بڑھانے کا موقع ملے گا۔ تاہم یہ بات اہم ہے کہ کم قیمتوں کی وجہ سے برآمدات کی آمدنی بھی گھٹ رہی ہے۔ ⁴
م 08ء	م 09ء	سالا نہ منصوبے کے اہداف	پیٹرنیاں	
جی ڈی پی	5.8	5.5	2.5 - 3.5	ملکی گرانٹی میں متوقع کمی اور زر مبادلہ کے ذخائر میں اضافہ زری پالیسی میں نرمی کا موقع فراہم کرے گا۔ تاہم ضروری نہیں ہے کہ اس سے اشیاء سازی کی سرگرمیاں بھی بحال ہو جائیں۔ نہ صرف زری نرمی سے حقیقی پیداوار کے شعبے پر تاخیر سے اثر پڑتا ہے بلکہ صنعتیں دیگر کاؤٹوں کا بھی شکار رہیں گی جیسے توانائی کی قلت، قرضے پر بلند خطرے کے پرہیز وغیرہ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ زراعت اور خدمات کے شعبوں میں اچھی کارکردگی کے باوجود م 09ء کے دوران حقیقی جی ڈی پی نمو کچھ کمزور رہی رہے گی۔
اوسط گرانٹی	12.0	11.0	19.5 - 20.5	
زری اثاثے (زر)	15.3	14.0	7.0 - 9.0	
کارکنوں کی ترسیلات	6.5	7.7	7.3	
برآمدات (بی او پی، ایف او پی)	20.1	22.9	18.5 - 19.5	نوٹ: مالیاتی و جاری حسابات کے خسارے کے جی ڈی پی کے ساتھ تناسب کے اہداف م 09ء کے بجٹ میں دی گئی نامید جی ڈی پی پر مبنی ہیں جبکہ پیٹرنیاں سال کے تخمین شدہ (بلند تر) نامید جی ڈی پی پر مبنی ہیں۔
درآمدات (بی او پی، ایف او پی)	35.4	37.2	30.0 - 31.0	
مالیاتی خسارہ	7.4	4.7	4.3 - 4.7	
جاری حسابات کا خسارہ	8.4	7.2	5.8 - 6.2	

آئندہ برسوں میں نمو کی رفتار میں تیزی کے لیے ترقیاتی اور سماجی تحفظ سے متعلق اخراجات میں اضافے کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ بدقسمتی سے ٹیکس اور اخراجات میں نمایاں تبدیلیوں کے بغیر یہ ممکن نہ ہوگا۔ حکومتی اصلاحات کے نفاذ کے لیے اہم ترین شعبہ ملک کا ٹیکس کا نظام ہے۔ جیسا کہ آئی ایم ایف کے ایس بی اے میں زور دے کر کہا گیا ہے مالیاتی پائیداری کے لیے ٹیکس اور جی ڈی پی کے تناسب میں اضافہ ضروری ہے۔ ٹیکس کی شرح بڑھانے کے بجائے ٹیکس گزاروں کی تعداد میں اضافے پر توجہ دینی ہوگی۔ خدمات (خصوصاً تجارت، ٹرانسپورٹ، پیشہ ورانہ خدمات وغیرہ) اور زراعت کے پیشتر ذیلی شعبوں پر جی ڈی پی میں ان کے حصے کے مطابق ٹیکس عائد کیا جانا چاہیے۔ اصلاحات کے وقت پر اثر آور ہونے کے لیے ضروری ہے کہ انہیں فی الفور نافذ کر دیا جائے۔

جہاں تک ماکاری کا تعلق ہے، ملکی بازار سرمایہ کو ترقی دینے کے عمل میں تیزی لانی ہوگی۔ اس سے نہ صرف حکومت کی بینکوں سے قرض لینے کی ضرورت کم ہوگی بلکہ ایک متحرک قرضہ منڈی قرضہ جات تک رسائی کے مسائل کم کرے گی، بینکوں کی کارکردگی کو بہتر بنائے گی (کیونکہ رقوم کے لیے انہیں آپس میں مسابقت کرنی پڑے گی) اور بچت کو فروغ دے گی۔

قلیل سے وسط مدت میں پاکستان کے لیے ترقیاتی اخراجات پورے کرنے کے لیے رعایتی بیرونی امداد پر انحصار کرنا ہوگا۔ پاکستان کے لیے مزید

⁴ ترسیلات کو بھی خطرہ ہے جو عالمی کساد بازاری کے باوجود ابھی تک تیزی سے بڑھتی رہی ہیں۔ ممکن ہے کہ مشرق وسطیٰ کو سرمائے کے فراہم کنندہ کے طور پر مضابطہ منڈیوں کے خلاف کارروائی کے بعد باضابطہ چیلنجز کی جانب منتقلی کی وجہ سے آمدنی کا اثر (کساد بازاری اور تیل کی کم قیمتوں کی بنا پر) معدوم ہو گیا ہو۔

بیرونی امداد کی ضرورت اس حقیقت سے بھی عیاں ہوتی ہے کہ ملکی ماکاری کے ذرائع یا تو دستیاب نہیں یا پھر بیرونی حسابات کی کمزور کیفیت کی وجہ سے پرخطر ہیں۔ نیز سرمائے کی آمد محدود ہونے کی وجہ سے پاکستان جیسے ملکوں کے لیے اپنی معیشت کو نمو اور ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے لیے سرکاری امداد و احدا رسہ معلوم ہوتا ہے۔

یاد رہے کہ م س 03ء تا 07ء کے دوران پاکستان نے بلند نمو، کم گرانہ، کم مالیاتی خسارے اور فاضل جاری حسابات یا برائے نام خسارے کے اہداف حاصل کر دکھائے تھے۔ یہ کامیابیاں اجناس کی قیمتوں میں یکدم اضافے کے دھچکے کی بنا پر ضائع ہو گئیں۔ معیشت میں تیزی سے ہونے والی خرابیاں تشویش پیدا کر رہی ہیں اور یہ واضح کرتی ہیں کہ ساختی تبدیلیوں میں جو دو ختم کرنے کے لیے پالیسیوں کی ضرورت ہے تاکہ نمو پائیدار رہے اور ملک کی دھچکے برداشت کرنے کی صلاحیت بڑھے۔ ساختی اصلاحات کے عمل کی بحالی اور نئی اصلاحات شروع کرنے کی ضرورت ہے۔

یہ واضح ہے کہ مالی خدمات تک رسائی ابھی تک محدود ہے گو کہ اس شعبے میں بعض سابقہ اصلاحات سے فائدہ ہوا ہے۔ مالی شعبے کو مزید ترقی دینے اور وساطت میں اضافہ کرنے کی اشد ضرورت ہے جو بچت کی شرح بڑھانے اور معیشت کی پائیدار نمو کے لیے لازمی عناصر ہیں۔ نہ صرف دیہی اور دور دراز علاقوں تک مالی رسائی کا دائرہ بڑھانا ہوگا بلکہ طویل مدتی قرضہ منڈی کی ترقی، پنشن فنڈز کے لیے سرمایہ کاری منصوبے، میوچل فنڈز کی صنعت کا احیا اور کارپوریٹ بانڈ مارکیٹ بھی وسائل کی موزوں تقسیم کے لیے ضروری ہیں۔ مالی گہرائی کا ایک اور فائدہ زری پالیسی کی زیادہ موثر ترسیل کی شکل میں ہوگا۔

1.3 خلاصہ

1.3.1 شعبہ زراعت

خریفہ مالی سال 2009ء میں گنے کی پیداوار میں 18.5 فیصد کمی کے باوجود تمام علامات سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 2009ء کے دوران زرعی شعبے کی نمو بہتر سطح پر رہے گی۔ یہ اندازہ گندم کی متوقع عمدہ فصل، چھوٹی فصلوں کی ہدف سے زائد پیداوار اور گلہ بانی کے شعبے کی بہتر کارکردگی کے امکانات کو مد نظر رکھتے ہوئے لگایا گیا ہے۔

فصلوں کی پیداوار کو بڑھانے میں غذائی اشیاء کے بلند عالمی نرخوں کے باعث کٹائی کے گزشتہ موسم کے دوران کاشت کاروں کو حاصل ہونے والے فوائد اور حکومت کی اعانتی پالیسیوں سے بھی مدد ملی ہے۔ مالی سال 2009ء کے دوران قیمتوں کے اشارے اتنے واضح تھے کہ کاشت کاروں نے سخت محنت کی اور پانی کی قلت و سرکاری نرخوں پر یوریا کی عدم دستیابی جیسے مسائل سے عہدہ براہونے کے لیے ان کی جانب سے سرمایہ کاری بھی کی گئی۔ مذکورہ کوششوں کو سازگار موسمی حالات سے بھی تقویت پہنچی ہے۔ یہ بات خصوصاً ربیع کی فصلوں کے لیے درست ہے، جنہیں موسم سرما کی بروقت بارشوں سے مدد ملی۔ نتیجتاً پانی کی دستیابی کی پست سطح اور یوریا کی قلت کے باوجود مالی سال 2009ء کے دوران فصلوں کے ذیلی شعبے نے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ یوریا کے استعمال میں کمی کے نتیجے میں جولائی تا جنوری مالی سال 2009ء کے دوران زرعی قرضوں کی تقسیم بھی سست روی کا شکار رہی۔

1.3.2 بڑے پیمانے کی اشیاء سازی

جولائی تا دسمبر 2009ء کے دوران بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کی پیداوار میں 4.7 فیصد کا وسیع الہیاد زوال دیکھنے میں آیا جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں 5.2 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔ اس زوال کی وجہ متعدد عوامل تھے جن میں توانائی کی قلت میں شدت، خام مال کی لاگت میں اضافہ اور ملکی و بیرونی طلب میں کمی شامل ہیں۔

اول، توانائی کی فراہمی میں رکاوٹ اور بجلی، گیس اور ڈیزل کی قیمتیں بڑھنے سے ملکی صنعت کی پیداواریت کم ہو گئی اور پیداوار کی لاگت میں اضافہ ہو گیا۔ دوم، اگرچہ جولائی 2008ء سے عالمی اجناس کے نرخ کسی حد تک کم ہونے لگے تاہم بیشتر صنعتی سامان کی قیمتیں بلند سطح پر ہی رہیں۔ سوم، روپے کی قدر میں کمی اور تغیر نے بھی درآمد شدہ مال کی لاگت بڑھا دی۔ چہارم، عالمی کساد بازاری نے بھی منفی اثرات مرتب کیے اور بیرونی طلب میں کمی کی وجہ سے برآمدات پر انحصار کرنے والی صنعتیں (خصوصاً ٹیکسٹائل) متاثر ہوئیں۔ ان صنعتوں کو اس بنا پر بھی مارکیٹنگ کے مسائل کا سامنا کرنا پڑا کہ غیر ملکی خریدار امن و امان کی صورتحال اور ملک کے امیج کی وجہ سے پاکستان کا سفر کرنے سے گریز کر رہے ہیں جس سے پاکستانی صنعت کاروں کو بروقت سامان فراہم کرنے میں مشکلات پیش آرہی ہیں۔

1.3.3 خدمات

ابتدائی اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ شعبہ خدمات کی نمو 2009ء کے دوران کم ہونے کا امکان ہے تاہم اجناس پیدا کرنے والے شعبے کے مقابلے میں یہ بلند رہے گی۔ عالمی سیالیت کے مسائل کے باوجود 2009ء کی پہلی ششماہی کے دوران خدمات کے شعبے میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں تیزی سے اضافے (24 فیصد) کی بنا پر نمو کے امکانات سازگار ہیں۔ اسی طرح نقل و حمل اور ذخیرہ کاری کے ذیلی شعبے کے نمو کے خوشگوار امکانات انہم فصلوں کی بہتر پیداوار کی عکاسی کرتے ہیں۔ مالیات اور بینے کے شعبے کی اچھی کارکردگی اور انتظامی و دفاعی اخراجات میں اضافے سے 2009ء کے دوران اس شعبے کی نمو بہتر ہوگی۔ تاہم بڑے پیمانے پر اشیاء سازی کی پیداوار میں کمی، درآمدات کی کم مقدار اور ٹیلی مواصلات میں منافع کی کمی شعبہ خدمات کی نمو پر دباؤ ڈال سکتی ہے۔

1.3.4 قیمتیں

حالیہ مہینوں میں قیمت کے تمام اشاریوں جیسے صارف اشاریہ قیمت، تھوک اشاریہ قیمت اور حساس قیمت اظہار یے میں واضح کمی کا رجحان دیکھا گیا ہے۔ صارف اشاریہ قیمت گرانی (سال بسال) میں مارچ 2008ء سے مسلسل اضافے کے بعد نومبر 2008ء سے کچھ نرمی آئی شروع ہوئی۔ فروری 2009ء میں یہ 21.1 فیصد کم ہو گئی جبکہ اگست 2008ء میں اپنے نقطہ عروج 25.3 فیصد پر تھی۔ تاہم پچھلے ماہ کے 20.5 فیصد اور گزشتہ سال کے اسی ماہ کے 11.3 فیصد کے مقابلے میں یہ گرانی زیادہ ہے۔ ستمبر 2008ء سے گرانی میں قدرے سست رفتاری زیادہ تر ملکی غذائی گرانی کی کمی کی وجہ سے ہے جیسا کہ صارف اشاریہ قیمت اور تھوک اشاریہ قیمت دونوں کے غذائی گروپوں کے رجحان سے ظاہر ہے۔ تھوک اشاریہ قیمت گرانی کا غیر غذائی جزا اجناس کی عالمی قیمتوں کے ساتھ کم ہوا تاہم صارف اشاریہ قیمت کے غیر غذائی جز میں فروری 2009ء تک لچک نہیں آئی۔

1.3.5 زراور بیکاری

معاشی استحکام پروگرام کے تحت اسٹیٹ بینک نے مالی سال 2009ء کے دوران سخت زری پالیسی برقرار رکھی۔ 13 نومبر 2008ء کو ڈسکاؤنٹ ریٹ میں 200 بیس پوائنٹس کا اضافہ کیا گیا۔ مالی سال 2009ء کے دوران مجموعی طور پر ڈسکاؤنٹ ریٹ میں 300 بیس پوائنٹس کا اضافہ ہوا۔⁵

مذکورہ زری اقدام کو خسارے کی تسلیک کے لیے مقررہ حد سے بھی فائدہ ہوا اور اس سے مالیاتی پالیسی کو زری پالیسی سے ہم آہنگ بنانا ممکن ہوا۔ مزید برآں، مارچ تا اکتوبر 2008ء کے دوران شرح مبادلہ میں ہونے والی تبدیلیوں سے زری پالیسی کو مزید تقویت حاصل ہوئی ہے۔

ان اقدامات کے مثبت نتائج برآمد ہوئے کیونکہ معیشت میں موجود طلب کے شدید دباؤ میں بالآخر حالیہ مہینوں کے دوران کمی آنا شروع ہو گئی ہے۔ اس کی عکاسی ذیل میں دی گئی پیش رفت سے بھی ہوتی ہے۔ (1) ملکی گرانٹی کی نمو میں کمی کیونکہ جنوری 2009ء میں سال بسال صارف اشاریہ قیمت گرانٹی کم ہو کر 20.5 فیصد ہو گئی ہے جو اگست 2008ء میں 25.3 فیصد کی بلند ترین سطح پر تھی۔ (2) نومبر تا فروری م س 09ء کے دوران درآمدات کی نمو میں نمایاں کمی، جس کے نتیجے میں جاری حسابات کا خسارہ پست سطح پر آ گیا۔ اس سے اور اس کے ساتھ قوم کی آمد کی بحالی سے ملکی زرمبادلہ کے ذخائر پر دباؤ کم ہو گیا۔ (3) نجی شعبے کے قرضوں کی نمو میں سست روی۔ دستیاب اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ جولائی تا جنوری مالی سال 2009ء کے دوران نجی شعبے کے قرضوں میں 5.5 فیصد کی نمو ہوئی ہے جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت کے دوران یہ 9.9 فیصد کی سطح پر تھی۔ اگرچہ قرضہ جاتی معیار کے باعث کچھ بینکوں نے نجی شعبے کو قرضوں کے اجراء میں ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کیا، تاہم نجی شعبے کے قرضوں کی طلب بھی سست روی کا شکار ہے۔ (4) مالیاتی پالیسی کے سبب طلب کی تحریک میں کمزوری کیونکہ مالیاتی خسارہ کم ہو گیا اور مرکزی بینک سے حکومت کی قرض گیری میں دسمبر 2008ء سے خاصی کمی آئی ہے۔

طلب کے دباؤ اور اس کے ساتھ گرانٹی کی توقعات میں بہتری نے ملکی سیالیت پر بھی اثرات مرتب کیے ہیں کیونکہ منڈی کی شرح سود بھی کم ہونے لگی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ سخت زری پالیسی کے اثرات کافی نرم ہو گئے ہیں۔ تاہم زری پالیسی کی فیصلہ کن نرمی میں ابھی کئی مشکلات حائل ہیں، جن میں بیرونی کھاتے کی صورتحال اور قوزی گرانٹی کی بے حد بلند سطح شامل ہیں۔

21 فروری مالی سال 2009ء تک زروسچ (زر) میں 9.8 فیصد کی سال بسال نمو ہوئی ہے جبکہ یہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں 18.2 فیصد کی سطح پر تھے۔ زر 2 کی نمو میں سست روی بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں میں خاصی تخفیف کا نتیجہ ہے۔ تاہم، 21 فروری 2009ء پر خالص ملکی اثاثوں میں 23.2 فیصد اضافہ ہوا ہے۔

جولائی تا جنوری مالی سال 2009ء کے دوران بینکوں نے امانتیں جمع کرنے کے معاملے میں خاصی کمزور کارکردگی کا مظاہرہ کیا کیونکہ بینکاری نظام کی مجموعی امانتوں میں 1.8 فیصد کمی آئی ہے، یہ صورتحال گزشتہ مالی سال کی اسی مدت کے دوران امانتوں میں ہونے والی 3.4 فیصد نمو کے بالکل برعکس

⁵ قبل ازیں 30 جولائی 2008ء کو اسٹیٹ بینک نے اپنا پالیسی ریٹ 100 بیس پوائنٹس بڑھایا تھا۔

ہے۔ حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ حالیہ رجحانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ امانتوں کی نمویں مسلسل سال بسال کمی اب اپنی آخری ٹہلی حد تک پہنچ چکی ہے۔

جولائی تا دسمبر مالی سال 2008ء کے دوران بینکاری نظام کے اثاثہ جاتی معیار میں خاصا بگاڑ دیکھا گیا ہے۔ بینکوں کی نمویں کی سطح قدرے پست تھی، جس کا سبب اسٹیٹ بینک کی جانب سے بینکوں کو نمویں اخذ کرتے وقت ضمانت کی لازمی فروخت کا 30 فیصد تک استعمال کرنے کی اجازت دینا ہو سکتا ہے۔ اس کے نتیجے میں جولائی تا دسمبر 2008ء کے دوران خالص غیر ادا شدہ قرضے بڑھ کر دگنے ہوئے اور کوریج کا تناسب تیزی سے کم ہو گیا۔

1.3.6 مالیاتی صورتحال

مالی سال 09ء کے لیے معاشی استحکام کے ایجنڈے میں مالیاتی یکپائی کو ترجیحی حیثیت حاصل رہی ہے۔ اس کے اچھے نتائج برآمد ہوتے دکھائی دیتے ہیں کیونکہ م س 09ء کے پہلے چھ ماہ کا مالیاتی خسارہ کم ہو کر تین سالانہ جی ڈی پی کے 1.9 فیصد تک آ گیا ہے جبکہ مالی سال 08ء کی پہلی ششماہی میں یہ 3.4 فیصد تھا۔ چنانچہ م س 09ء کا مالیاتی خسارہ م س 09ء کے بجٹ میں طے شدہ سالانہ ہدف کے مطابق اور آئی ایم ایف کے اسٹینڈ بائی آرینجمنٹ سے ہم آہنگ معلوم ہوتا ہے۔

یہ بات قابل فہم ہے کہ ابھی تک مالیاتی بہتری زیادہ تر تیل کی زراعت کے خاتمے اور ترقیاتی اخراجات میں کٹوتی کے نتیجے میں سامنے آئی ہے۔ جی ڈی پی کی فیصد کے طور پر مجموعی حاصل م س 09ء کی پہلی ششماہی میں تھوڑے بہتر ہوئے۔ مالی سال 08ء کی پہلی ششماہی میں ان میں تیزی سے کمی واقع ہوئی تھی۔ یہ معمولی بہتری تمام کی تمام غیر ٹیکس حاصل میں اضافے کی طفیل ہوئی۔ جی ڈی پی کی فیصد کے طور پر ٹیکس حاصل میں جمود ایک بار پھر مالیاتی احتیاط کی اہمیت کا اظہار کرتا ہے۔ بہر حال اگرچہ حکومت کے بجٹ اخراجات کے تمام اجزاء پر تفصیلی نظر ثانی کی ضرورت ہے تاہم مالیاتی حسابات کی طویل مدتی پائیداری کے لیے خصوصاً ٹیکس گزاروں کی تعداد میں اضافے کے ذریعے مجموعی حاصل میں توسیع لانی ہوگی۔

ٹیکس گزاروں کی تعداد میں اضافہ کرنا پائیدار معاشی فریم ورک کا لازمی جز ہے، علی الخصوص اس لیے کہ بیرونی مالکاری تک رسائی مشکل سے مشکل تر ہوتی جا رہی ہے۔ چنانچہ ملکی مالکاری پر انحصار بڑھ گیا ہے جس کے ساتھ نجی سرمایہ کاری کی گنجائش کم ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

م س 09ء کی پہلی ششماہی میں مالیاتی خسارے میں کمی کی واضح عکاسی میزانیہ مالکاری کے ذرائع کی منفی نمویں ہوتی ہے۔ پہلی ششماہی میں حکومت کو بیرون ملک سے آنے والی رقم کی مد میں مجموعی طور پر 141.1 ارب روپے موصول ہوئے۔ تاہم بیرونی قرضوں کی ادائیگی میں 104.1 ارب روپے باہر جانے سے بجٹ خسارے کی مالکاری کے لیے صرف 37.0 ارب روپے بچے۔ بیرونی ذرائع سے میزانیہ مالکاری کی دستیابی کم ہونے کی وجہ سے ملکی مالکاری پر حکومت کا انحصار بہت بڑھ گیا۔

میزانیہ مالکاری کے ملکی ذرائع میں غیر بینکی حصے میں بہت کمی آئی۔ نتیجتاً م س 09ء کی پہلی ششماہی کے دوران حکومتی میزانیہ ضروریات بینکوں کو پوری کرنی پڑیں۔ اس طرح پہلی ششماہی میں 20.8 فیصد کی سال بسال کمی کے باوجود مالکاری کے ملکی ذرائع میں بینکاری نظام کا حصہ بڑھ کر 85.2

فیصد ہو گیا جبکہ پچھلے سال اسی مدت میں یہ حصہ 80.9 فیصد تھا۔

1.3.7 ادائیگیوں کا توازن

بیرونی حسابات کا جو توازن مالی سال 2009ء کے جولائی تا اکتوبر عرصے میں تیزی سے بگڑ گیا تھا، اگلے مہینوں کے دوران اس میں خاصی بہتری آ گئی کیونکہ جاری حسابات کا خسارہ تیزی کے ساتھ کم ہوا اور مالی رقوم کی آمد میں معقول اضافہ ہوا۔ اس سے زرمبادلہ کے ذخائر بڑھے اور روپے کی قدر میں مالی سال 2009ء کے جولائی تا اکتوبر عرصے میں جو کمی آئی تھی وہ بھی کسی حد تک بحال ہو گئی۔ چنانچہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ بیرونی حسابات کے مجموعی خسارے میں مالی سال کے پہلے آٹھ ماہ کے دوران ہونے والی 68.6 فیصد نمو بڑی حد تک ابتدائی چار ماہ میں وقوع پذیر ہوئی۔

جولائی تا اکتوبر مالی سال 2009ء میں معاشی صورتحال درآمدی نمو کے تیزی سے بڑھنے کی وجہ سے خراب ہوئی جس کی بنیادی وجہ درآمدات کی بلند قیمتیں تھیں۔ اسی طرح صورتحال میں بہتری بھی ان ہی دعوائل کی وجہ سے آئی، یعنی درآمدات کم ہوئیں (کیونکہ زری سختی اور کمزور روپے کے باعث طلب سکڑ گئی) اور درآمداتی اشیا کی قیمتیں بھی نمایاں طور پر کم ہوئیں۔ درآمدی بل میں کمی کے ساتھ ساتھ ترسیلات زر میں بھی اضافہ ہوا جس سے جاری حسابات کا خسارہ کم کرنے میں مدد ملی۔ جولائی تا فروری م س 09ء کے دوران جاری حسابات کا خسارہ پچھلے سال کی اسی مدت کے مقابلے میں کچھ کم (13.8 فیصد) تھا۔

مالکاری کے شعبے میں مالی کھاتے کی فاضل رقم جولائی تا جنوری م س 09ء کے دوران گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں خاصی کم (50 فیصد) رہی تاہم آئی ایم ایف کی مدد سے معاشی استحکام کے پروگرام کے نومبر 2008ء میں متعارف ہونے کے بعد رقوم کی آمد کی صورتحال کسی حد تک بحال ہوئی ہے۔ خاص طور پر نومبر تا جنوری م س 09ء کے دوران بیرونی براہ راست سرمایہ کاری اور ان رقوم میں جنہیں دیگر سرمایہ کاری کی مد میں رکھا جاتا ہے خاصا اضافہ ہوا۔

1.3.8 تجارتی کھاتہ

گزشتہ سات برس میں پہلی بار تجارتی خسارے میں جولائی تا فروری م س 09ء کے دوران 6.9 فیصد کی سال بسال کمی ہوئی۔ یہ کمی زیادہ تر درآمدات میں کمی، درآمدی نرخ کرنے اور مجموعی طلب کا دباؤ گھٹنے کی وجہ سے ہوئی۔ برآمدات میں اضافہ زیادہ نہیں ہوا تاہم اس سے بھی مذکورہ مدت کے دوران تجارتی خسارہ کم کرنے میں مدد ملی۔ یہ بہتری تقریباً تمام کی تمام نومبر م س 09ء اور اس کے بعد ہوئی کیونکہ جولائی تا اکتوبر م س 09ء کے دوران تجارتی خسارہ تیزی سے کم ہوا تھا۔

درآمدی نرخوں میں مسلسل کمی اور مجموعی طلبی دباؤ میں سست رفتاری کی توقعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ آئندہ مہینوں میں تجارتی خسارہ مزید کم ہوگا۔ تاہم اس کی کافائدہ کمزور ہوتی ہوئی برآمدات کی وجہ سے گھٹ سکتا ہے۔ عالمی کساد بازاری کے بعد عالمی طلب میں کمی اور بڑھتے ہوئے ملکی مسائل مثلاً توانائی کا بحران م س 09ء کے بقیہ مہینوں کے دوران برآمدات کے لیے خطرات بن سکتے ہیں۔

بکس 1: مالی معاشی صورتحال⁶

جیسا کہ خدشہ تھا، امریکی رہن منڈی کا بحران مئی 09ء کی پہلی ششماہی میں بدتر ہو گیا اور عالمی معیشت پر تباہ کن اثرات پڑے۔ بیشتر بڑی معیشتوں کو کساد بازاری کا سامنا ہے اور اس کے اثرات ترقی پذیر ملکوں پر بھی پڑ رہے ہیں۔ اربوں ڈالر اسے متحرک کرنے کے پیکیج پر صرف کیے جانے کے باوجود پالیسی سازوں کو ابھی تک نقصانات کا پورا اندازہ نہیں ہے۔ آئی ایم ایف نے میگوں اور دیگر اداروں کے قرضہ جاتی اثاثوں میں اپنے ممکنہ نقصانات کا تخمینہ اکتوبر 2008ء کی مائیت 14 کھرب ڈالر سے بڑھا کر 22 کھرب ڈالر کر دیا ہے۔

آئی ایم ایف نے اپنے ورلڈ اکٹا ک آؤٹ لک کے جنوری 2009ء کے اپ ڈیٹ میں پیش گوئی کی ہے کہ عالمی کساد بازاری اس سے کہیں زیادہ گہری اور طویل ہوگی جتنا پہلے اندازہ کیا گیا تھا۔ قابل غور امر یہ ہے کہ پچھلے چار ماہ میں آئی ایم ایف کے اس تخمینے کی یہ تیسری نظر ثانی ہے۔

آئی ایم ایف کی تازہ ترین پیش گوئیاں (سال ہلال فیصد تبدیلیاں)				
پیشگوئیاں	2010ء	2009ء	2008ء	2007ء
عالمی پیداوار ¹	3.0	0.5	3.4	5.2
ترقی یافتہ معیشتیں	1.1	-2.0	1.0	2.7
امریکہ	1.6	-1.6	1.1	2.0
یورپ کا خطہ	0.2	-2.0	1.0	2.6
دیگر ترقی یافتہ معیشتیں	2.2	-2.4	1.9	4.6
اُبھرتی منڈیاں، ترقی پذیر معیشتیں ²	5.0	3.3	6.3	8.3
افریقہ	4.9	3.4	5.2	6.2
ترقی پذیر ایشیا	6.9	5.5	7.8	10.6

ماخذ: آئی ایم ایف، ورلڈ اکٹا ک آؤٹ لک، جنوری 2009ء

1 سہ ماہی تخمینے اور پیش گوئیاں عالمی پاور پیئرٹی اوزان کے 90 فیصد کا احاطہ کرتی ہیں۔

2 سہ ماہی تخمینے اور پیش گوئیاں اُبھرتی ہوئی معیشتوں اور ترقی پذیر ممالک کے 90 فیصد کا احاطہ کرتی ہیں۔

2009ء میں عالمی نمو کے کم ہو کر 0.5 فیصد تک پہنچنے کی توقع ہے۔ ترقی یافتہ ممالک کی معیشتیں جنگ عظیم دوم کے بعد سب سے زیادہ متاثر ہوں گی۔ مجموعی طور پر ترقی یافتہ معیشتیں 2009ء میں 2 فیصد سکڑ جائیں گی جو جنگ کے بعد نمو میں پہلی سالانہ کمی ہوگی۔

اُبھرتی ہوئی معیشتوں میں بھی نمو کی رفتار کم ہونے کی توقع ہے۔ 2009ء میں ان کی نمو 3.3 فیصد ہوگی۔ آئی ایم ایف نے 2009ء میں چین کی معاشی نمو کی پیشگوئی 2 فیصدی درجے کم کر کے 6.7 فیصد کر دی ہے۔

منڈیوں میں تغیر، بیروزگاری میں اضافے اور صارفین اور کاروباری طبقات کا اعتماد ریکارڈ سطح تک گر جانے کے اس ماحول میں پالیسی ساز دو پہلو حکمت عملی تیار کر رہے ہیں۔ ایک طرف تو قرضہ منڈیوں کو سہولت فراہم کرنے کے لیے مالی اداروں کی صحت بحال کی جائے گی اور دوسری جانب زری اور مالیاتی تحریک دی جائے گی۔ بیشتر مرکزی میگوں نے شرح سود کم کرنے اور قرضوں کی فراہمی کو بہتر بنانے کے لیے کڑے اقدامات کیے ہیں۔ اسی طرح بہت سے ممالک نے تحریک دینے کے لیے مناسب حجم کے پیکیج کا اعلان کیا ہے اور جزو آں پر عمل بھی کر رہے ہیں۔

اظہار یہ اصلاحی اقدامات مؤثر ہونے چاہئیں تاہم ان میں کچھ خطرات بھی مضمر ہیں۔ مالی صحت بحال کرنے کے لیے داخلی خرابیوں میں مبتلا مالی اداروں کو قومیانے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ مالیاتی تحریک کے پیکیج سے مالیاتی خسارہ مزید بڑھ جائے گا جو پہلے ہی دباؤ کا شکار ہے کیونکہ اثاثوں اور زخموں میں کمی کا آمدنی پر اثر مرتب ہوا ہے اور مالی شعبے کو بچانے کی لاگت بھی کم نہیں۔ اسی طرح جب تک مالی اداروں کے پاس رقم کی کمی رہے گی تب تک زری نرمی اپنے مقاصد کے حصول میں زیادہ کامیاب نہ ہوگی۔

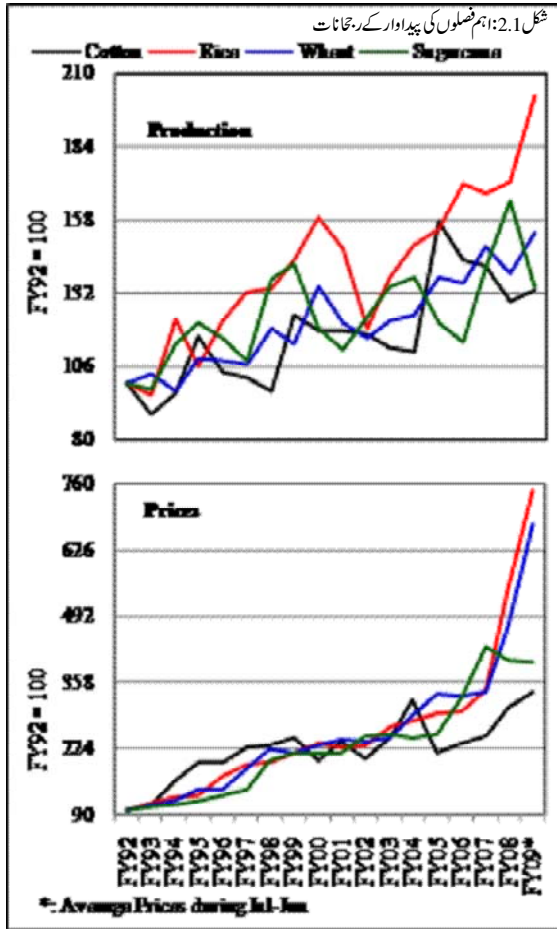
⁶ ماخذ: ورلڈ اکٹا ک آؤٹ لک، 28 جنوری 2009ء۔

2 حقیقی پیداوار کا شعبہ

2.1 زرعی شعبے کی کارکردگی

خریف مالی سال 2009ء میں گنے کی پیداوار میں 18.5 فیصد کمی کے باوجود تمام علامات سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 2009ء کے دوران زرعی شعبے کی نمو بہتر سطح پر رہے گی۔ یہ اندازہ گندم کی متوقع عمدہ فصل، چھوٹی فصلوں کی ہدف سے زائد پیداوار اور گلہ بانی کے شعبے کی بہتر کارکردگی کے امکانات کو مد نظر رکھتے ہوئے لگایا گیا ہے۔

فصلوں کی پیداوار کو بڑھانے میں غذائی اشیاء کے بلند عالمی نرخوں کے باعث کٹائی کے گذشتہ موسم کے دوران کاشت کاروں کو حاصل ہونے والے فوائد اور حکومت کی اعانتی پالیسیوں سے بھی مدد ملی ہے۔¹ مالی سال 2009ء کے دوران قیمتوں کے اشارے اتنے واضح تھے (دیکھئے شکل 2.1) کہ کاشت کاروں نے پانی کی قلت و سرکاری نرخوں پر یوریا کی عدم دستیابی جیسے مسائل سے عہدہ براہونے کے لیے سخت محنت کی۔ مذکورہ کوششوں کو سازگار موسمی حالات سے بھی تقویت پہنچی ہے۔ یہ بات خصوصاً بیج کی فصلوں کے لیے درست ہے، جنہیں موسم سرما کی بروقت بارشوں سے مدد ملی۔ دستیاب ہونے والے محدود اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 2009ء کے دوران چھوٹی فصلوں اور گلہ بانی کے شعبے کی کارکردگی گذشتہ سال کے مقابلے میں بہتر رہے گی۔



1 وفاقی بجٹ برائے مالی سال 2009ء میں مصنوعی کھادوں کے متوازن آمیزے کو فروغ دینے کے لیے ڈی اے پی پر رعایت میں اضافہ، مصنوعی کھادوں و کیڑے مارا دواؤں کو ایکسائز ڈیوٹی سے مستثنیٰ قرار دینا، آبی ذخائر کو بہتر بنانے اور پانی کے نظام کے لیے مختص رقوم میں اضافے جیسے اقدامات کا اعلان کیا گیا تھا، مزید تفصیلات کے لیے دیکھئے باکس 2.2.2، سالانہ جائزہ برائے 2007-08ء اسٹیٹ بینک آف پاکستان۔

2.1.1 فصلوں کا شعبہ

مشکلات کے باوجود مالی سال 2009ء کے دوران چاول کی پیداوار پہلے ہی تاریخ کی بلند ترین سطح تک پہنچ چکی ہے اور توقع ہے کہ گندم کی بھی ریکارڈ فصل حاصل ہوگی۔ دونوں فصلوں کی عمدہ کارکردگی کی وجوہات میں بلند نرخیوں کے باعث زیر کاشت رقبے میں اضافہ اور بلند یافت شامل ہیں (دیکھئے جدول 2.1)۔ یہ اثرات گندم کی فصل میں زیادہ نمایاں ہیں، جس کی امدادی قیمت میں 52 فیصد اضافے کا اعلان حکومت نے ہوائی کے موسم سے کافی پہلے کر دیا تھا۔

جدول 2.1: اہم فصلوں کی کارکردگی						
زیر کاشت رقبہ (000 ہیکٹر)						
فصل	مالی سال 2007ء	مالی سال 2008ء	مالی سال 2008ء	مالی سال 2009ء	مالی سال 2009ء	مالی سال 08ء کی نسبت میں 09ء میں % تبدیلی
کپاس	3,075	3,250	3,055	3,220	2,850	-6.7
گنا	1,029	1,040	1,241	1,040	1,044	-15.9
چاول	2,581	2,594	2,516	2,594	2,916	15.9
گندم	8,578	8,578	8,550	8,610	9,053	5.9
چنا	1,052	1,120	782	1,012	-	-
مکئی	1,017	1,001	1,037	1,001	1,062	2.4
پیداوار (000 ٹن، کپاس 000 گانٹوں میں، فی کھٹہ 170.09 کلوگرام)						
کپاس	12,856	14,140	11,655	14,110	12,060	3.5
گنا	54,742	55,871	63,920	56,516	52,071	-18.5
چاول	5,438	5,721	5,561	5,721	6,543	17.7
گندم	23,295	24,045	20,959	25,000	24,000 پ	14.5
چنا	838	707	554	652	-	-
مکئی	3,088	3,221	3,109	3,279	3,326	7.0
یافت (کلوگرام فی ہیکٹر)						
کپاس	711	740	649	750	720	11
گنا	53,199	53,722	51,507	54,342	49,876	-3
چاول	2,107	2,205	2,210	2,205	2,244	2
گندم	2,716	2,803	2,451	2,904	2,651 پ	8
چنا	797	631	708	644	-	-
مکئی	3,036	3,218	2,998	3,276	3,132	5
ع: مہوری، ہ: ہدف، ت: تجوینہ، پ: پیچھلوی، ماخذ: وزارت خوراک، زراعت و نگہ بانی						

کپاس کی پیداوار میں معتدل اضافہ ہوا ہے۔ اگرچہ مالی سال 2009ء کے دوران اس کی پیداوار بڑھی ہے تاہم، یہ اضافہ مالی سال 2005ء کی بلند سطح سے خاصا کم ہے کیونکہ مالی سال 2004ء میں حکومت کی جانب سے اعلان کردہ ریکارڈ بلند نرخیوں سے کاشت کاروں کی حوصلہ افزائی ہوئی تھی۔ حالیہ مہینوں کے دوران کپاس کے نرخیوں میں اضافے سے کاشت کاروں کی حوصلہ افزائی ہوگی کہ وہ آئندہ موسم میں زیادہ کپاس کاشت کریں۔

چاول

مالی سال 2009ء کے دوران چاول کی پیداوار پہلی مرتبہ 6 ملین ٹن سے زائد رہی۔ یہ پیداوار ملکی ضروریات کے لیے درکار 2.5 ملین ٹن سے خاصی زیادہ ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گزشتہ سال چاول پیدا کرنے والے اہم ممالک کی جانب سے اس کی برآمد پر پابندیوں کے نفاذ کے باعث بلند عالمی نرخوں نے کاشت کاروں کو زیادہ چاول اگانے کی ترغیب دی۔

پُرکشش قیمتوں اور بین الاقوامی منڈیوں میں مسابقت کی پست سطح کے نتیجے میں چاول کی برآمدات بڑھ گئیں اور مالی سال 2009ء کے دوران اس کے زیر کاشت رقبے میں 15.9 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ گنے اور کپاس کی فصلوں کے لیے مختص اراضی پر چاول کاشت کیا گیا اور اہم فصلوں کے زیر کاشت مجموعی رقبے میں بھی 3.2 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ مالی سال 2009ء کے دوران خوش قسمتی سے چاول کی فصل کے لیے موسم² بھی سازگار رہا۔ مزید برآں، سندھ کے کچھ حصوں میں کاشت کاروں نے دوبار چاول کاشت کیے (خریف کے اوائل اور دوبارہ موسم خریف کے آخر میں)³۔ یہ بات حوصلہ افزا ہے اور اس سے نشانہاں ہوتی ہے کہ مستقبل میں چاول کی پیداوار کو بڑھانے کے وسیع مواقع موجود ہیں جبکہ تقریباً 122 ہزار ہیکٹر ز پر چاول کی مختلف اقسام⁴ کی کاشت سے بھی بہتر یافت کے حصول میں مدد ملی ہے۔

یہاں یہ بات ذہن نشین رہنا ضروری ہے کہ چاول کے عالمی نرخوں میں غیر متوقع طور پر نمایاں کمی کے باعث کاشت کاروں کو اس کی عمدہ فصل سے مطلوبہ فوائد حاصل نہیں ہو سکے، جس کے نتیجے میں مالی سال 2010ء کے دوران اس کی پیداوار میں کمی واقع ہو سکتی ہے۔ تاہم، تھائی لینڈ اور ویت نام جیسے چاول برآمد کرنے والے اہم ممالک میں برآمدی قیمت متعین کرنے کے حالیہ اقدام سے توقع ہے کہ عالمی منڈیوں میں اس کی قیمتوں کو مستحکم رکھنے میں مدد ملے گی۔ قیمتوں میں استحکام سے کاشت کاروں کو اعتماد کے ساتھ فصل کاشت کرنے میں مدد ملے گی۔

کپاس

زیر کاشت رقبے⁵ میں 6.7 فیصد کمی کے نتیجے میں توقع کی جا رہی تھی کہ مالی سال 2009ء میں کپاس کی پیداوار میں خاصی کمی آئے گی لیکن اس کے برعکس پیداوار میں 3.5 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ اس کا سبب کپاس کی بہتر قیمت ہے جس نے کسانوں کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لیے اپنی کوششیں تیز کریں۔ اس طرح کپاس کی یافت میں 10.7 فیصد اضافے نے زیر کاشت رقبے میں کمی کے اثرات کو زائل کر دیا۔ مالی سال 2009ء کے دوران یافت میں خاطر خواہ اضافے کا ایک اور اہم سبب بی ٹی کپاس⁶ کی کاشت ہے۔ اس کے نتائج خوش کن ہیں اور ظاہر کرتے ہیں کہ ملک میں بی ٹی کپاس کاشت کرنے کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے۔

مالی سال 2005ء سے کپاس کی کاشت میں مسلسل کمی تشویش کا باعث ہے۔ اس رجحان کی اہم وجوہات میں یافت میں ناموزوں اضافہ اور نرخوں

² خصوصاً، مون سون اور سرما کی بارشوں میں توسیع

³ کاشت کاروں نے فصل کی مختصر مدت کا فائدہ اٹھایا کیونکہ چاول کی کچھ اقسام 90 دنوں میں تیار ہو جاتی ہیں۔

⁴ اری اور معمولی اقسام کی کاشت

⁵ گزشتہ موسم میں کپاس کی پست قیمتوں کے علاوہ بوائے کے وقت پانی کی قلت بھی مالی سال 2009ء کے دوران اس کے زیر کاشت رقبے میں کمی کا باعث بنی ہے۔

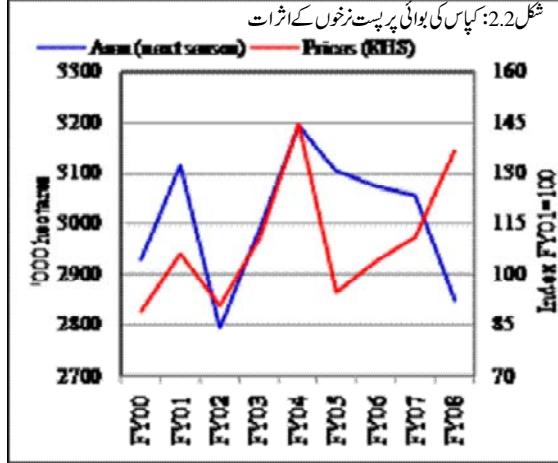
⁶ بی ٹی کپاس کو ایک غیر ملکی جین (bacillus thuringensis) کی مدد سے کاشت کیا جاتا ہے۔ کپاس کی پیٹم بیماریوں اور کیڑوں کے حملوں کی مزاحمت کرنے کی صلاحیت کی حامل ہے۔

کی پست سطح ہے جو کہ مالی سال 2004ء کی سطح سے نیچے رہی ہیں (دیکھئے شکل 2.2)۔

گندم

مالی سال 2009ء کے لیے گندم کے پیداواری ہدف پر نظر ثانی⁷ کرتے ہوئے اسے بڑھا کر 25 ملین ٹن کر دیا گیا۔ اس کی وجہ یہ توقعات ہیں کہ کاشت کاروں کو امدادی قیمت میں ہونے والے 52 فیصد اضافے سے زیادہ گندم کاشت کرنے کی ترغیب ملے گی۔ اس کے فوری اثرات بھی ظاہر ہوئے ہیں کیونکہ آب پاشی کے پانی کی قلت کے باوجود مقررہ ہدف سے 5.1 فیصد زیادہ گندم کاشت کی گئی ہے۔ اس تبدیلی میں دیگر عوامل کی اعانت بھی شامل رہی

ہے، جس میں (1) گزشتہ سال گنے کے کاشت کاروں اور شکر ملوں کے درمیان قیمتوں کا تنازع شدت اختیار کرنے کی وجہ سے کسانوں کا گنے کے بجائے گندم کاشت کرنا (2) اس سال کپاس کی چٹائی کے عمل کی قبل از وقت تکمیل⁸ اور (3) ملک کے گندم پیدا کرنے والے اہم اضلاع میں مناسب وقت پر بارشوں نے بھی کاشت کاروں کی حوصلہ افزائی کی ہے کہ وہ مزید گندم کاشت کریں۔



مالی سال 2009ء کے دوران گزشتہ سال کے مقابلے میں گندم کا زیر کاشت رقبہ پنجاب میں 7.3 فیصد، سندھ 3.7 فیصد، سرحد 0.7 فیصد اور بلوچستان میں 0.2 فیصد تک بڑھا ہے۔⁹ فصلوں کے تخمینوں کے مطابق گندم کی بوائی میں پنجاب کے بارانی علاقوں میں 8 فیصد اور آبپاشی کی سہولتوں والے علاقوں میں 7 فیصد تک اضافہ ہوا ہے (دیکھئے جدول 2.2)۔ مزید برآں، موسم سرما کی بارشوں میں توسیع کے بھی گندم کی یافت پرشبت اثرات مرتب ہوں گے۔ یہاں یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ مالی

سال 2009ء میں سازگار موسم اور مصنوعی کھاد کے قدرے پست نرخ گندم کی فصل کے لیے مددگار ثابت ہوئے ہیں، تاہم سرکاری قیمتوں پر

⁷ اس سے پہلے 24 ملین ٹن کا ہدف مقرر کیا گیا تھا۔

⁸ کپاس کی بوائی کا عمل مالی سال 2009ء کے موسم میں وقت سے پہلے ہی مکمل (عام رجحانات کے برعکس) کیا جا چکا ہے اور اس کے نتیجے میں کپاس جلدی تیار ہوگی۔

⁹ ماخذ: وزارت خوراک و زراعت۔

مناسب مقدار میں یوریا کی بہتر دستیابی سے یافت میں مزید اضافہ ممکن تھا۔

جدول 2.3: چھوٹی فصلوں کی پیداوار اور صرف ہزار ٹن					
فصل	پیداوار	م 08ء		م 09ء	
		صرف ت	پیداوار	صرف ت	فائل کی
آلو	2539	2280.0	2458.3	2308.0	150.3
پیاز	1902.4	1816.0	2058.9	1839.0	219.9
مرچ	95.5	164.0	104.5	166.0	-61.5
مونگ	177.7	174.0	140.4	176.0	-35.6
ماش	17.3	116.0	16.9	117.0	-100.1
مسور	17.8	116.0	21.2	117.0	-95.8
ت: وفاقی دفتر شماریات کے م 05ء ہاؤس ہولڈ آکٹا مک سروے پر مبنی تخمینہ: ہ: ہدف					

گنا مالی سال 2008ء کے دوران 63.9 ملین ٹن کی ریکارڈ پیداوار کے باوجود کاشت کاروں کو اس کے ثمرات نہ ملنے کے باعث ہونے والی مایوسی کو مد نظر رکھتے ہوئے مالی سال 2009ء کے دوران گنے کی پیداوار میں نمایاں کمی حیران کن نہیں۔ شکرملوں کی جانب سے نہ صرف گنے کی خریداری میں تاخیر کی گئی بلکہ یہ الزام بھی عائد کیا گیا ہے کہ کاشت کاروں کو بروقت رقوم ادا نہیں کی گئیں۔ نتیجتاً، مالی سال 2009ء کے دوران گنے کے زیر کاشت رقبے میں 15.8 فیصد کمی واقع ہو گئی اور اس کی پیداوار 18.5 فیصد کمی کے بعد گر کر 52.1 ملین ٹن رہ گئی۔ اس کمی کی عکاسی شکر کی قلت کے باعث اس کی قیمتوں میں اضافے سے بھی ہوتی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومت تمام فریقین کو اعتماد میں لے کر گنے کے متعلق ایک جامع اور موثر پالیسی تشکیل دے، جس میں اس فصل کے تمام تحریکات کا احاطہ کیا جائے (پکل کاری کے موسم کا آغاز، جاری سرمائے کے لیے شکرملوں کی قرضہ جاتی ضروریات، کسانوں کو رقوم کی ادائیگی، منڈی پر مبنی نرخوں کا تعین؛ کیونکہ یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ سرکاری قیمت منڈی کے مسائل کو حل نہیں کر سکتی)۔

تاہم، ان مسائل کا طویل مدتی اور پائیدار حل مستقبلات کی ایسی موثر منڈی کو متعارف کرنے میں پنہاں ہے، جس میں فصل کا بیمہ¹⁰ اور سمجھوتے کا نفاذ شامل ہو۔

چھوٹی فصلیں

صرف کے مقابلے میں ملکی پیداوار میں کمی کے باعث مالی سال 2009ء کے لیے چھوٹی فصلوں کے زیادہ تر پیداواری اہداف میں ردوبدل کیا گیا ہے (دیکھئے جدول 2.3)۔ مزید برآں، آلو کے لیے استعمال ہونے والی اراضی پر گندم کی کاشت اور ناموافق موسم کے باعث پیاز کی فصل کو پہنچنے والے نقصان کے نتیجے میں رواں موسم کے دوران مذکورہ دونوں اہم سبز یوں کی پیداوار ہدف سے کم ہو سکتی ہے۔ تاہم، روٹمی بیجوں، مونگ کی دال، دیگر سبز یوں اور پھلوں کی پیداوار میں خاطر خواہ بہتری کو مد نظر رکھتے ہوئے امکان ہے کہ مالی سال 2009ء کے دوران چھوٹی فصلوں کی مجموعی کارکردگی اچھی رہے گی۔

¹⁰ فصلوں کے بیمہ کی اسکیم بھی اپنے ابتدائی مراحل میں ہے اور امکان ہے کہ اسے کاشت کاروں میں مقبولیت حاصل ہوگی۔

جدول 2.5: درآمدات کی مقدار (جولائی تا اکتوبر)			
پیارا اور موہیر	م 08ء	م 09ء	% تبدیلی
70.1	112.7	60.7	
8.8	24.4	177.3	
8.2	108.8	1220.8	
0.5	2.4	408.3	
0.0	4.7	-	

خوردنی تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافے سے نہ صرف کاشت کاروں کو بلند نرخوں کے ثمرات سے مستفید میں ہونے میں مدد ملی بلکہ اس سے بڑھتے ہوئے تجارتی خسارے کو مد نظر رکھتے ہوئے ملکی پیداوار کو بڑھانے کی اہمیت بھی اجاگر ہوتی ہے۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق مالی سال 09ء میں کینولا اور سورج مکھی کے پھول کے زیر کاشت رقبے میں خاصا اضافہ ہوا ہے (دیکھئے جدول 2.4)۔ پاکستان آئل سیڈ ڈولپمنٹ بورڈ بھی ملک میں پام آئل اور زیتون کی کاشت کو فروغ دینے کی کوششیں کر رہا ہے۔ توقع ہے کہ ان کوششوں سے چھوٹی فصلوں کی پائیدار نمو میں مدد ملے گی اور مستقبل میں درآمدی خوردنی تیل پر انحصار کو کم کرنا ممکن ہو سکے گا۔

یہاں یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ حالیہ مہینوں کے دوران اناج کے مقابلے میں زیادہ تر چھوٹی فصلوں کی قیمتوں میں سست روی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کی وجوہات میں ملکی پیداوار کا بڑھنا اور درآمدات میں ہونے والا خاطر خواہ اضافہ ہے (دیکھئے جدول 2.5)۔ مثلاً، آلو کی ملکی پیداوار میں کمزوری کے باوجود توقع ہے کہ اس کی پیداوار ملکی ضروریات سے زیادہ رہے گی۔ تاہم، عمدہ فصل کی وجہ سے بھارت میں آلو کی قیمتوں کے گرنے کے باعث اس کی بھاری مقدار میں درآمد کے نتیجے میں جنوری 2009ء میں درآمدی ڈیوٹی کے نفاذ کے باوجود اس کے ملکی نرخوں میں کمی آئی ہے۔

زرعی خام مال

پانی کی دستیابی کی پست سطح اور یوریا کی قلت کے باوجود مالی سال 2009ء کے دوران فصلوں کے ذیلی شعبے نے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ یوریا کے استعمال میں کمی کے نتیجے میں جولائی تا جنوری مالی سال 2009ء کے دوران زرعی قرضوں کی تقسیم بھی سست روی کا شکار رہی۔

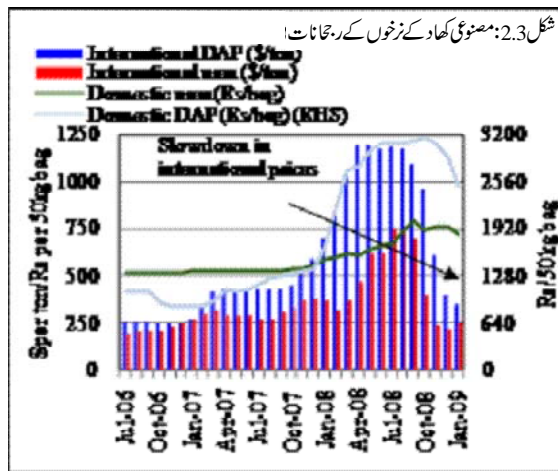
کھاد کا استعمال

جولائی تا جنوری مالی سال 2009ء کے دوران مصنوعی کھاد کے مجموعی استعمال میں 10.1 فیصد کمی آئی ہے جبکہ گزشتہ سال اس میں 5.6 فیصد اضافہ ہوا تھا (دیکھئے جدول 2.6)۔ اس کمی کا سبب منڈی کے ساختی مسائل اور مصنوعی کھادوں کے نرخ ہیں۔ مذکورہ مدت کے دوران ڈی اے پی اور پوریا کے استعمال میں بالترتیب 33 فیصد اور 3.6 فیصد کمی آئی ہے۔ مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ڈی اے پی کے نرخوں میں کمی کے رجحان کی وجہ سے کسانوں نے اس کی خریداری میں احتیاط سے کام لیا۔ اس کی عکاسی مذکورہ مدت کے دوران اس کے استعمال میں تیزی سے کمی اور بعد میں اضافے سے بھی ہوتی ہے (دیکھئے شکل 2.3)۔

ملکی نرخوں میں نرمی کے بعد مالی سال 2009ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران ڈی اے پی کے استعمال میں خاصا اضافہ ہوا جبکہ حکومت کی جانب سے گندم کی امدادی قیمت میں 52 فیصد اضافہ بھی اس کا ایک اہم سبب ہے۔ اگست 2008ء میں یوریا کے عالمی نرخوں میں کمی کے رجحان کا آغاز

جدول 2.6: کھاد کا استعمال (جولائی تا جنوری)			
ملین ٹن			
مجموعی	ڈی اے پی	یوریا	م
4.44	1.06	3.38	م 06ء
4.21	1.20	3.01	م 07ء
4.45	0.98	3.47	م 08ء
4.00	0.66	3.34	م 09ء
نمو (%)			
-5.0	14.0	-10.9	م 07ء
5.6	-18.3	15.2	م 08ء
-10.1	-33.0	-3.6	م 09ء
م 09ء سے مائٹھو (%)			
-25.4	-36.4	-20.8	جولائی تا ستمبر
3.1	14.6	-1.6	اکتوبر تا دسمبر

ہو گیا تھا، تاہم بدقسمتی سے کاشت کاروں کو اس کے فوائد منتقل نہیں کیے جاسکے۔¹¹ اکتوبر 2008ء میں یوریا کے ملکی نرخ گر گئے تھے، تاہم گندم کے زیر کاشت رقبے میں 6 فیصد اضافے کے نتیجے میں اس کی طلب بڑھنے کی وجہ سے یوریا کی قیمتیں ایک بار پھر بڑھ گئیں۔ گندم کے زیر کاشت رقبے میں اضافہ ظاہر کرتا ہے کہ رینج مالی سال 2009ء کے موسم میں مصنوعی کھاد کی مضبوط طلب موجود تھی۔ تاہم، یہ الزام عائد کیا جاتا ہے کہ ملک کے کچھ حصوں میں ذخیرہ اندوزی کے باعث یوریا کی مصنوعی قلت پیدا ہو گئی تھی۔ گندم کی امدادی قیمت میں خاصے اضافے اور رسد بڑھنے کے امکانات کو مد نظر رکھتے ہوئے مصنوعی کھاد کی مضبوط طلب کی پیشین گوئی کی جانی چاہیے تھی۔ مزید برآں، ذخیرہ اندوزی کی حوصلہ شکنی اور زرعی اشیائے پیدائش کی رسد کو ہموار بنانے کے لیے حکومت کو انتظامی اقدامات کرنا ہوں گے۔¹²



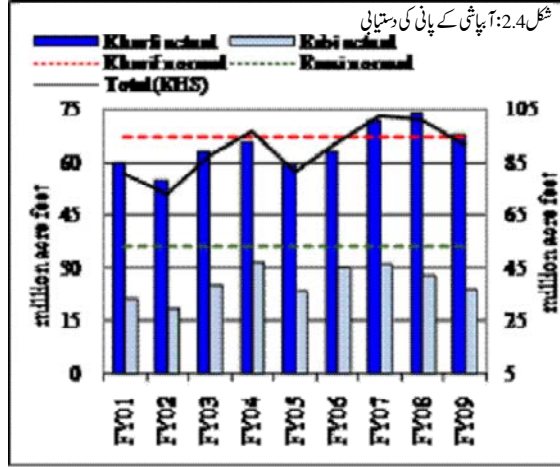
پانی کی دستیابی

حالیہ برسوں کے دوران رینج کے موسموں میں آبپاشی کے لیے درکار پانی کی فراہمی میں کمی آئی ہے (دیکھئے شکل 2.4)۔ خوش قسمتی سے خریف مالی سال 2009ء میں پانی معمول کے مطابق دستیاب تھا جس سے چاول اور کپاس کی فصلوں کو مدد ملی جبکہ موسم سرما کی بارشوں میں توسیع سے رینج کے لیے آبپاشی کے پانی میں 33.8 فیصد کمی کے اثرات کو زائل میں مدد ملی ہے۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ابتدائی طور پر رینج مالی سال 2009ء کے لیے 39 فیصد پانی کی کمی کا اندازہ لگایا گیا تھا، تاہم دسمبر۔جنوری کے دوران پنجاب، سندھ اور سرحد کے اہم فصلیں اگانے

¹¹ جنوری 2009ء کے دوران یوریا کے عالمی نرخوں میں معمولی اضافے کے ملکی نرخوں میں کمی کے رجحان پر منفی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

¹² صوبائی زرعی محکمے یوریا کی سرکاری نرخوں پر فروخت کو یقینی بنا سکتے ہیں۔ ذخیرہ اندوزوں کی ڈیلرشپ ختم کی جائے۔ ضلعی سطح پر یوٹیلیٹی اسٹورز کے ذریعے مصنوعی کھادوں کی فراہمی سے بڑے بازی پر مبنی ذخیرہ اندوزی کے خاتمے کی حوصلہ شکنی کی جاسکتی ہے۔

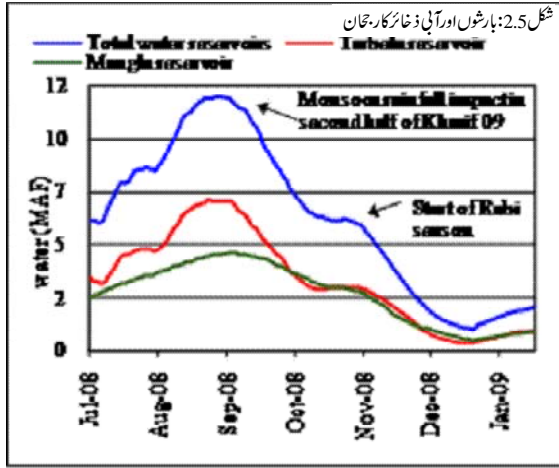


والے علاقوں میں مسلسل بارشوں سے پانی کی دستیابی بہتر ہوگئی۔ رجب مالی سال 2009ء کے آغاز پر مجموعی ذخائر کی سطح کم ہو کر 7.1 ملین ایکڑ فٹ ہوگئی جو گزشتہ سال کے اسی موسم میں 9.7 ملین ایکڑ فٹ تھی (دیکھئے شکل 2.5)۔ بارشوں نے آبی ذخائر کی سطح میں ہونے والی حالیہ بہتری میں اہم کردار ادا کیا جبکہ اس سے بارانی علاقوں میں بھی گندم کی بوائی کے اہم وقت میں کافی مدد ملی ہے۔

رجب کے دوران پانی کی شدید قلت کی عکاسی اس حقیقت سے ہوتی ہے کہ دسمبر تا جنوری مالی

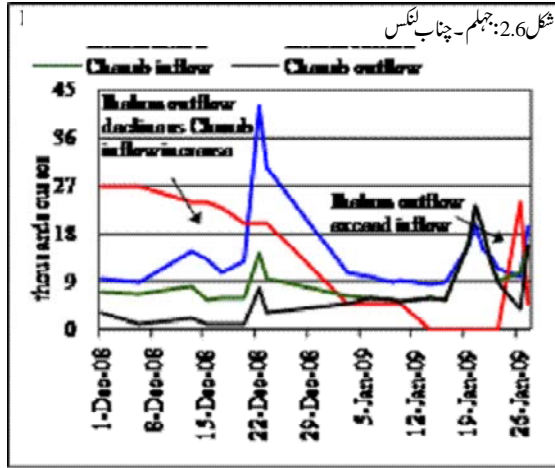
سال 2009ء کے دوران چناب میں آخر سال کی اوسط کم ہو کر 6,000 کیوسک رہی جبکہ دسمبر۔جنوری مالی سال 2008ء میں اس کی اوسط 10,000 کیوسک تھی۔ چناب کے علاقوں میں پانی کی فراہمی میں خاصی کمی کی اہم وجہ بھارت کی جانب سے بگلیہار ڈیم کا پانی روکنا ہو سکتا ہے۔ نتیجتاً، پانی کی آمد میں ہونے والی کمی کے ازالے کے لیے رسول ڈاون اسٹریم پر جہلم چناب لنک کینال کے ذریعے پانی فراہم کیا

جاتا ہے۔ اس لیے منگلا ڈیم سے پانی کے ذبردست اخراج کا سبب بگلیہار کے آبی ذخیرے سے پانی کی آمد کی پست سطح ہے اور یہ پانی وسطی اور جنوبی پنجاب کے علاقوں کو فراہم کیا گیا (دیکھئے شکل 2.6)۔



رجب مالی سال 2009ء کے آخری مہینوں کے دوران بارش کے معاون مغربی نظاموں کے ذریعے پانی کی آمد کو 2 ملین ایکڑ فٹ کی نشانیہ سطح پر رکھنے میں مدد ملی ہے۔ موجودہ صورتحال کا تقاضا ہے کہ اہم آبی گزرگاہوں خصوصاً دریائے سندھ کے ساتھ نئے ڈیموں کی تعمیر کا عمل فوری طور پر مکمل کیا جائے۔

کیونکہ یہ دریا ملک میں آبپاشی کے نہری نظام کو پانی کی فراہمی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔



زرعی قرضے

جولائی تا جنوری مالی سال 2009ء کے دوران زرعی قرضوں کی تقسیم کی نمونہ ہو کر 11.5 فیصد پر آگئی جو گزشتہ پانچ برسوں کی پست ترین سطح ہے (دیکھئے جدول 2.7)۔ مالی سال 2009ء کے دوران مجموعی زیر کاشت رقبے میں اضافے کو مد نظر رکھتے ہوئے مذکورہ صورتحال کی وضاحت ان عوامل سے ہوتی ہے؛ (1) مصنوعی کھاد کی قیمتوں میں کمی کے رجحان کے باعث کسانوں نے ان کی خریداری میں تاخیر کر دی (2) حالیہ مہینوں کے دوران یوریا کی قدر سے پست قیمتوں کے نتیجے میں مالکاری کی

ضروریات میں کمی واقع ہو گئی (3) کسان مصنوعی قلت کے باعث سرکاری نرخوں پر یوریا کی خریداری نہیں کر سکے، جو مالکاری کے لیے ان کی طلب میں کمی کا سبب بنی (4) رسد کے لحاظ سے مالی سال 2009ء کی دوسری سہ ماہی میں جنم لینے والا سیالیت کا عارضی بحران اور غیر ادا شدہ قرضوں کی بلند سطح بھی زرعی قرضوں میں توسیع کے راستے میں حائل رہی۔ مذکورہ آخری عامل کی توثیق اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ زرعی قرضوں کی نمونہ سست روی کا بنیادی سبب کمرشل بینکوں کا قرضوں کے اجرا سے متعلق محتاط رویہ اختیار کرنا ہے کیونکہ جولائی تا جنوری مالی سال 2009ء کے دوران زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ کے قرضوں میں 17.1 فیصد کی مضبوط نمو ہوئی ہے، جبکہ مالی سال 2008ء کی اسی مدت کے دوران اس میں 3.4 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔

ملکی نجی بینکوں کی کارکردگی میں سست روی ان کے قرضوں کی تقسیم اور سالانہ ہدف کے تناسب سے بھی عیاں ہے جو کہ جولائی تا جنوری مالی سال 2008ء کے 63.2 فیصد سے گر کر جولائی تا جنوری مالی سال 2009ء میں 45.1 فیصد رہ گیا ہے، یہ تناسب گزشتہ پانچ برسوں کی 60 فیصد اوسط سے خاصا کم ہے۔

جدول 2.7: زرعی قرضے کی تقسیم (جولائی تا جنوری)

ارب روپے	م 06ء	م 07ء	م 08ء	م 09ء
بینک	45.8	49.7	73.0	80.6
کمرشل بینک	37.6	37.9	50.5	56.9
پانچ بڑے کمرشل بینک	8.2	11.8	22.4	23.7
ملکی نجی بینک	25.9	31.2	31.8	36.2
تخصیصی بینک	22.6	27.2	28.1	32.9
زرعی ترقیاتی بینک	3.3	4.0	3.7	3.3
پنجاب پراونشل کمرشل بینک	71.7	81.0	104.8	116.8
مجموعی	24.6	13.0	29.4	11.5
نمو (فیصد)				

یہ بات ذہن نشین رکھنا ضروری ہے کہ مالی سال 2009ء کی پہلی ششماہی کے دوران پیداواری مقاصد کے لیے زرعی قرضوں کی تقسیم میں سست روی آئی ہے جبکہ ترقیاتی مقاصد کے لیے قرضوں کی نمونہ اضافہ ہوا ہے (دیکھئے جدول 2.8)۔ ترقیاتی قرضوں کی

نمونہ میں گزاردہ اور بالائے معاش فارم مالکان کا بڑا حصہ ہے جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ زیادہ تر زرعی اشیاء سے بلند آمدنی کے باعث کاشت کار اپنے

ترقیاتی کام کو توسیع دینے کی استعداد کے حامل ہیں۔

جدول 2.8: زرعی قرضے کی تقسیم (جولائی تا جنوری)			
ارب روپے			
میں 07ء*	میں 08ء	میں 09ء	
62.0	77.2	80.7	فاری
40.8	46.5	51.3	گزارہ
14.6	17.2	18.3	معاش
6.6	13.5	11.1	بالائے معاش
0.7	--	1.6	کارپوریٹ
57.9	71.8	73.4	پیداواری
4.2	5.3	5.7	ترقیاتی
9.7	27.6	36.1	غیر فاری
5.1	4.8	6.9	چھوٹے فارم
4.5	22.7	29.2	بڑے فارم
*میں 07ء کے اعداد و شمار جولائی تا دسمبر کے ہیں۔ -- برائے نام			

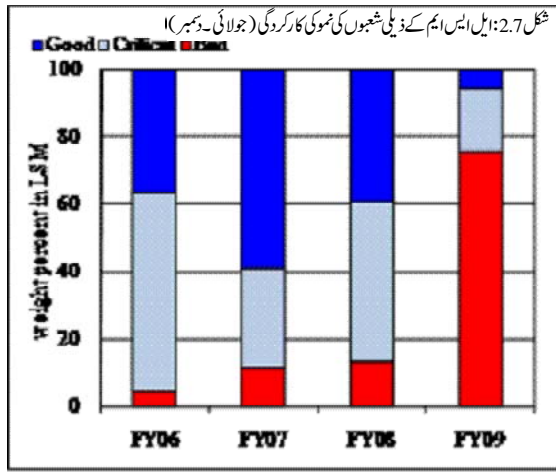
جولائی تا جنوری مالی سال 2009ء کے دوران گلہ بانی، ڈیری اور گوشت جیسے غیر فاری شعبے کے قرضوں میں 68.5 فیصد کا قابل ذکر اضافہ ہوا۔ مالی سال 2009ء کے ابتدائی سات مہینوں کے دوران گلہ بانی کے قرضوں میں 25.7 فیصد نمو ہوئی اور یہ 29 ہزار سے بڑھ کر ستر ہزار تک پہنچ گئے۔ گلہ بانی کے شعبے میں قرضوں کے اجرا اور قرض گیاروں کی تعداد میں اضافہ چھوٹے قرضوں کی کامیابی کو ظاہر کرتا ہے۔ اس سے نہ صرف ڈیری اور گوشت کی مصنوعات کی فراہمی بلکہ غربت کے خاتمے میں بھی مدد ملے گی۔ غیر فاری شعبے کے اہم زمرے مرغابی کی نمو بھی اگرچہ اتنی ہی رہی تاہم قرضوں کے اجرا میں اس کا حصہ جولائی۔جنوری مالی سال 2008ء کے 70.1 فیصد سے گر کر جولائی تا جنوری مالی سال 2009ء

جدول 2.9: غیر فاری شعبہ (پہلی ششماہی)		
میں 08ء	میں 09ء	
33,403	41,977	قرض گیاروں کی تعداد
955	1,172	گلہ بانی
7.6	12.9	مرغابی
17.8	22.1	گلہ بانی
		مرغابی

میں 63.2 فیصد ہو گیا ہے (دیکھئے جدول 2.9)۔ مرغابی کے شعبے میں قدرے سست نمو سے گزشتہ موسم میں برڈ فلو وائرس پھیلنے کے باعث ہونے والے بھاری نقصانات کے سبب سرمایہ کاری میں محتاط رویے کی عکاسی ہوتی ہے۔ مذکورہ صورتحال اور مرغابی مصنوعات کی قدرے بلند قیمتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے توقع ہے کہ مالی سال 2009ء کے بقیہ مہینوں میں مرغابی شعبے کے لیے قرضوں میں اضافہ ہوگا۔

2.2 بڑے پیمانے کی اشیا سازی

جولائی تا دسمبر م س 09ء کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی پیداوار میں 4.7 فیصد کا وسیع الہیاد زوال دیکھنے میں آیا¹³ جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں 5.2 فیصد کا اضافہ ہوا تھا (دیکھئے شکل 2.7)۔¹⁴ اس زوال کی وجہ متعدد عوامل تھے جن میں توانائی کی قلت میں شدت، خام مال کی لاگت میں اضافہ اور ملکی و بیرونی طلب میں کمی شامل ہیں۔



اول، توانائی کی فراہمی میں رکاوٹ اور بجلی، گیس اور ڈیزل کی قیمتیں بڑھنے سے ملکی صنعت کی پیداواریت کم ہو گئی اور پیداوار کی لاگت میں اضافہ ہو گیا۔ دوم، اگرچہ جولائی 2008ء سے عالمی اجناس کے نرخ کسی حد تک کم ہونے لگے تاہم بیشتر صنعتی سامان کی ملکی قیمتیں بلند سطح پر رہی ہیں۔ اسی طرح روپے کی قدر میں کمی اور تغیر نے بھی درآمد شدہ مال کی لاگت بڑھا دی۔ سوم، عالمی کساد بازاری نے بھی منفی اثرات مرتب کیے اور بیرونی طلب میں کمی کی وجہ سے برآمدات پر انحصار کرنے والی صنعتیں (خصوصاً ٹیکسٹائل) متاثر ہوئیں۔ ان صنعتوں کو اس بنا پر بھی مارکیٹنگ کے مسائل کا سامنا کرنا پڑا کہ غیر ملکی خریدار امن و امان کی صورتحال اور ملک کے امیج کی وجہ سے پاکستان کا سفر کرنے سے گریز کر رہے ہیں جس سے پاکستانی صنعت کاروں کو بروقت سامان فراہم کرنے میں مشکلات پیش آرہی ہیں۔ چہارم، ملکی طلب خصوصاً پائیدار صارفی اشیا کی نمو میں کمی بھی شعبہ صنعت کی ناقص کارکردگی کا باعث بنی۔ صارفین کی طلب میں کمی کی وجہ ایک تو صارفی

جدول 2.10: صارفی پائیدار اشیا: قرضے اور پیداوار کے رجحانات فیصد نمو

قرضہ	م س 06ء	م س 07ء	م س 08ء	م س 09ء
کار	25.5	7.7	7.2	-12.2
صارفی پائیدار اشیا	16.7	8.2	0.3	-11.1
پیداوار				
کاریں اور جہازیں	29.1	15.8	-1.3	-45.4
الیکٹرانکس	17.6	8.2	-0.9	-13.9

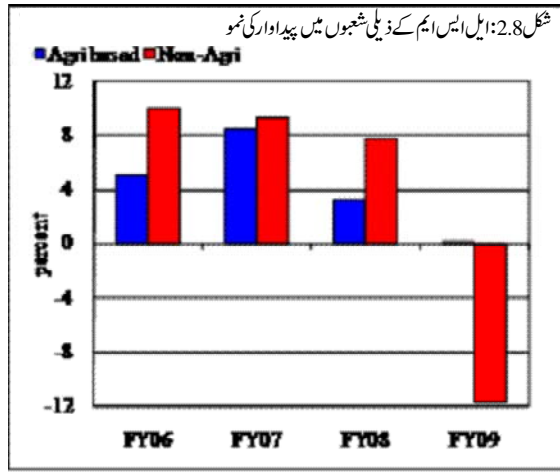
مالکاری پر بلند شرح سود تھی اور دوسری وجہ یہ تھی کہ کمرشل بینک اس مد میں غیر ادا شدہ قرضوں کی وجہ سے مالکاری فراہم کرنے میں پس و پیش کر رہے تھے (دیکھئے جدول 2.10)۔¹⁵ جس کے گاڑیوں اور الیکٹرانکس کی صنعتوں پر براہ راست اثرات پڑے ہیں۔

¹³ گاڑیوں، الیکٹرانکس اور شکر کو شامل نہ کیا جائے تو بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو 0.1 فیصد بنتی ہے۔

¹⁴ حقیقی نمو والی صنعتوں کو خراب، 0 سے 5 فیصد نمو والی صنعتوں کو نازک اور 5 فیصد سے زائد نمو والی صنعتوں کو اچھی کہا جاتا ہے۔

¹⁵ آخر دسمبر 2008ء تک (جس کے لیے تازہ ترین اعداد و شمار دستیاب ہیں) صارفی پائیدار اشیا کے لیے غیر ادا شدہ قرضوں (غیر ادا شدہ قرضے، واجب الادا رقم کی فیصد کے طور پر) کی شرح 7.2 تھی جو بلند ترین ہے۔ نتیجے کے طور پر بینکوں نے پائیدار اشیا کی صارفی مالکاری کے لیے کریڈٹ رسک پر بیم بڑھا دیا۔

علاوہ ازیں اجناس کی قیمتوں میں اضافے کا رجحان عدیم النظیر تھا اور زیادہ تر تجربہ کاروں کی رائے یہ تھی کہ یہ صورتحال کم سے کم ایک دہائی تک جاری رہے گی۔ اس لیے ایسی فرمز جنہوں نے سامان کا ذخیرہ جمع کیا اور بڑھتی ہوئی قیمتوں کے ماحول میں بلند منافع کی توقع کر رہی تھیں، اجناس کی عالمی قیمتیں کم ہونے پر انہیں اب مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ نتیجے کے طور پر وہ ملکی صنعتیں جنہوں نے بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں کے ساتھ اپنے نرخ بڑھا دیے تھے اب اسی رفتار سے قیمتیں کم نہیں کر پارہیں جس کی بنا پر انہیں نسبتاً سستے متبادلات (چاہے درآمدات ہوں یا غیر زرعی شعبے کی پیداوار) سے سخت مسابقت کا سامنا ہے۔

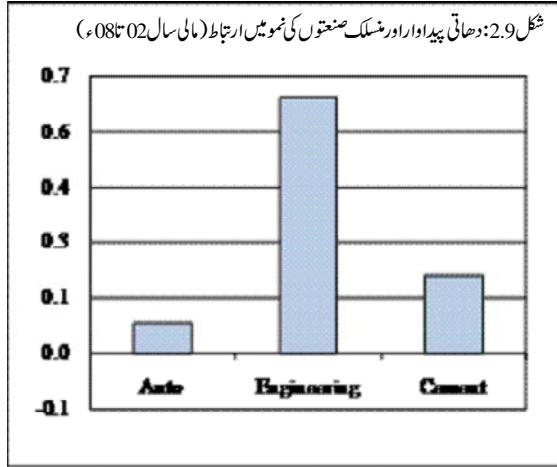


اس صورتحال میں چھوٹے ذیلی شعبے بھی (صارفی پائیدار اشیا، سیمنٹ، دھات وغیرہ) جو پائیدار نمو کا مظاہرہ کر رہے تھے (زراعت پر مبنی صنعتوں کی متغیر پیداوار کے برخلاف جو بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے کا 66 فیصد ہیں) (دیکھئے شکل 2.8) سخت دباؤ میں آ گئے۔ ان چھوٹے شعبوں کی سست نمو بھی ان کی نرخوں کے تعین کی پالیسیوں اور ساختی کمزوریوں سے منسوب کی جاسکتی ہے (دیکھئے باکس 2.1)۔ خاص طور پر جولائی 2008ء اور اس

کے بعد دھات، تیل، کیمیکلز وغیرہ کی عالمی قیمتوں میں نمایاں کمی کے باوجود گاڑیوں اور الیکٹرانکس کی ملکی قیمتیں مسلسل بلند ہو رہی ہیں۔ گاڑیوں کی فوری ڈیلیوری پر پریمیم کی بڑی وجہ پیداواری استعداد کا پوری طرح استعمال نہ ہونا ہے۔

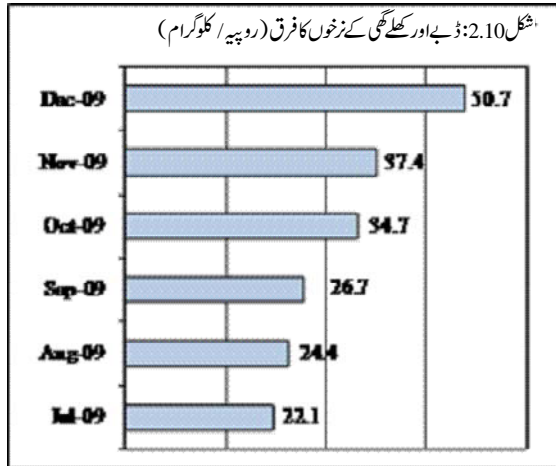
دنیا بھر میں گاڑیوں کی صنعت اپنی مصنوعات کی پائیدار طلب کے لیے اداروں کی مالکاری پر انحصار کرتی ہے۔ پاکستان میں 2000ء کے عشرے کے اوائل میں صارفی مالکاری کی منڈی نئی تھی اور اس نے تیزی کے ساتھ ترقی کی۔ تاہم، اس کی ترقی کے ساتھ ہی اس کے غیر ادا شدہ قرضوں میں تیزی سے اضافہ ہونے پر بینکوں کو اندازہ ہوا کہ انہیں قرضے دینے کے سلسلے میں زیادہ محتاط پالیسی اختیار کرنی چاہیے تھی۔ اس لیے بینکوں نے قرضوں کے اجراء میں کمی کر دی، جس سے صارفی اشیا کی طلب پر دباؤ مزید بڑھ گیا۔ مزید برآں مقامی اسمبلرز نے اپنی مصنوعات کی قیمتیں کئی گنا بڑھا دیں جس کی وجہ سے متوسط طبقے (جو پہلے ہی غذائی اشیا اور ایندھن کی گرانی کی وجہ سے دباؤ میں تھا) کے لیے نئی مصنوعات خریدنا اور مشکل ہو گیا۔ ایندھن کے نرخ گرنے کے باوجود گاڑیوں کی طلب میں اضافہ نہیں ہو رہا۔ الیکٹرانکس کی صنعت کی کارکردگی بھی توقع سے کم رہی جس کی بڑی وجہ بجلی کی شدید قلت اور مالکاری کی لاگت میں اضافہ تھا۔

میں 09ء کی پہلی ششماہی کے دوران دھات کی صنعت کی پیداوار میں بھی 10.6 فیصد کمی ہوئی۔ یہ صنعت اجناس کی بلند عالمی قیمتوں کے تاخیر سے ہونے والے اثرات کا شکار ہے اور اسے پی ایس ڈی پی کے تحت سرکاری شعبے کے اخراجات گھٹنے کے باعث ملکی تعمیراتی سرگرمیوں میں سست رفتاری کا بھی سامنا ہے۔ مشرق وسطیٰ میں غیر منقولہ جائیداد کی سمت سرمائے کے فرار نیز بلند گرانی کی بنا پر تعمیرات کی لاگت میں اضافے نے بھی



ملکی تعمیراتی سرگرمیاں کم کر دیں۔ مقامی منڈی کو سینٹ کی فراہمی بھی، جو م س 09ء کی پہلی ششماہی کے دوران 14 فیصد کم ہو گئی، اس امر کی شہادت ہے کہ تعمیراتی سرگرمیاں سست پڑ گئی ہیں جس کی وجہ سے دھات کی پیداوار کو طلب کی کمی کا سامنا ہے۔ تاہم توانائی کی قلت اور صارفی پائیدار اشیا میں کمی بھی دھات کی پیداوار کی نمو کو متاثر کر رہی ہے (دیکھئے شکل 2.9)۔ طلب پیدا کرنے والی صنعتوں میں سستی کی بنا پر ذخیرہ کردہ سامان میں اضافہ بھی دھات کے ذیلی شعبے کی پیداواری سرگرمیوں میں سست رفتاری کا سبب ہے۔

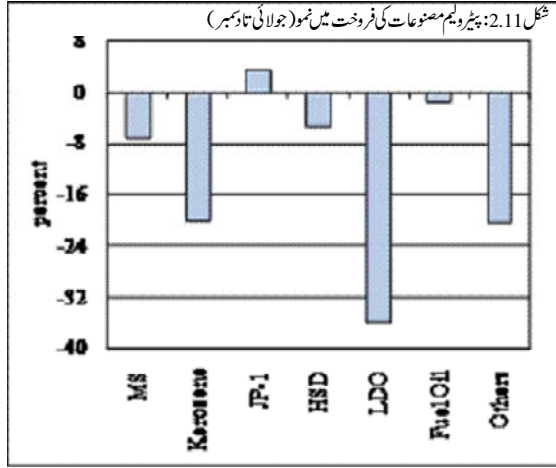
شکر کی پیداوار جس کی م س 08ء کے دوران ریکارڈ نمونہ ہوئی تھی اس سال گئے کی پیداوار میں 18.5 فیصد کمی کی بنا پر مسائل کا شکار ہے۔ گڑ سازی کی صنعت بھی شکر کی ملز کے لیے گئے کے حصول کو دشوار بنا رہی ہے۔ زرخوں اور ادائیگیوں کے مسئلے پر کاشتکاروں اور شکر کی ملز کے درمیان جاری تنازع نے کاشتکاروں کو مجبور کر دیا کہ اپنی پیداوار شکر کی ملز کے بجائے گڑ سازی کی صنعت کو فروخت کریں۔ اس کے علاوہ بازار کے ذرائع سے ملنے والی معلومات سے ظاہر ہوتا ہے کہ کاشتکاروں کو گڑ کے لیے اسپاٹ پر اچھی قیمت مل رہی ہے اور بعض علاقوں میں تو انہیں بار برداری کے اخراجات بھی برداشت نہیں کرنے پڑتے کیونکہ



مڈل مین نقد ادائیگی پر پیداوار کے مقام پر ہی سامان اٹھانے پر تیار ہوتا ہے۔ ملز کو اضافی قیمت پر بھی گنا فروخت کیا جائے تو بار برداری کا خرچ برداشت کرنا پڑتا ہے اور بعض صورتوں میں قیمت کی ادائیگی میں تاخیر ہوتی ہے۔

قیمتوں کے معاملے پر بنیاتی گھی کی صنعت کو بھی غیر رسمی شعبے سے مسابقت کا سامنا ہے کیونکہ کھلے اور ٹن کے گھی میں فی کلوگرام کا فرق م س 09ء کے دوران 50 روپے فی کلو تک پہنچ گیا ہے (دیکھئے شکل

2.10)۔ زرخوں کے اتنے زیادہ فرق کی بنا پر تبدیلی اثر (substitution effect) پیدا ہو گیا ہے یعنی لوگ ٹن کو چھوڑ کر سستا گھی استعمال کرنے لگے ہیں خصوصاً دیہی علاقوں میں یہ کیفیت زیادہ ہے۔



بڑے پیمانے کی اشیا سازی پٹرولیم، تیل اور لبریکیشنز کا ایک اور ذیلی شعبہ ہے جس کی پیداوار میں م س 09ء کی پہلی ششماہی کے دوران کمی ریکارڈ کی گئی۔ اس شعبے میں قرضوں کے چکر کا مسئلہ بھی، جو بہت زیر بحث رہا ہے، مسئلے کی سنگینی میں اضافہ کر رہا ہے کیونکہ ریفائنریز مالی مشکلات کا شکار ہیں۔ پی ایس او مختلف ریفائنریز کو لگ بھگ 38 ارب روپے کا مقروض ہے اور آئی پی پیز سے اسے تقریباً 85 ارب روپے وصول کرنے ہیں۔ اس سے مسئلے کی شدت کا اندازہ ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں پٹرولیم، تیل اور لبریکیشنز کی نسبتاً بلند قیمتوں اور مجموعی طور پر معاشی سرگرمیوں میں سست رفتاری کے باعث پٹرولیم، تیل اور لبری کنٹنس کی فروخت جولائی تا دسمبر م س 09ء کے دوران 4.8 فیصد (سال بسال) کم ہو گئی۔

جدول 2.11: جولائی تا دسمبر م س 09ء میں برآمدی آمدنی کی اساس

لیٹن امریکی ڈالر	مقدار	قیمت
خام کپاس	43.8	-2.5
سونی دھاگہ	-104.6	-10.7
سونی کپڑا	87.4	-35.5
دھکی ہوئی روٹی	-5.6	3.2
دھاگہ علاوہ سونی دھاگہ	-10.7	-0.4
ہوزری	111.5	-103.9
بستر کی چادریں وغیرہ	12.1	-118.3
تولیے	73.8	-23.4
ترپالن اور کیوس کی دیگر اشیا	-5.9	-4.8
تیار ملبوسات	-50.7	-24.9
آرٹ سلک اور سنٹھیک ٹیکسٹائل	68.3	-23.0
کل	219.4	-344.3

ٹیکسٹائل کا شعبہ، جس کا انحصار برآمدات پر ہے اور جو اس لیے بین الاقوامی چھجکوں سے زیادہ متاثر ہوتا ہے، عالمی کساد بازاری کی وجہ سے سخت دباؤ کا شکار ہے۔ اگرچہ جولائی تا دسمبر م س 09ء کے دوران ٹیکسٹائل کی پیداوار تھوڑی کم (0.4 فیصد) ہو گئی تاہم اس کی برآمدات میں اسی مدت میں مقداری بنیادوں پر 21 کروڑ 94 لاکھ ڈالر کا اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ برآمدات میں اضافے کا جزوی سبب 2008ء کے دوران روپے کی قدر میں کمی ہو سکتی ہے (دیکھئے جدول 2.11)۔ پاکستانی چادروں وغیرہ پر اینٹی ڈمپنگ ڈیوٹی کے خاتمے کا حالیہ فیصلہ ایک حوصلہ افزا پیش رفت ہے اور اس سے ملکی ٹیکسٹائل کی صنعت کے کسی حد تک بحال ہونے کی توقع ہے۔ تاہم بین الاقوامی منڈی میں

جہاں مسلسل مسابقت بڑھ رہی ہے طویل مدتی بقا کے لیے ٹیکسٹائل کے شعبے کو مارکیٹنگ کے نئے طریقے آزمانے، دوسری صنعتوں سے ارتباط، انضمام، مصنوعات میں تنوع لانے کے علاوہ مصنوعات کا معیار بلند رکھنے کی ضرورت ہے۔

اسی طرح موٹر ٹائر اور ٹیوب کی صنعت میں پلک کے آثار دکھائی دے رہے ہیں کیونکہ اس کی پیداواری نمواس وقت 11.2 فیصد رہی جب گاڑیوں

کی صنعت (جہاں ٹائروں اور ٹیوبوں کی طلب پیدا ہوتی ہے) اچھی حالت میں نہ تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ پچھلے چھ برسوں کے دوران گاڑیوں کی تعداد میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے جس سے ٹائروں کی تبدیلی کی طلب بڑھ گئی ہے۔ بڑھتی ہوئی طلب زیادہ تر بی ایم آر سے پوری ہوئی جو جنرل ٹائرز نے گزشتہ برس کیا تھا۔ جس سے اس کی استعداد کے علاوہ مصنوعات کا معیار بہتر ہو گیا ہے۔ علاوہ ازیں درآمد شدہ ٹائروں کی قیمتوں میں غیر متناسب اضافے سے بھی ملکی صنعت کو فائدہ پہنچا ہے۔

کھاد بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کے شعبے میں قابل ذکر وزن والی واحد صنعت ہے (4.5 فیصد) ہے جس کی نمو میں جولائی تا دسمبر 09ء کے دوران دو ہندسی اضافہ ہوا جس کا ایک سبب مستحکم طلب اور دوسرا کم تر بیس افیکٹ تھا کیونکہ پچھلے سال بی ایم آر اور توسیع کی خاطر ایک فاسفٹیک کھاد پلانٹ بند ہوا۔ تاہم اس شعبے کو استعداد میں توسیع کے لیے سرمایہ کاری درکار ہے کیونکہ فاسفٹیک (جس کی پیداوار فاسفٹ کے پتھر سے ہوتی ہے جو پاکستان میں وافر مقدار میں دستیاب نہیں) اور غیر فاسفٹیک (جس کی پیداوار گیس کی مسلسل فراہمی پر ہے) کھادوں دونوں کی موجودہ استعداد ملکی طلب سے کم ہے۔

باکس 2.1: صنعتی شعبے کو درپیش ساختی مسائل - ایک حالیہ جائزہ¹⁶

پاکستان کے صنعتی شعبے کو بیشتر ان مسائل کا سامنا ہے جو دنیا بھر خصوصاً ایشیا میں ترقی پذیر معیشتوں کو درپیش ہیں۔ ان مسائل کو تین زمروں میں بانجا جاسکتا ہے: وہ مسائل جو خود صنعتوں کی غفلت کی وجہ سے حل نہ ہو سکے (تحقیق و ترقی)، وہ مسائل جو نا کافی حکومتی امداد کی وجہ سے پیدا ہوئے (انفراسٹرکچر) اور وہ جہاں شراکت کی ضرورت تھی لیکن دستیاب نہ ہو سکی (مہارتوں پر مبنی ترقی)۔ ان عوامل کی بنیاد پر دنیا بھر میں 25 ترقی پذیر معیشتوں کی درجہ بندی عالمی پیداواری مشاورت کرتی ہے (دیکھئے جدول 2.1.1) جس کے مطابق پانچ اہم نمونوں کے لیے پاکستان کے امکانات مذکورہ معیشتوں میں سب سے کم ہیں۔ یہ امکانات تحقیق و ترقی کی صلاحیت، مختلف شعبوں میں مہارتوں کی سطح، انفراسٹرکچر کی ترقی اور تجارتی سرگرمیوں کے لیے حکومتی اہلکاروں کے تعاون کے پیمانوں کی مدد سے سامنے آئے ہیں۔

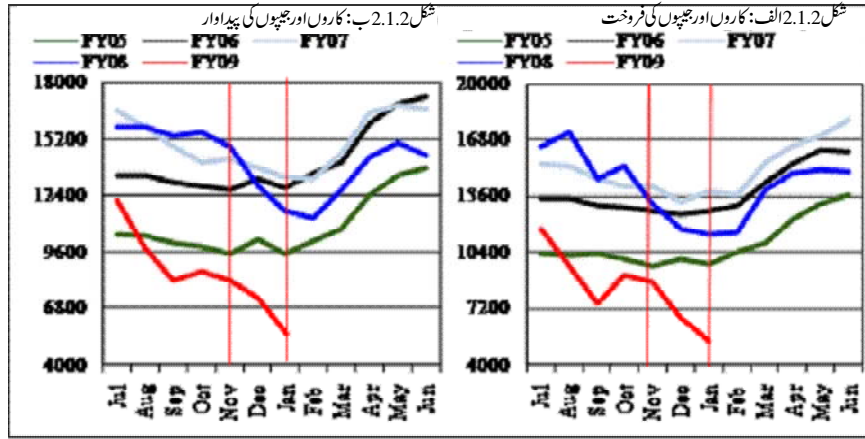
اسی طرح کارکردگی کے منتخب اظہار بے جوہر صنعتی اضافہ قدر کی سطح کو ظاہر کرتے ہیں بہت حوصلہ افزائی نہیں۔ پاکستان کی برآمدی نمونہ اپنے کاروباری حریفوں سے کم رہی اور مجموعی اعلیٰ ٹیکنالوجی کی برآمدات میں حصہ بھی کم رہا۔ واحد امید ٹیکنالوجی کی صنعت ہے جس میں برآمدی تخصیص میں پاکستان سرفہرست ہے حالانکہ ہماری برآمدی نمونہ کم رہی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ پالیسی سازوں اور صنعت کاروں کو حریفوں پر سبقت رکھنے کے لیے بہت محنت کرنی ہوگی۔ کیمیکلز، الیکٹرانکس اور مشینری جیسی بنیادی صنعتوں پر خاص توجہ دینی ہوگی جو جدید دور میں معاشی ترقی کی اساس ہیں۔

جدول 2.1.1: 2008ء میں ترقی کے مختلف شعبوں میں پاکستان کی درجہ بندی

صنعتی-استعداد اسکور ویلیو (0.000 - 1.000)	پاکستان کا اسکور	پاکستان	انڈونیشیا	بھارت	فلپائن	چین	تھائی لینڈ	مالیشیا
امکانی درجہ بندی								
مہارتوں پر مبنی تحقیق و ترقی کی استعداد	0	23	21	22	16	19	10	15
انفراسٹرکچر حکومت	0.083	19	21	20	23	13	11	8
تمام اظہار بے	0	25	24	19	21	16	15	10
برآمدات میں اوسط سالانہ نمو (0.0 - 30.0%)	0	25	24	23	22	18	14	12
برآمدی نمونہ	7.9	23	24	7	21	1	9	17
برآمدات میں اعلیٰ ٹیکنالوجی کا حصہ (0.0 - 80.0%)	0.7	25	12	18	1	7	6	2
برآمدی تخصیصی اشاریہ کی قیمت (0.00 - 5.00)	0.01	25	16	15	18	19	12	20
گٹھیاں	0.4	22	10	5	25	21	11	17
کیمیکلز	0.01	25	10	20	1	7	5	2
الیکٹرانکس	0.07	25	20	16	17	19	11	21
مشینری	9.09	1	6	4	9	7	8	19
ٹیکنالوجی + کپڑا								

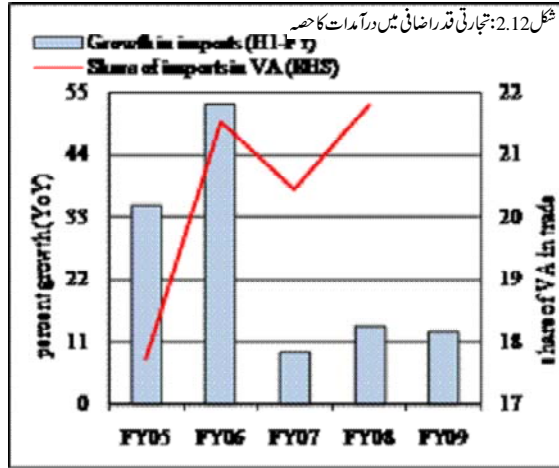
ماخذ: www.global-production.com

¹⁶ اس باکس کا مواد زیادہ تر www.global-production.com سے لیا گیا ہے۔ گلوبل پروڈکشن سوئٹزرلینڈ کی ایک اقتصادی کونسلٹنسی ہے جس کی تخصیص تحقیق اور عالمی پیداواری سرگرمیوں کے حوالے سے اچھڑتی ہوئی معیشتوں کے بارے میں مشاورت فراہم کرتا ہے۔



2.3 شعبہ خدمات

شعبہ خدمات کے اہم اظہاریوں کے ششماہی اعداد و شمار سے ظاہر ہے کہ اگرچہ شرح نمو کم ہوئی ہے تاہم امکان ہے کہ یہ سالانہ ہدف کے قریب ہوگی۔ شعبہ خدمات میں سست نمو حیران کن نہیں کیونکہ م س 09ء کے لیے 6.1 فیصد نمو کا ہدف پچھلے سال کے دوران حاصل کردہ 8.2 فیصد ہدف سے خاصا کم تھا۔ سست رفتاری کی توقعات م س 09ء کے دوران درآمدی نمو میں تیزی سے کمی اور ملکی معیشت کی کمزوری پر مبنی تھیں۔ م س 09ء کی پہلی ششماہی میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی اور درآمدات کی نمو اور کمرشل بینکوں کی نفع آوری میں کمی کی بنا پر یہ توقعات درست ثابت ہوئیں۔ تاہم ٹرانسپورٹ کے شعبے میں



ثبت پیش رفت، مرکزی بینک کی نفع آوری میں اضافے نیز دفاعی اخراجات بڑھنے سے شعبہ خدمات میں تھوڑی بہتری دکھائی دیتی ہے۔

جدول 2.12: شعبہ خدمات کوئی شعبے کا قرض (پہلی ششماہی)

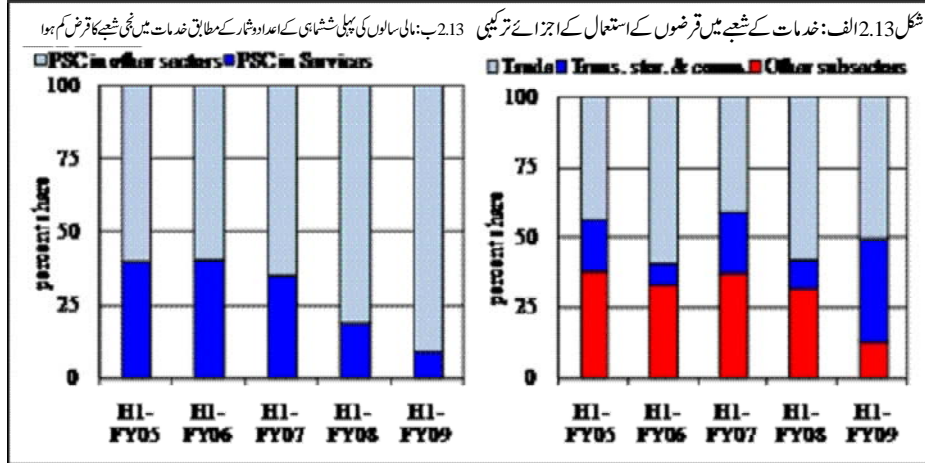
فیصد نمو	م س 06ء	م س 07ء	م س 08ء	م س 09ء
کاروبار اور تجارت	32.7	15.5	10.7	3.5
ہوٹل اور ریسٹوران	7.4	38.8	2.6	5.4
ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات	12.4	25.9	4.6	6.9
جائیداد	30.9	11.5	23.4	1.9
تعلیم	-11.9	19.7	11.4	15.1
صحت اور سماجی خدمت	-21.0	38.9	-2.8	16.9
معاشرتی و ذاتی خدمات	65.6	-0.8	16.8	1.6
دیگر نجی کاروبار	25.4	40.0	-27.5	-7.6
خدمات میں پی ایس سی	26.8	19.0	8.3	3.3

ماخذ: اسٹیٹ بینک

شعبہ وارتجریے سے انکشاف ہوتا ہے کہ م س 09ء کی پہلی ششماہی میں معاشی سست رفتاری کا سب سے زیادہ اثر تھوک اور خوردہ تجارت کے ذیلی شعبے پر مرتب ہوا ہے۔ درآمدات کی نمو میں کمی نے تھوک اور خوردہ تجارت کو متاثر کیا ہے کیونکہ درآمدات اس ذیلی شعبے میں تقریباً ایک تہائی اضافہ قدر کا باعث بنی (دیکھئے شکل 2.12)۔ اسی طرح بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی پیداوار کا تجارت کے ذیلی شعبے پر منفی اثر پڑا ہے۔ اس کے علاوہ قرضوں کے استعمال (دیکھئے جدول 2.12 اور شکل 2.13) اور بیرونی براہ راست سرمایہ کاری¹⁷ میں کمی اس جانب اشارہ کرتی ہے

کہ م س 09ء کے دوران جی ڈی پی نمو میں تجارت کے ذیلی شعبے کا حصہ گھٹ گیا ہے۔ تاہم امید ہے کہ چاول کی شاندار پیداوار، کپاس کی فصل میں تھوڑی بہتری اور گندم کی متوقع ریکارڈ پیداوار سے منفی اثرات کسی حد تک زائل ہو جائیں گے۔

¹⁷ م س 09ء کی پہلی ششماہی میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری 7.8 فیصد کم ہوئی۔



شعبہ تجارت کے برخلاف ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات کے ذیلی شعبے میں زیادہ تر اظہار یہی م س 08ء کی نسبت م س 09ء کے دوران بہتری کا اشارہ دے رہے ہیں (دیکھئے جدول 2.13)۔ اس شعبے کو متوقع طور پر تیل کی قیمتوں میں تیزی سے کمی، ہلکی کمرشل گاڑیوں کی پیداوار میں اضافے، مسلسل بلند درآمدت کی بنا پر ذخیرہ کاری کی سرگرمیوں اور بعض اہم فصلوں کی ریکارڈ پیداوار سے فائدہ پہنچنے کا امکان ہے۔ بین الاقوامی کساد بازاری کے باوجود ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات کی مثبت صورتحال کی عکاسی قرضوں کے استعمال میں اضافے اور بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں مثبت نمونے بھی ہوتی ہے۔ دوسری جانب م س 09ء کی پہلی ششماہی میں مواصلات کے شعبے میں استحکام کے امکانات نظر آئے ہیں۔ دسمبر 2008ء میں پہلی بار موبائل فون کے شعبے میں استعمال کنندگان کی تعداد میں معمولی کمی پائی گئی ہے¹⁸ جس کا سبب غالباً پی ٹی اے کی مہم کی وجہ سے غیر رجسٹرڈ سیل کنکشنز کی بندش ہے۔ حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ اگرچہ استعمال کنندگان کی تعداد میں کسی حد تک کمی آئی ہے تاہم موبائل اور ڈبلیو ایل ایل سروسز سے ہونے والی آمدنی میں بدستور اضافہ ہو رہا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بند ہونے والے زیادہ تر کنکشنز استعمال میں نہیں تھے۔

م س 09ء کی پہلی ششماہی کے دوران مالیات اور بینے کے شعبے کی کارکردگی ملی جلی رہی۔ اس ششماہی میں کمرشل بینکوں کی نفع آوری کم ہوئی تاہم مرکزی بینک کا منافع (جو حکومت کو منتقل کیا گیا) 52 فیصد بڑھ گیا۔

مزید برآں مالی سال کی دوسری ششماہی میں کمرشل بینکوں کی کارکردگی بہتر ہونے کی توقع ہے کیونکہ: (1) مرکزی بینک کے مؤثر اور موزوں اقدامات کی بنا پر پہلی ششماہی کے دوران کمرشل بینکوں کو درپیش سیالیت کی کمی کا مسئلہ حل کر لیا گیا ہے، اور (2) اسٹیٹ بینک نے کمرشل بینکوں کو قرضوں کی ضمانت کی فورسڈ سیلز ویلیو کے 30 فیصد کا فائدہ پہنچانے کی ہدایت جاری کی ہے۔ ان اقدامات کے علاوہ پہلی ششماہی کے دوران بیرونی براہ راست سرمایہ کاری بڑھنے سے بالعموم مالی اداروں اور بالخصوص کمرشل بینکوں کی نفع آوری میں اضافہ ہوگا۔

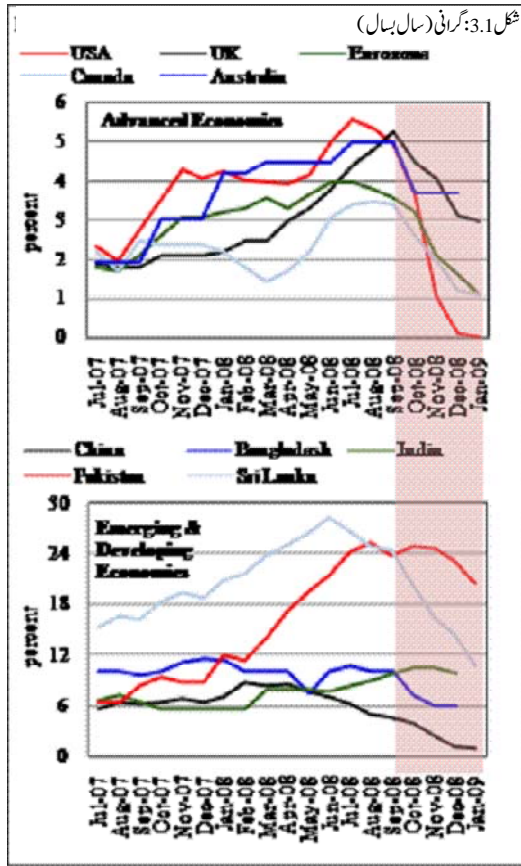
¹⁸ سیلر ڈینسٹی م س 09ء کی پہلی سہ ماہی میں 55.9 فیصد سے کم ہو کر آخر دسمبر 2008ء تک 55.8 فیصد ہو گئی۔

مالیاتی استحکام کی کوششوں کے باوجود ملک کے شمالی علاقوں کی خراب صورتحال اور 2008ء کے اواخر میں بھارتی سرحد کے ساتھ فوج کی نقل و حرکت بڑھنے سے رواں سال کی پہلی ششماہی کے دوران انتظامی اور دفاعی اخراجات میں اضافہ ہو گیا۔ اسی طرح مہ 09ء کی آخری سہ ماہی میں بے نظیر لاکھ سپورٹ پروگرام کے تحت سماجی تحفظ کے اقدامات پر ہونے والے سرکاری اخراجات کمیونٹی اور سماجی خدمات کے شعبے میں اضافہ قدر کا سبب بنے۔ اس پروگرام کے لیے بجٹ میں رکھی گئی رقم کی وجہ سے وفاقی حکومت کے سماجی تحفظ کے اقدامات پر ہونے والے اخراجات م 09ء کے دوران گئے ہو کر جی ڈی پی کے 0.6 فیصد تک پہنچ گئے۔ چنانچہ م 09ء میں اس ذیلی شعبے میں مضبوط نمونہ کا امکان ہے۔

جدول 2.13: شعبہ خدمات کی کارکردگی کے اظہار					
فیصد نمو یا دیگر مذکورہ اکائی					
پہلی ششماہی					
م 06ء	م 07ء	م 08ء	م 07ء	م 08ء	م 09ء
-2.4	5.4	6.4			
تھوک اور خوردہ تجارت					
126.4	46.0	1.3	55.0	-0.4	-7.8
تجارت میں ب ب س [☆]					
38.8	6.9	30.9	9.1	13.8	12.9
درآمدات					
28.7	5.5	24.2	7.4	9.9	12.1
تجارتی حجم (درآمدات و برآمدات)					
4.0	6.5	4.4			
ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات					
76.6	-4.9	44.8	-1.8	3.6	35.7
خام پرولیم درآمدت					
16.6	-5.5	1.8	-6.7	1.6	7.7
کمرشل گاڑیوں کی پیداوار					
26.3	44.1	59.7	-	52.9	60.0
ٹیلی ڈینسٹی (فیصد آبادی)					
22.2	39.9	54.7	-	48.6	55.8
سیلر ڈینسٹی (فیصد آبادی)					
-	15.2	4.0	22.3	2.2	-45.1
ٹیلی مواصلات درآمدات					
-	9.2	-6.4	22.1	21.2	-46.2
ٹرانسپورٹ گروپ کی درآمدات					
267.8	-0.5	-11.0	52.4	49.2	4.2
ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات میں ب ب س					
42.9	15.0	17.0			
مالیات اور بیمہ					
119.6	59.5	51.6	905.1	20.7	52.0
انٹیٹ پینک کا منافع					
76.4 a	24 a	-1.8 a	75.9	12.9	1.3
کمرشل بینکوں کا منافع					
22.2	182.6	72.4	340.0	-32.7	77.2
مالی کاروبار میں ب ب س					
3.5	3.5	3.5			
مکانات کی ملکیت					
13.5	22.5	17.6	18.9	17.1	0.8
سینٹ کی پیداوار					
5.3	10.7	-12.7	13.1	-3.3	-31.9
وحشت کی پیداوار					
10.1	9.1	10.9			
نظم عامہ اور دفاع					
14.3	3.3	14.1	-3.4	14.7	12.1
دفاع					
32.8	8.8	17.8	18.4	8.7	17.5
نظم عامہ و تحفظ کی خدمات					
-7.7	46.9	226.1	-24.5	173.3	46.2
معاشی امور کے اخراجات					
9.9	8.8	9.4			
کمیونٹی، سماجی اور ذاتی خدمات					
162.5	23.8	16.3	1.3	51.5	13.7
معاشرتی و ذاتی خدمات میں ب ب س					
181.5	27.4	13.5	111.7	8.3	24.0
شعبہ خدمات میں مجموعی ب ب س					
☆ ب ب س: بیرونی براہ راست سرمایہ کاری الف: اعداد و شمار کیلنڈر سال کے ہیں۔ ب: سہ ماہی اعداد و شمار کیلنڈر سال کے ہیں۔					
ج: بشمول ہلکی کمرشل گاڑیاں، بسیں، ٹرک اور ٹریکٹر۔ شرح نمو بڑے پیمانے کی اشیاء سازی میں تقابلی اوزان کے ذریعے نکالی گئی ہے۔					

3.1 گمرانی کا عالمی منظر نامہ

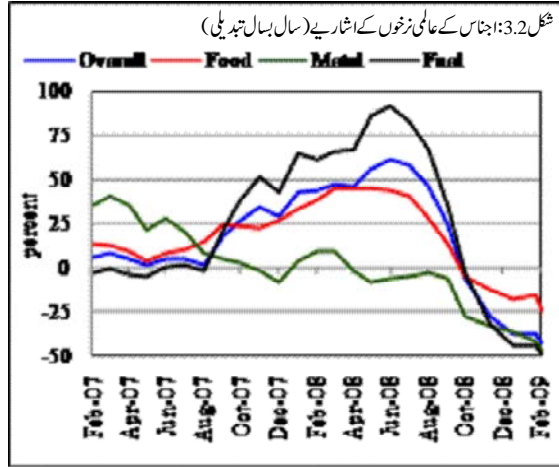
شدید عالمی کساد بازاری کی وجہ سے اکتوبر 2008ء کے بعد سے تقریباً تمام معیشتوں پر گمرانی کے دباؤ میں بدستوری واقع ہوئی ہے (دیکھئے شکل 3.1)۔ قرضے کی عالمی منڈیوں میں ہیجان کے باعث ترقی یافتہ ممالک میں صارف کی طلب پر اثر پڑا ہے۔ دستیاب قرضوں میں کمی سے مجموعی طلب میں سستی کا اثر بڑھ رہا ہے جس سے پوری عالمی معیشت پر منفی اثرات پڑ رہے ہیں۔



یہ کیفیت اہم اجناس کی قیمتوں میں تیزی سے ہونے والی کمی کی صورت میں بخوبی دیکھی جاسکتی ہے۔ اگرچہ تیل، ایندھن اور دھاتوں کے گرتے ہوئے نرخوں کی بنیادی وجہ عالمی طلب میں کمی ہے تاہم غذائی اجناس کی قیمتوں میں کمی کی اہم وجوہات یہ ہیں: (1) اجناس کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کا فائدہ اٹھانے کے لیے کسانوں نے کاشتکاری کے رقبے کو بڑھا کر اس کی رسد میں اضافہ کر دیا، اور (2) تیل کی قیمتوں میں تیزی سے کمی کے باعث حیاتی ایندھن کی پیداوار میں کاشتکاروں کو اب زیادہ دلچسپی نہیں رہی جو کہ تیل کی جگہ کام میں لایا جاتا ہے۔

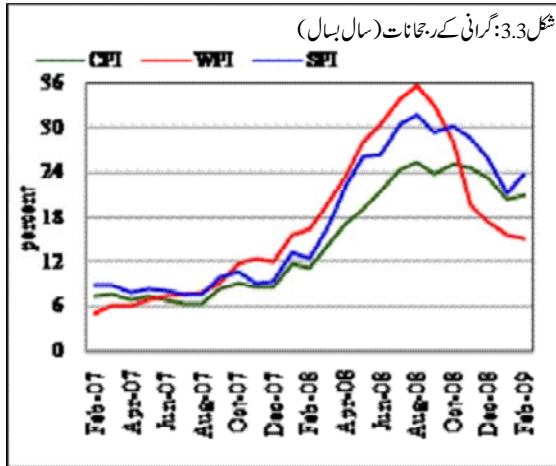
قیمتوں میں کمی کے رجحان کی رفتار حیرت انگیز طور پر بہت زیادہ رہی ہے۔ مثال کے طور پر آئی ایم ایف کے اجناس کے اشاریہ قیمت میں جولائی 2008ء کی بلند ترین سطح پر پہنچنے کے بعد 55.4 فیصد کمی واقع ہوئی۔ مزید برآں صرف تیل کی قیمتوں¹ میں 68.5 فیصد کمی واقع ہوئی جبکہ گزشتہ سال جولائی میں اس کی بلند قیمت 132.5 ڈالر فی بیرل تھی۔

¹ آئی ایم ایف کی رپورٹ کے مطابق تین اسپاٹ نرخوں کی سادہ اوسط: West Texas Intermediate، Dated Brent اور Dubai Fateh۔



اجناس کی قیمتوں میں کمی کے اثرات دنیا بھر کی مختلف معیشتوں پر مختلف رہے ہیں۔ تیل کی گرتی ہوئی قیمتوں کا فائدہ درآمد کرنے والے ممالک کو زیادہ ہوا ہے خاص طور پر وہ ممالک جہاں تیل کا زیادہ استعمال کیا جاتا ہے (عام طور پر ترقی یافتہ معیشتیں)۔ دوسری جانب تیل کی غیر متوقع طور پر قیمتوں میں کمی کے باعث تیل درآمد کرنے والے ممالک بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔ اسی طرح سے اناج کی خالص درآمدات والے زیادہ تر ترقی پذیر ممالک اجناس کی قیمتوں میں کمی سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اور معاشی عدم توازن پر قابو پانے کی بہتر پوزیشن میں ہیں جو اس سے قبل اجناس کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کی وجہ سے پیدا ہوا تھا۔

اسی طرح پالیسی کے حوالے سے نمونے متعلق خدشات اور زر کی قلت کے امکان کی وجہ سے دنیا بھر میں مرکزی بینکوں نے زری پالیسی نرم کرنے کے اقدامات کیے ہیں اور حکومتیں مالیاتی تحریک کے پیکیجز متعارف کروا رہی ہیں اور مالی شعبے کو سہارا دینے کے لیے طلب میں اضافہ کر رہی ہیں۔

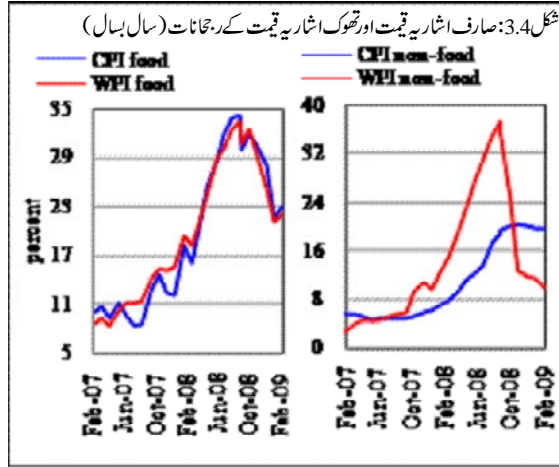


3.2 ملکی صورتحال

اگرچہ دیگر ممالک کے مقابلے میں پاکستان میں گرانی کے دباؤ میں کمی سست روی کا شکار رہی تاہم مالی سال 09ء کی دوسری ششماہی سے اس میں کمی آنا شروع ہو گئی ہے۔ حالیہ مہینوں میں تمام قیمت کے اشاریوں جیسے صارف اشاریہ قیمت، تھوک اشاریہ قیمت اور حساس قیمت اظہار یے میں واضح کمی کا رجحان دیکھا گیا ہے (دیکھئے شکل 3.3)۔

ملکی گرانی میں قدرے کمی کا رجحان ستمبر 2008ء سے

جاری ہے جس کی بنیادی وجہ ملکی غذائی گرانی میں تخفیف ہے جو دونوں غذائی گروپ صارف اشاریہ قیمت اور تھوک اشاریہ قیمت سے ظاہر ہوتا ہے۔ تاہم غیر غذائی گرانی بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت میں کمی عالمی اجناس کی قیمتوں کے ساتھ ہوئی جبکہ غیر غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں فروری 2009ء تک کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی ہے (دیکھئے شکل 3.4)۔



گرانی کے ان دو اشاریوں کے رجحان میں پائے جانے والے فرق کی وجہ یہ ہے کہ: (1) عالمی ایندھن اور اجناس کی قیمتوں میں ہونے والی کمی خوردہ قیمتوں کے مقابلے میں تھوک قیمتوں میں فوری منتقل ہو جاتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تھوک اشاریہ قیمت کی باسکٹ میں موجود زیادہ تر اشیاء کے نرخوں کا تعین عالمی قیمتوں کے ذریعے ہوتا ہے²، (2) اشیاء سازی کے خام مال جیسے کپاس اور دھاتوں کی قیمتوں میں کمی کے اثرات غیر غذائی تھوک اشاریہ قیمت میں بالکل واضح ہیں جبکہ غیر غذائی گروپ صارف اشاریہ قیمت میں جزوی اثرات ظاہر ہوئے ہیں

کیونکہ اس میں افرادی قوت کی اجرت بھی شامل ہوتی ہے جو مصارف زندگی میں متواتر اضافے کے دورانی کے اثرات سے متاثر ہوتی ہے، اور (3) غیر غذائی صاق میں تقریباً 40 فیصد حصہ اشاریہ کرایہ مکان کا ہے جس کا تخمینہ 24 ماہ کے ہندسی اوسط سے نکالا جا رہا ہے جس کی وجہ سے یہ بڑا عنصر قدرے غیر یکساں ہو گیا ہے۔ غیر غذائی گرانی بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت میں مسلسل کمی کا رجحان ہے اور توقع کی جا رہی ہے کہ آئندہ چند ماہ میں اس سے خوردہ قیمتوں میں کمی لانے میں مدد مل سکے گی۔

یہ بات اہم ہے کہ مرکزی بینک کی جانب سے مسلسل سخت زری پالیسی سے غیر غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کو قابو میں رکھنے میں مدد ملی ہے جو 2008ء کے زیادہ تر عرصے کے دوران گرانی بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت اور صارف اشاریہ قیمت کے درمیان نمایاں فرق سے ثابت ہوتی ہے (دیکھئے شکل 3.4)۔³ مسلسل سخت زری پالیسی کی وجہ سے حالیہ مہینوں کے دوران قوزی گرانی کو بھی کم کرنے میں مدد ملی ہے۔

جولائی 2008ء کے بعد پہلی مرتبہ جنوری اور فروری 2009ء میں 20 فیصد تر اشدہ اوسط قوزی گرانی 21 فیصد سے کم رہی ہے (دیکھئے جدول 3.1) جس سے معیشت میں گرانی میں کمی کی توقعات نسبتاً کم ہوئی ہیں۔ اسی طرح اکتوبر 2008ء سے غیر غذائی غیر توانائی قوزی گرانی تقریباً 18.8 فیصد کے آس پاس رہی ہے جو گرانی کے دباؤ میں لچک کی عکاسی کرتی ہے۔ درحقیقت غیر غذائی غیر توانائی قوزی گرانی میں پایا جانے والا استحکام اشاریہ کرایہ مکان کی وجہ سے ہے جس میں حالیہ چند ماہ کے دوران مسلسل اضافہ ہوا ہے۔⁴

² مثال کے طور پر ایشیا جیسے فرانس، دھاتیں وغیرہ صارف اشاریہ قیمت میں نہیں بلکہ تھوک اشاریہ قیمت میں شامل ہوتی ہیں اور یہ عالمی نرخوں سے جڑے ہوتے ہیں۔
³ تھوک اشاریہ قیمت میں شامل زیادہ تر اشیاء عالمی قیمتوں یا منڈی کی قیمتوں کے لحاظ سے متعین کیے جاتے ہیں تاہم غیر غذائی صارف اشاریہ قیمت پر اس کے اثرات کی کمزور منتقلی زری پالیسی کے نتیجے میں طلب پر دباؤ کو ظاہر کرتی ہے۔
⁴ مجموعی صارف اشاریہ قیمت باسکٹ میں اشاریہ کرایہ مکان کا حصہ 23.4 فیصد ہے اور قوزی گرانی میں 45.9 فیصد حصہ ہوتا ہے۔ فروری 2009ء میں اشاریہ کرایہ مکان گرانی میں 18.5 فیصد (سال بسال) اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال جون میں یہ 12.4 فیصد تھی۔

جدول 3.1: گمرانی کے رجحانات					
فیصد					
12 ماہی حرکت پذیر اوسط ²		سال بسال ¹			
فروری 09ء	فروری 08ء	فروری 09ء	بلند شرح میں	انتہائی قدر	فروری 08ء
21.7	8.4	21.1	اگست 08ء	25.3	11.3
28.2	12.1	22.9	اگست 08ء	34.1	16.0
16.8	5.7	19.6	نومبر 08ء	20.2	7.8
25	10	15.0	اگست 08ء	35.7	16.4
27.6	13.5	22.0	اگست 08ء	33.5	18.3
23	7.6	9.8	اگست 08ء	37.4	15.0
26.1	9.4	23.9	اگست 08ء	31.8	12.3
15.7	6.4	18.9	فروری 09ء	18.9	8.1
18.9	8.2	20.8	اکتوبر 08ء	21.7	9.6

1 مثال کے طور پر فروری 2008ء کے مقابلے میں فروری 2009ء میں تبدیلی

2 مثال کے طور پر فروری 2008ء کے مقابلے میں فروری 2009ء میں 12 ماہی اوسط میں تبدیلی

3 غیر غذائی غیر توانائی

ماخذ: وفاقی محمد شریات

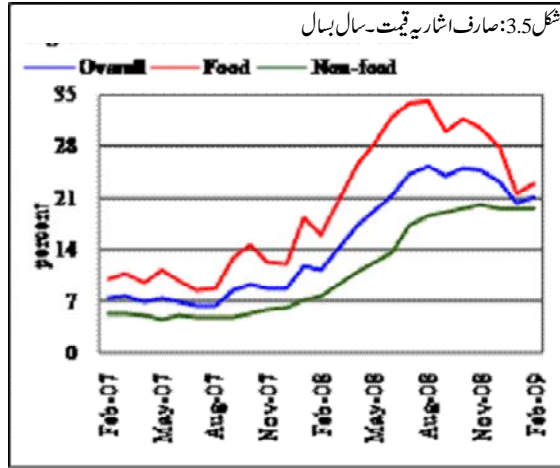
یہ بات اہم ہے کہ فروری 2009ء کے دوران گرانی بلحاظ معمولی صارف اشاریہ قیمت میں اضافہ ہوا جس کی بنیادی وجہ غذائی گرانی میں اضافہ ہے جو کہ حیرت انگیز بات نہیں ہے۔ عام طور پر ہر سال فروری کے دوران کٹائی سے قبل موسم میں گندم کی قیمتوں میں کمی آتی ہے۔ تاہم رواں سال گندم کی قیمتوں میں کمی نہ ہو سکی کیونکہ مالی سال 09ء کے لیے ملکی نرخ گندم کی سرکاری قیمت خرید سے پہلے ہی ہم آجنگ ہیں۔ گندم کی قیمت میں اس بے قاعدگی کی وجہ سے رواں ماہ کے دوران بلند غذائی گرانی ظاہر ہوئی ہے۔ تاہم اپریل کے بعد سے گندم اور چاول کی عمدہ فصلوں کی صارفی قیمتوں میں منتقلی کی بنا پر توقع ہے کہ غذائی گرانی میں تیزی سے کمی واقع ہوگی۔

3.3 صارف اشاریه قیمت

مارچ 2008ء سے گرائی بجایا ظصارف اشاریہ قیمت (سال بسال) میں مسلسل اضافے کے بعد نومبر 2008ء سے اس میں کمی آنا شروع ہو گئی ہے اور فروری 2009ء میں 21.1 فیصد تک پہنچ گئی جبکہ اگست 2008ء میں یہ 25.3 فیصد کی بلند ترین سطح پر تھی۔ تاہم گرائی کی یہ شرح گزشتہ ماہ کی 20.5 فیصد اور گزشتہ سال اسی مہینے کی شرح 11.3 فیصد سے زیادہ ہے۔

گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں موجودہ کمی کے رجحان کا اصل سبب غذائی گرانی میں کمی ہے جو اگست 2008ء میں 34.1 فیصد سے کم ہو کر فروری 2009ء میں 22.9 فیصد تک پہنچ گئی (دیکھئے شکل 3.5)۔ یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ غیر غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (سال بسال) میں لگاتار تیسرے ماہ کی نظر آ رہی ہے اور فروری 2009ء میں یہ 19.6 فیصد ریکارڈ کی گئی ہے جبکہ نومبر 2008ء میں یہ 20.2 فیصد کی بلند

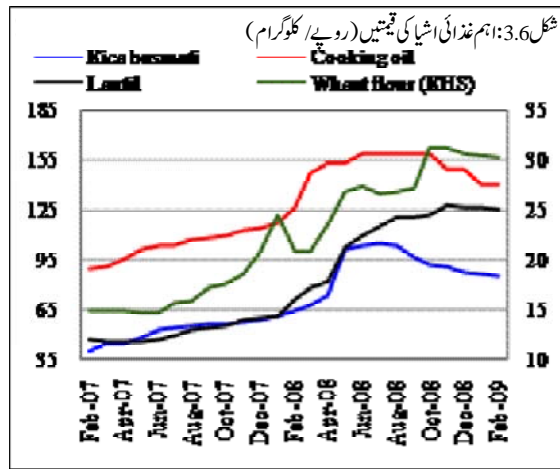
سطح اور فروری 2008ء میں 7.8 فیصد تھی۔



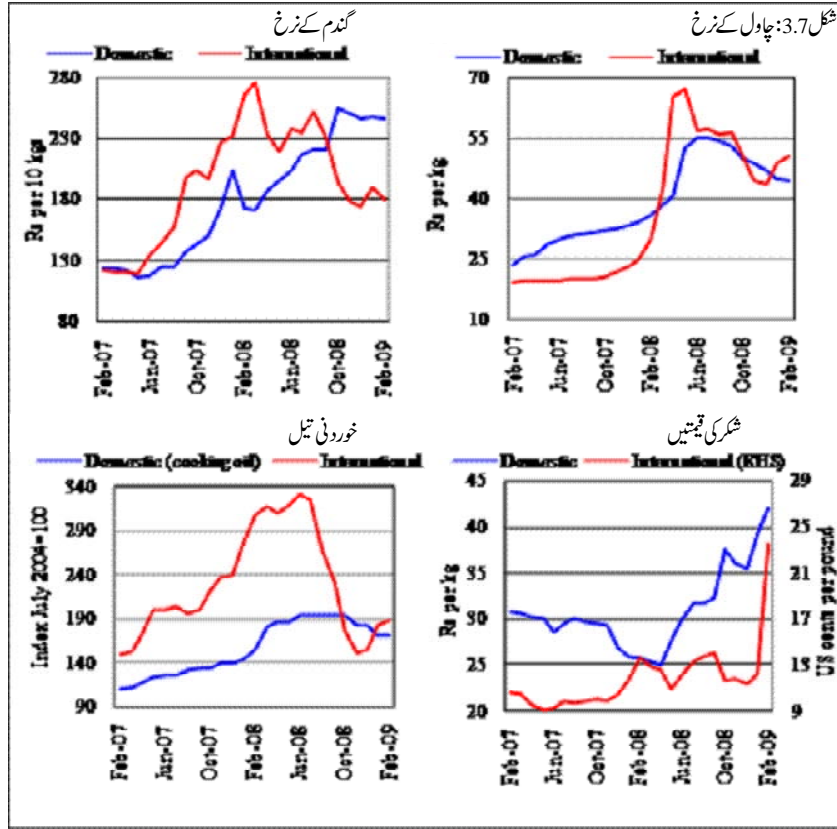
یہاں یہ بات توجہ طلب ہے کہ تیل کے عالمی نرخ گرنے سے ملک میں اہم ایندھن کی قیمتوں میں کمی کی بنا پر آئندہ مہینوں میں غیر غذائی گرامی مزید گھٹنے کی توقع ہے۔ مزید برآں دھاتوں اور دیگر تعمیراتی سامان کی قیمتوں میں نمایاں کمی کے پیش نظر اشاریہ مکان قیمت کے بڑھتے ہوئے رجحان کے معکوس ہونے کی توقع ہے اور اس کے نتیجے میں غیر غذائی گرامی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں تیزی سے کمی واقع ہوگی۔

3.3.1 غذائی گرامی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت

اگست 2008ء میں غذائی گرامی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت تین دہائیوں میں بلند سطح 34.1 فیصد سال بسال بچنے کے بعد ستمبر 2008ء کے بعد کم ہونا شروع ہو گئی ہے۔ فروری 2009ء میں غذائی گرامی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت 22.9 فیصد سال بسال رہی۔ حالیہ مہینوں میں کچھ اہم اجناس کی قیمتوں میں کمی یا ان میں استحکام دیکھا گیا ہے (دیکھئے شکل 3.6 اور 3.7)۔ مزید اہم بات یہ ہے کہ غذائی اجناس کی قیمتوں میں کمی کی رفتار عالمی منڈی میں کمی کے رجحان سے سست رہی ہے جو مخصوص ملکی عوامل یا منڈی کے ساختی مسائل کی جانب اشارہ کرتی ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ 2008ء کے دوران روپے کی قدر میں کمی کی وجہ سے اس سے حاصل ہونے والے فوائد زائل ہو گئے۔



گندم کی قیمت کی سطح میں حالیہ نرمی بنیادی طور پر اس لیے ہوئی کہ اس کی رسد میں بہتری آئی ہے جس کا سبب (1) گندم کی بھاری درآمدات، (2) سرحد پار اجناس کی غیر قانونی نقل و حرکت میں کمی، کیونکہ عالمی قیمتوں میں کمی کی بنا پر ترغیبات ختم ہو گئیں، اور (3) بلند تر امدادی قیمت اور سازگار موسم کے باعث کاشتکاروں کا زیادہ رقبہ پر کاشت کرنا ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ حکومت کے لیے 65 لاکھ ٹن گندم کے ہدف کا حصول دشوار



ثابت ہوگا کیونکہ (1) درآمدی گندم کی وافر مقدار میں دستیابی کے باعث حکومت کے پاس ذخیرہ کاری کی گنجائش محدود ہے اور (2) گندم کے خاصے پست عالمی نرخوں⁵ کے باعث اس کی ملکی قیمتوں میں مزید کمی کا امکان ہے۔ کسی بھی صورت میں حکومت کو اس میں نقصان کا امکان ہے۔ بھاری حصول کی صورت میں حکومت کو ذخیرہ کاری کی مناسب گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے گندم کے ضیاع کا امکان ہے۔ بعد میں حکومت دستیاب ذخیرے کو نکالنے کے لیے دی گئی قیمت پر بھاری زراعت بڑھا دے تو اسے نقصان اٹھانا پڑے گا۔ بڑے پیمانے پر گندم کے حصول کی سرگرمیوں کی وجہ سے بینکاری نظام میں سیالیت میں کمی آسکتی ہے۔ اس لیے گندم کی قیمت کم کرنے کے دباؤ سے بچنے کے لیے (جو کہ کاشتکاروں کو تحفظ دینے اور اگلے مالی سال 10ء اور اس کے بعد عمدہ فصل کے حصول کے لیے بہت ضروری ہے) اندرونی اسمگلنگ اور افغان ٹرانزٹ ٹریڈ کے ذریعے منظمی پر سخت نظر رکھی جائے۔

خوردنی تیل اور چاول کی عالمی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے ملکی قیمتوں پر دباؤ کا خطرہ ہے۔⁶ اسی طرح آئندہ مہینوں میں ملک میں چینی کی کم پیداوار

⁵ آسٹریلیا میں رواں سال گندم کی کاشت توقع سے زیادہ ہونے کا امکان ہے۔ ارجنٹینا میں بھی گندم کی بہتر فصل کی توقع ہے اور چین میں گندم کاشت کرنے والے کچھ علاقوں میں بارشیں ہونے کی وجہ سے گندم کی پیداوار ہوگی جس سے عالمی منڈیوں میں گندم کے نرخوں میں کمی آئے گی (ماخذ: www.bloomberg.com)۔

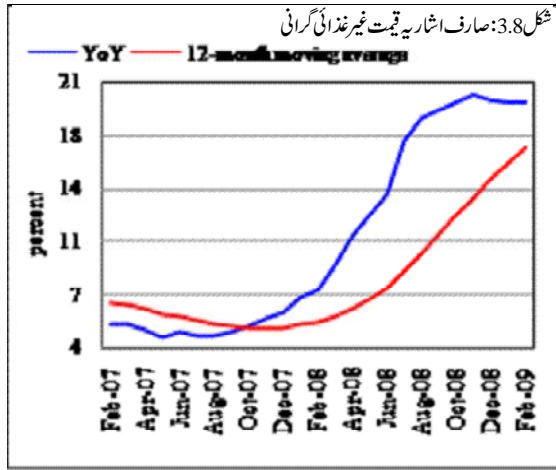
⁶ حال ہی میں چاول کے عالمی نرخوں میں اضافہ شروع ہو گیا ہے جس سے چاول کی درآمدی قیمت کے تعین کے متعلق تھائی لینڈ ویتنام کے مابین سمجھوتے کے باعث دباؤ کی عکاسی ہوتی ہے۔

اور ذخیرہ اندوزی کی وجہ سے اس کی قیمت میں اضافے کا امکان ہے۔ مالی سال 09ء کے دوران ملک کو تقریباً 0.4 ملین ٹن چینی کی کمی کا سامنا ہوگا اور گڑ بنانے کے لیے گنے کے زیادہ استعمال سے اس میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے۔ تاہم اسٹیٹ بینک کی جانب سے کیے گئے فیصلے جس میں چینی کی ذخیرہ کاری کے خلاف ماکاری کے لیے 50 فیصد کیش مارجن کے نفاذ سے چینی کی ذخیرہ اندوزی اور اس کی قیمت میں اضافے سے بچاؤ کی حوصلہ شکنی کا امکان ہے۔

3.3.2 غیر غذائی گرائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت

مالی سال 08ء کی دوسری ششماہی سے غیر غذائی گرائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں کمی کا آغاز ہو گئی ہے۔ کمی کا یہ رجحان مالی سال 09ء میں بھی جاری رہے گا اور غیر غذائی گرائی بلحاظ صارف

اشاریہ قیمت ستمبر 2008ء سے 20 فیصد سال بسال کے آس پاس رہے گی (دیکھئے شکل 3.8)۔



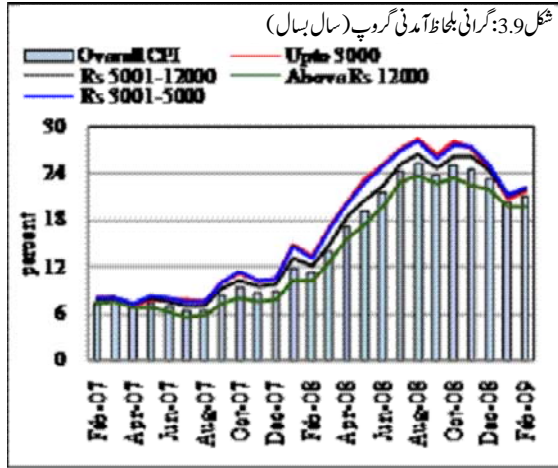
غیر غذائی گرائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (سال بسال) میں پائیداری کا سبب غیر غذائی گروپ میں شامل تمام ذیلی اشاریے ہیں جن میں ستمبر 2008ء سے دو ہندی گرائی سال بسال ریکارڈ کی گئی (دیکھئے جدول 3.2)۔ اس میں خاص طور پر اشاریہ مکان قیمت میں مالی سال 09ء میں بدستور اضافے کا رجحان ہے جو تعمیراتی سامان کی قیمتوں میں اضافے کی عکاسی کرتا ہے۔ دیگر ذیلی

اشاریوں میں ٹرانسپورٹ و مواصلات کے ذیلی اشاریے میں مالی سال 09ء کے دوران سب سے زیادہ تغیر پذیری ظاہر ہوئی ہے۔ یہ ذیلی اشاریہ فروری 2009ء میں کم ہو کر 21.5 فیصد ہو گیا جبکہ اگست 2008ء میں یہ 40.5 فیصد سال بسال تھا۔ اس ذیلی گروپ میں اس لیے اضافہ ہوا کہ اہم ایندھنوں کی قیمتیں اور اس کی بنا پر نقل و حمل کی لاگت بڑھ گئی۔ تاہم

جدول 3.2: صارف اشاریہ قیمت گرائی (سال بسال) بلحاظ گروپ

اوقات	جولائی 08ء	ستمبر 08ء	جنوری 09ء	فروری 09ء
غیر غذائی گروپ	59.7	17.3	19.2	19.6
ملبوسات، ہیکل	6.1	13.8	16.1	15.4
کرایہ مکان	23.4	13.3	15.0	18.5
ایندھن اور روشنی	7.3	20.5	21.5	29.8
گھریلو فرنیچر	3.3	11.1	12.7	14.6
ٹرانسپورٹ و مواصلات	7.3	37.2	39.9	21.5
تفریح	0.8	11.5	12.2	14.0
تعلیم	3.5	10.0	16.0	18.0
صنعتی سٹوری، لائڈری	5.9	18.2	19.3	18.3
علاج معالجہ	2.1	9.8	10.7	14.2
عمومی صارف اشاریہ قیمت	100	24.3	23.9	20.5

اینڈھن کے عالمی نرخ کرنے کے بعد اینڈھن اور نقل و حمل کی قیمت میں کمی سے ٹرانسپورٹ و مواصلات کے ذیلی اشاریے کو کم کرنے میں مدد ملے گی۔



3.3.3 گرائی کی شرح

مالی سال 09ء کے دوران گرائی بلحاظ آمدنی گروپ کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ کم آمدنی والے گروپوں کے لیے گرائی کی شرح بلند رہی۔ بلند ترین آمدنی گروپ (12000 روپے ماہانہ سے زائد) کے سوا تمام آمدنی گروپوں کو مجموعی صارف اشاریہ قیمت کی نسبت بلند تر گرائی کا سامنا کرنا پڑا (دیکھئے شکل 3.9)۔ تاہم مالی سال 09ء کے پہلے پانچ مہینوں کے دوران بلند ترین آمدنی گروپ اور کم

آمدنی گروپ کے درمیان پائے جانے والے فرق میں دسمبر 2008ء سے کمی آئی ہے۔ اس کا سبب غذائی گرائی میں ہونے والی کمی ہے جس سے عام طور پر کم آمدنی والے گروپ پر گرائی کا دباؤ کم ہونے کی توقع کی جاتی ہے کیونکہ کم آمدنی والے گروپ کے بیشتر اخراجات غذائی اشیاء کی خریداری پر ہوتے ہیں۔

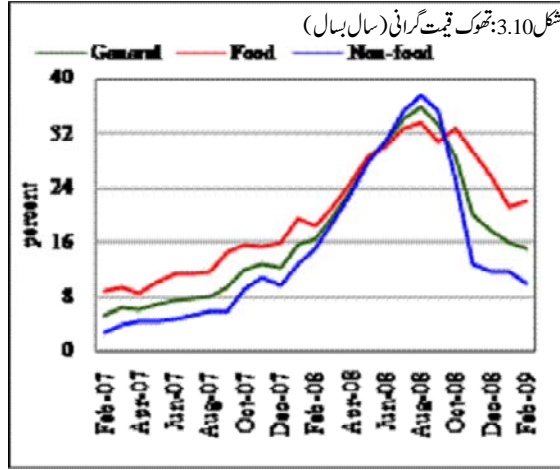
جدول 3.3: منتخب شہروں میں گرائی کی صورتحال

فیصد	نومبر 08ء	دسمبر 08ء	جنوری 09ء	فروری 09ء
مجموعی میان	24.7	23.3	20.5	21.1
اسلام آباد	21.0	20.9	19.0	18.4
لاہور	22.5	21.8	18.9	18.1
کراچی	24.2	23.7	20.7	22.2
کوئٹہ	26.9	26.5	23.2	25.1
پشاور	27.8	26.8	22.8	23.9

شہروں کے لحاظ سے گرائی کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ اہم شہروں میں اکتوبر سے جنوری 09ء تک گرائی (سال بسال) میں جو کمی آرہی تھی اس میں پھر اضافہ ہونا شروع ہو گیا ہے فروری 2009ء کے دوران پانچ میں سے تین اہم شہروں میں گرائی کی شرح بڑھ گئی ہے (دیکھئے جدول 3.3)۔

3.4 تھوک اشاریہ قیمت

گزشتہ سال اگست میں 35.7 فیصد سال بسال کی بلند ترین سطح پر پہنچنے کے بعد فروری 2009ء میں تھوک اشاریہ قیمت تیزی کے ساتھ کم ہو کر 15.0 فیصد تک پہنچ گیا ہے۔ غذائی گرائی اور غیر غذائی گرائی دونوں گروپوں میں یہ کمی ہوئی ہے (دیکھئے شکل 3.10)۔ غذائی گرائی بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت فروری 2009ء کے دوران 22.0 فیصد سال بسال تک پہنچ گئی جبکہ گزشتہ سال اگست میں یہ 33.5 فیصد تھی۔ اسی طرح غیر غذائی گرائی بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت میں ستمبر 2008ء کے بعد سے نمایاں کمی واقع ہوئی ہے۔ فروری 2009ء میں یہ 9.8 فیصد ریکارڈ کی گئی جبکہ اگست 2008ء میں یہ 37.4 فیصد کی بلند سطح پر تھی۔ اسی عرصے کے دوران غیر غذائی گروپ کے تمام ذیلی اشاریوں میں سال بسال گرائی میں کمی آئی ہے

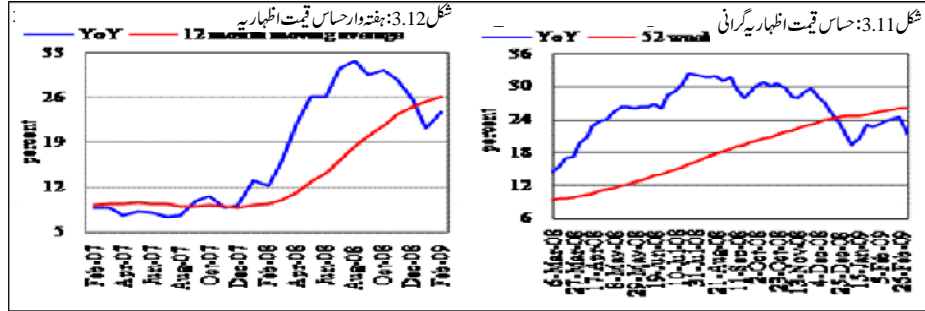


تاہم ایندھن، روشنی اور لبریری کنٹینر اور تعمیراتی مواد کے تحت اشاریوں میں نمایاں کمی واقع ہوئی ہے۔ تھوک اشاریہ قیمت باسکٹ میں قیمتوں کی تبدیلی (سال بسال) کے تفصیلی جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ باسکٹ میں موجود جن اشیاء میں دو ہندسی اضافہ ہوا ہے ان کا تناسب اب بھی زیادہ ہے (دیکھئے جدول 3.4)۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ (1) تھوک اشاریہ قیمت گرانی میں نرمی کے باوجود اس اشاریہ پر گرانی کا دباؤ اب بھی خاصا وسیع البنیاد ہے۔ تاہم حالیہ مہینوں میں ان اشیاء کا تناسب کم ہوا ہے جن میں 50 فیصد سے زائد گرانی ریکارڈ کی گئی۔

3.5 حساس قیمت اظہاریہ

صارف اشاریہ قیمت اور تھوک اشاریہ قیمت کی طرح حساس قیمت اظہاریہ میں بھی کمی نظر آئی ہے۔ اکتوبر 2008ء سے حساس قیمت اظہاریہ میں کمی دیکھی گئی ہے جو فروری 2009ء میں 23.9 فیصد (سال بسال) تک پہنچ گئی ہے۔ تاہم حساس اظہاریہ قیمت کی یہ سطح گزشتہ سال کے اسی مہینے کے مقابلے میں زیادہ ہے (دیکھئے شکل 3.11)۔ اسی طرح ہفتہ وار حساس قیمت اظہاریہ میں نومبر 2008ء سے گرانی میں بتدریج کمی واقع ہوئی جو جنوری 2009ء کے دوسرے ہفتے سے بڑھ گئی ہے (دیکھئے شکل 3.12)۔ تاہم مارچ 2009ء کے پہلے ہفتے میں

جدول 3.4: تھوک اشاریہ قیمت میں تبدیلی (سال بسال) کی تقسیم					اشیاء کی فیصد
	<5%	5% - 10%	10-30%	30-50%	50% سے زائد
فروری 08ء	45.3	14.2	18.9	10.4	11.3
مارچ 08ء	39.6	16.0	21.7	14.2	8.5
اپریل 08ء	34.9	14.2	25.5	12.3	13.2
مئی 08ء	27.4	16.0	31.1	9.4	16.0
جون 08ء	22.6	14.2	35.8	9.4	17.9
جولائی 08ء	18.9	13.2	35.8	10.4	21.7
اگست 08ء	15.1	17.0	31.1	16.0	20.8
ستمبر 08ء	13.2	16.0	33.0	17.0	20.8
اکتوبر 08ء	13.2	15.1	34.0	19.8	17.9
نومبر 08ء	14.2	14.2	37.7	21.7	12.3
دسمبر 08ء	13.2	15.1	38.7	24.5	8.5
جنوری 09ء	17.0	15.1	40.6	20.8	6.6
فروری 09ء	17.9	15.1	36.8	22.6	7.5



سال بسال گرانہ میں کمی ہوئی ہے۔

باسک 3.1: کیا حساس قیمت اظہاریہ کی تبدیلیوں سے صارف اشاریہ قیمت کی پیش گوئی کی جاسکتی ہے؟

مرکزی بینکوں کی فیصلہ سازی میں صارف اشاریہ قیمت گرانی کی جانچ اہم کردار ادا کرتی ہے۔ بعض اوقات جب گرانی بلند اور تغیر پذیر ہو جائے اور کانومیکٹرک ماڈلز پر مبنی گرانی کی پیش گوئیوں

سے جو تخمینہ لگایا جاتا ہے وہ اپنے اصل رجحان سے انحراف بھی کر سکتی ہیں تو اس کے لیے حساس قیمت اظہاریہ، گرانی کا ایک اور پیمانہ ہو سکتا ہے کیونکہ یہ ہفتہ وار بنیادوں پر فراہم کیا جاتا ہے اور ہر ہفتے کے آخر میں باآسانی دستیاب ہوتا ہے۔ صارف اشاریہ قیمت گرانی کی پیش گوئی کے لیے حساس قیمت اظہاریہ کا متبادل کے طور پر انتخاب درج ذیل بنیادوں پر ہونا چاہیے:

- 1 حساس قیمت اظہاریہ کی اشیا صارف اشاریہ قیمت باسکٹ کا ذیلی سیٹ ہو؛
- 2 حساس قیمت اظہاریہ اشیا کے نرخ ہفتہ وار بنیادوں پر دستیاب ہوتے ہیں (یہ اشیا صارف اشاریہ قیمت باسکٹ میں بھی شامل ہوتی ہیں)؛
- 3 حساس قیمت اظہاریہ میں کل 153 اشیا شامل ہوتی ہیں جس میں سے 34 کا تعلق غذائی گروپ سے جبکہ باقی غیر غذائی گروپ سے تعلق رکھتی ہیں۔

چونکہ حساس قیمت اظہاریہ اشیا کے اوزان دستیاب ہوتے ہیں اس لیے غذائی گرانی بلحاظ حساس قیمت اظہاریہ اور غیر غذائی گرانی بلحاظ حساس قیمت اظہاریہ کے لیے مقداروں کا حساب کیا جاسکتا ہے جس سے صارف اشاریہ قیمت گرانی کے غذائی اور غیر غذائی اجزاء کی ضروری جانچ ہو سکے گی۔

حساس قیمت اظہاریہ اور صارف اشاریہ قیمت گرانی (سال بسال) کے درمیان ربط

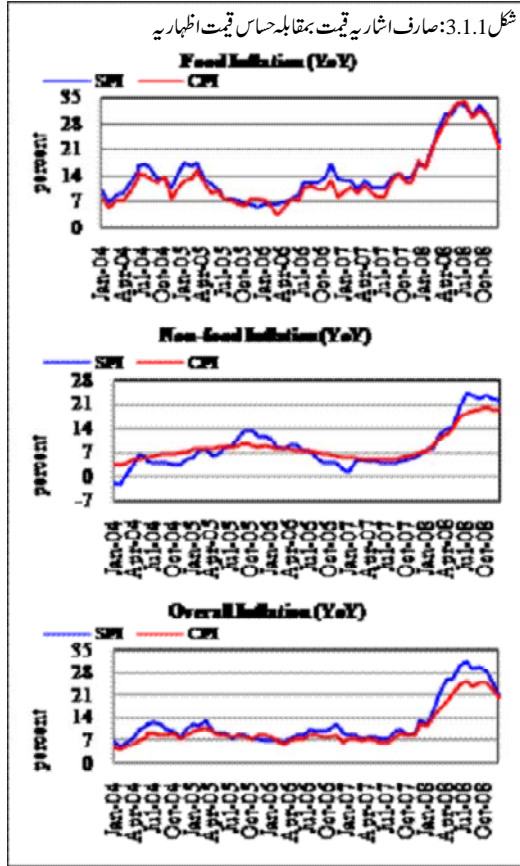
صارف اشاریہ قیمت اور حساس قیمت اظہاریہ گرانی (سال بسال) کے گرافس سے دونوں کے درمیان ایک جیسا رجحان ظاہر ہوتا ہے۔ غذائی اور غیر غذائی گرانی بلحاظ حساس قیمت اظہاریہ، صارف اشاریہ قیمت اور حساس قیمت اظہاریہ گرانی میں رجحان کی پیش گوئی کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

گراف میں غذائی گرانی صارف اشاریہ قیمت اور حساس قیمت اظہاریہ کے درمیان قریبی تعلق کو اجاگر کیا گیا ہے تاہم غیر غذائی گرانی

صارف اشاریہ قیمت اور حساس قیمت اظہاریہ میں کچھ انحراف پائے جاتے ہیں۔ جس کا سبب یہ ہو سکتا ہے کہ حساس قیمت اظہاریہ میں بہت محدود اشیا ہیں (حساس قیمت اظہاریہ میں صرف 19 غیر غذائی اشیا ہیں جبکہ صارف اشاریہ قیمت باسکٹ میں 250 غیر غذائی اشیا ہیں)۔

حساس قیمت اظہاریہ اور صارف اشاریہ قیمت گرانی کے درمیان باہمی انحصار کی عکاسی ارتباطی ماڈل سے بھی ہوتی ہے۔ مجموعی صارف اشاریہ قیمت اور حساس قیمت اظہاریہ غذائی گرانی مجموعی

حساس قیمت اظہاریہ اور غذائی گرانی حساس قیمت اظہاریہ کے ساتھ ایک مضبوط اور مثبت ارتباط کی تصویر کشی کرتی ہے (دیکھئے جدول 1)۔



جدول 1: ارتباطی سانچہ سال بسال - گرانہ			
غذائی ص ا ق	غذائی ص ا ق	غذائی ص ا ق	غذائی ص ا ق
0.98	0.73	0.98	0.98
0.90	0.97	0.76	0.90
0.98	0.88	0.93	0.98
ص ا ق: صارف اشاریہ قیمت، ص ا ق: حساس قیمت اظہاریہ			

جدول 2: حساس قیمت اظہاریہ اور صارف اشاریہ قیمت میں تبدیلیوں کا			
تعدد (سال بسال گرانہ)	غذائی	غیر غذائی	مجموعی
یکساں سمت	48	43	52
مخالف سمت	13	18	9
مجموعی مشاہدات	61	61	61

صارف اشاریہ قیمت اور حساس قیمت اظہاریہ کے لیے 61 مہینوں کے لگاتار گرانہ کے اعداد و شمار کے تعلق کی جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں کے درمیان ایک مضبوط ارتباط پایا جاتا ہے (دیکھئے جدول 2)۔ مندرجہ بالا تجزیے سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ نہ صرف مجموعی صارف اشاریہ قیمت اور حساس قیمت اظہاریہ بلکہ غذائی اور غیر غذائی گروپوں میں بھی گرانہ کی مشترکہ تبدیلیاں پائی جاتی ہیں اور جو گرانہ کی رجحان کی بہتر پیش گوئیاں کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔

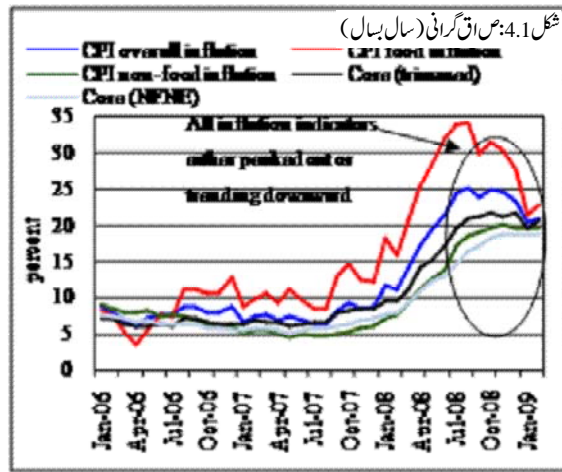
4 زراور بیکاری

4.1 زری پالیسی

پاکستان کو درپیش سنگین معاشی عدم توازن¹ کو مد نظر رکھتے ہوئے مالی سال 2009ء کے آغاز میں حکومت نے ایک جارحانہ معاشی استحکام پروگرام کا آغاز کیا۔ معاشی استحکام کی کوششوں کے سلسلے میں ہی اسٹیٹ بینک نے اپنی زری پالیسی کو مزید سخت کیا تھا۔ 13 نومبر 2008ء کو ڈسکاؤنٹ ریٹ میں 200 بیس پوائنٹس کا اضافہ کیا گیا، اس طرح مرس 09ء کے دوران اس میں مجموعی طور پر میں 300 بیس پوائنٹس کا اضافہ ہوا۔²

مذکورہ زری اقدام سے خسارے کی تسلیک کے لیے مقررہ حد سے بھی مدد ملی اور اس کے ذریعے مالیاتی پالیسی کو زری پالیسی سے ہم آہنگ کرنا ممکن ہوا۔ مزید برآں، مارچ تا اکتوبر 2008ء کے دوران شرح مبادلہ میں ہونے والی تبدیلیوں سے زری پالیسی کو مزید تقویت حاصل ہوئی ہے۔

مذکورہ اقدامات کے مثبت نتائج برآمد ہوئے کیونکہ معیشت میں موجود طلب کے شدید دباؤ میں بالآخر حالیہ مہینوں کے دوران کی آنا شروع ہو گئی ہے (دیکھئے جدول 4.1)۔ اس کی عکاسی ذیل میں دی گئی پیش رفت سے بھی ہوتی ہے۔



1۔ گرانی کے دباؤ میں کمی: فروری 2009ء میں سال بسال صارف اشاریہ قیمت گرانی کم ہو کر 21.1 فیصد ہو گئی ہے جو کہ اگست 2008ء میں 25.3 فیصد کی بلند ترین سطح پر تھی (دیکھئے شکل 4.1)۔ اسی طرح صارف اشاریہ قیمت کے غذائی جز میں بھی تیزی سے کمی کا رجحان دیکھا گیا ہے۔ اشاریہ کرایہ مکان³ میں اضافے کے سبب غیر غذائی جز کی شدت فروری 2009ء تک برقرار رہی۔ اگرچہ ملک میں گرانی کے دباؤ کو کم کرنے میں اہم ایندھنوں کے عالمی نرخوں میں تیزی سے کمی نے اہم کردار ادا کیا ہے، تاہم توقع

¹ اکتوبر 2008ء میں گرانی کا دباؤ شدت کا حامل تھا اور عمومی گرانی بڑھ کر 25 فیصد تک پہنچ گئی جبکہ قومی گرانی بھی (20 فیصد ہوزن تراشیدہ اوسط) 21.7 فیصد ہو گئی تھی۔ دوسری جانب، درآمدی بلوں کی بلند نمونے نتیجے میں جاری حسابات کا خسارہ مزید ابتری کا شکار ہو گیا۔ اگرچہ مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی میں تیل پر زراعت میں کمی اور قیاتی اخراجات میں کمی کے باعث مالیاتی خسارہ کم ہو گیا تھا تاہم جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران خسارے کی مسلسل تسلیک کے نتیجے میں طلب کے دباؤ پر مطلوبہ اثرات مرتب نہیں ہو سکے۔

² قبل ازیں اسٹیٹ بینک نے 30 جولائی 2008ء میں اپنے پالیسی ریٹ میں 100 بیس پوائنٹس کا اضافہ کیا تھا۔

³ اشاریہ کرایہ مکان 23 فیصد صارف اشاریہ قیمت یا تقریباً 40 فیصد صارف اشاریہ قیمت غیر غذائی گرانی پر مشتمل ہوتا ہے، اس میں فروری 2009ء میں 18.5 فیصد سال بسال گرانی دیکھی گئی جو ستمبر 2008ء میں 15 فیصد تھی۔

ہے کہ معاشی سست روی کے نتیجے میں گرانی مزید پست سطح پر آئے گی۔

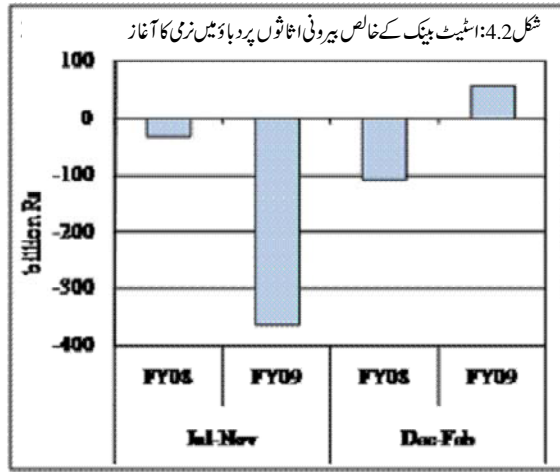
2۔ درآمدات کی طلب میں نمایاں کمی، خصوصاً غیر غذائی غیر توانائی درآمدات میں۔⁴ ایک جانب، درآمدات میں تیزی سے کمی کے نتیجے میں جاری حسابات کا خسارہ پست سطح پر آ گیا جبکہ اس کے ساتھ ساتھ دسمبر تا فروری م س 09ء کے دوران ترسیلات زر اور براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں معتدل اضافے

سے ملکی زرمبادلہ کے ذخائر، خصوصاً مرکزی بینک کے پاس موجود ذخائر کے تیزی سے سکڑنے کے عمل میں خاصی کمی آ گئی۔ اس پس منظر میں دسمبر تا فروری مالی سال 2009ء کے دوران اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں ہونے والا اضافہ حوصلہ افزا ہے (دیکھئے شکل 4.2)۔

3۔ نجی شعبے کے قرضوں کی پست نمو۔

دستیاب اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ جولائی تا فروری مالی سال 2009ء کے دوران نجی شعبے کے قرضوں میں 4.6 فیصد کی نمو ہوئی ہے جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت کے دوران یہ 11.7 فیصد کی بلند سطح پر تھی۔ قرضہ جاتی معیار⁵ کے باعث کچھ بینکوں نے نجی شعبے کو قرضوں کے اجرا میں ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کیا جبکہ، نجی شعبے کے قرضوں کی طلب بھی سست روی کا شکار رہی۔⁶ درآمدات میں کمی کے علاوہ امریکہ اور یورپی یونین کی منڈیوں میں اقتصادی سست روی، ٹیکسٹائل صنعت کے ساختی

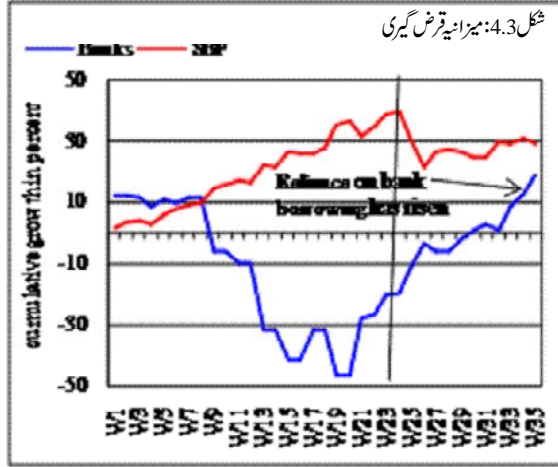
مسائل کی وجہ سے پاکستان کی ٹیکسٹائل برآمدات میں کمی اور کپاس و فولاد جیسے خام مال کی کم لاگت بھی قرضوں کی پست طلب کے اہم اسباب میں شامل ہیں۔



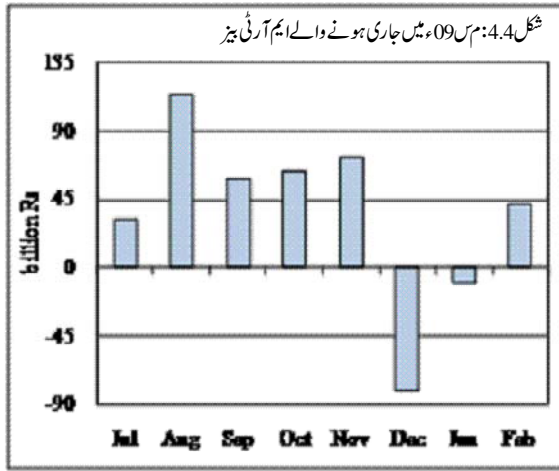
⁴ تیل اور غیر غذائی غیر توانائی درآمدات دونوں کی درآمدی طلب میں کمی اہم کرنسیوں کے مقابلے میں روپے کی قدر کے گرنے اور بڑھتے ہوئے شرح سود سے ہوتی ہے۔ درآمدی مقدار میں کمی کے علاوہ تیل کے عالمی نرخوں میں کمی کا بھی زیر جائزہ مدت کے دوران درآمدی بل کی کمی میں حصہ رہا ہے۔ تفصیلات کے لیے تجارتی کھاتے کا باب ملاحظہ فرمائیں۔

⁵ تفصیلات کے لیے سیکشن نجی شعبے کا قرض ملاحظہ فرمائیے۔

⁶ اگرچہ مختلف صنعتوں میں معیہ سرمایہ کاری کی طلب کی نمو بلند سطح پر رہی ہے تاہم جاری سرمائے کے قرضوں کی پست طلب کے نتیجے میں نجی شعبے کے مجموعی قرضوں میں کمی آئی ہے۔



4۔ م س 09ء کی پہلی ششماہی کے دوران پیدا ہونے والے طلب کا دباؤ کم ہونا جس کی عکاسی ان امور سے ہوتی ہے (1) م س 09ء کی پہلی ششماہی میں مالیاتی خسارہ کم ہو کر جی ڈی پی کے 1.9 فیصد تک آگیا جو گزشتہ سال کی اسی مدت میں 3.4 فیصد تھا، اور (2) دسمبر 2008ء سے مرکزی بینک سے حکومتی قرض گیری میں خاصی کمی آئی ہے، یہ اسٹینڈ بائی اریجمنٹ کے تحت مقررہ ہدف کے مطابق ہے (دیکھئے شکل 4.3)۔ حکومت نے جولائی تا نومبر م س 09ء کے دوران اسٹیٹ بینک سے 356.4 ارب روپے کا قرضہ لیا جبکہ دسمبر تا فروری کی مدت کے دوران صرف 156.9 ارب روپے کا خالص قرض لیا گیا ہے (دیکھئے شکل 4.4)۔⁸



طلب کے دباؤ اور اس سے منسلک معاشی متغیرات کی بہتری نے خصوصاً نومبر 08ء اور اس کے بعد ملکی سیالیت پر بھی اثرات ڈالے ہیں۔ خصوصاً حکومت و نجی شعبے دونوں کی جانب سے قرضوں کی طلب میں کمی اور خالص بیرونی اثاثوں میں تخفیف کی رفتار میں سستی کے نتیجے میں بینکوں میں وافر سیالیت آگئی ہے۔⁹ بین ال بینک منڈی میں روپے کی سیالیت کی دستیابی کے باعث بینکوں کی ترجیحات بدل گئی ہیں اور وہ قرضہ جاتی معیار و بلند شرح سود کے منڈی کی توقعات سے متعلق خدشات کو مد نظر رکھتے ہوئے خطرے سے پاک قرضہ جاتی وثیقہ جات میں سرمایہ

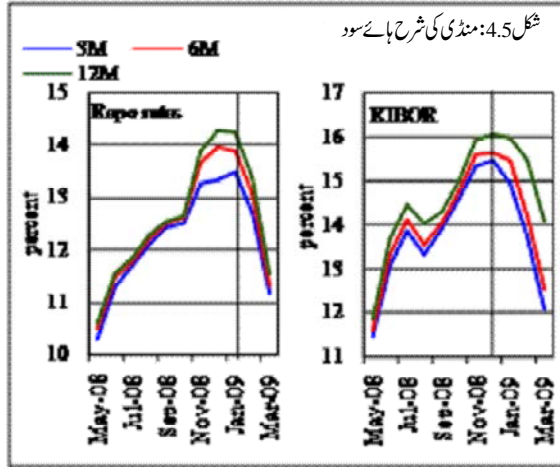
کاری کو ترجیح دے رہے ہیں۔ ان وجوہ سے دسمبر تا فروری م س 09ء میں حکومتی تمسکات میں بینکوں کی سرمایہ کاری تیزی سے بڑھی ہے۔¹⁰ اس سے حکومت کو مرکزی بینک کی قرض گیری پر انحصار کم کرنے میں مدد ملی ہے۔

⁷ حالیہ برسوں میں طلب کے دباؤ کو بڑھانے کے علاوہ مرکزی بینک سے مالیاتی خسارے کی بھاری مقدار میں مالکاری نے سخت زری پالیسی کے اثرات کو زائل کر دیا۔

⁸ اسٹیٹ بینک سے قرض گیری میں زیادہ تر کی دسمبر 2008ء کے مہینے میں مرکزی حکومت نے اسی مہینے میں اسٹیٹ بینک کو 133.6 ارب روپے واپس کیے ہیں۔

⁹ دسمبر تا فروری م س 09ء کے دوران خالص میزانیہ قرض گیری 102.8 ارب روپے تھی جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں 161 ارب روپے رہی تھی۔

¹⁰ نتیجتاً، آخر فروری 09ء میں کرنل بینکوں کے پاس ریٹری بل اضافے کے ساتھ بڑھ کر 629.1 ارب روپے تک جا پہنچے جو نومبر 08ء میں 483.9 ارب روپے کی پست سطح پر تھے۔



سیالیت کی موجودہ صورتحال اکتوبر 2008ء میں پیدا ہونے والے عارضی بحران کے بالکل برعکس ہے۔ اس وقت بینکاری نظام کو سیالیت کی شدید قلت کا سامنا تھا جبکہ عالمی مالی بحران کے پس منظر میں مقامی بینکوں کے استحکام کے متعلق پھیلنے والی افواہوں کے نتیجے میں بینکاری نظام سے بھاری مقدار میں امانتوں کے اخراج نے صورتحال کو مزید پیچیدہ بنا دیا۔ اسٹیٹ بینک نے مذکورہ حالات کی سنگینی کا ادراک کرتے ہوئے بینکوں کو وافر مقدار میں سیالیت فراہم کی تاکہ (الف) ان کی قرضے دینے کی صلاحیت مستحکم رہے اور (ب) بینکاری نظام پر اعتماد کو جلد بحال کیا جاسکے۔

منڈی کی سیالیت کو بہتر بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک کے اعانتی اقدامات، روپے کی سیالیت پر طلب کے دباؤ میں کمی اور گرانی کی توقعات کو کم کرنے کے نتیجے میں منڈی کی شرح سود کو مناسب سطح پر لانے میں مدد ملی ہے (دیکھئے شکل 4.5)۔¹¹ اس کا مطلب ہے کہ مرکزی بینک کی زری پالیسی کی سختی خاصی کم ہو گئی ہے۔

زری پالیسی میں فیصلہ کن نرمی کرنے میں ابھی کئی مشکلات حائل ہیں، جن میں بیرونی کھاتے کی صورتحال اور قومی گرانی کی بے حد بلند سطح شامل ہیں۔ جولائی تا فروری مالی سال 2009ء کے دوران درآمدات میں کمی کے نتیجے میں حاصل ہونے والے فوائد کے اثرات برآمدات کی سست روی کی وجہ سے زائل ہو گئے۔ برآمدات میں کمی کا ایک اہم سبب عالمی معاشی سست روی ہے جس نے ملکی برآمدات کی طلب کو کم کر دیا ہے۔ مزید برآں، یہ خدشات بھی ہیں کہ ترقی یافتہ ممالک کی معیشتوں میں کساد بازاری مستقبل میں ترسیلات زر اور بیرونی سرمایہ کاری میں سست روی کا باعث بن سکتی ہے۔ خصوصاً دبئی میں معاشی سرگرمیوں کا ماند پڑنا ترسیلات زر پر منفی اثرات مرتب کر سکتا ہے۔

اس سے قطع نظر، طلب کے دباؤ میں کمی کے موجودہ رجحان اور بیرونی رقوم کی آمد کا موجودہ تسلسل برقرار رہنے کی صورت میں اسٹیٹ بینک اپنے موجودہ زری پالیسی موقف پر نظر ثانی کر سکتا ہے۔

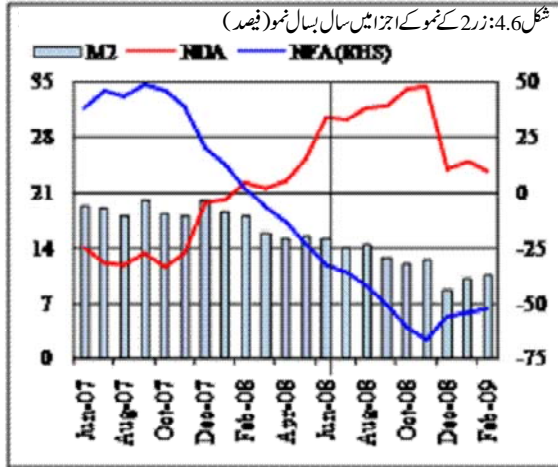
¹¹ منڈی میں روپے کی اضافی سیالیت نے نیلامی کی قطع شرح سود پر غاصے اثرات مرتب کیے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ نیلامی کے عمل میں دو اہم تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں (1) بنیادی نیلامی میں اب قطع شرح سود کا فیصلہ وزارت خزانہ کرتی ہے اور (2) قطع شرح سود اب رقم کی مطلوبہ مقدار پر مبنی ہوتا ہے؛ قطع شرح سود وہاں طے ہوگی جہاں حکومت مطلوبہ مقدار میں قرض حاصل کرے۔

جدول 4.2: زری مجموعے (بھاء)					
ارب روپے					
مالی سال 08ء		مالی سال 09ء		سال بسال نمو (فیصد)	
یکم جولائی تا یکم مارچ	جولائی تا نومبر	دسمبر تا فروری	یکم جولائی تا یکم مارچ	یکم جولائی تا 28 فروری	09ء
267.8	-10.8	116.6	17.9	9.9	زرویچ (زر)
-226.7	-356.3	54.1	2.7	-52.0	خالص بیرونی اثاثے
-144.7	-363.0	57.7	8.4	-72.9	اسٹیٹ بینک
-82.0	6.7	-3.7	-20.8	64.4	حدولی بینک
494.5	345.5	62.5	21.7	23.0	خالص ملکی اثاثے
325.1	292.4	-79.6	70.0	102.0	اسٹیٹ بینک
169.4	53.1	142.1	16.5	10.6	حدولی بینک
					اس میں شامل ہیں
274.6	270.9	102.8	36.3	55.2	حکومتی شعبہ
296.4	263.1	99.3	39.2	54.7	خالص میزانیہ امداد
332.6	356.4	-56.8	64.1	89.3	اسٹیٹ بینک سے
-36.2	-93.3	156.2	10.5	-4.5	حدولی بینک سے
32.9	54.8	7.2	100.5	56.6	پی ایس اینڈ کوآپریٹو
273.4	145.8	-12.7	17.8	9.1	غنی شعبے کو قرضہ
-87.8	-126.0	-34.7	44.0	31.3	دیگر فہرست (خالص)
					یادداشتی فہرست
582.3	471.5	97.2	24.1	24.0	مجموعی ملکی قرضہ ¹
126.0	-38.6	2.0	16.5	10.7	زربنیاد
¹ سرکاری اور غیر سرکاری قرضوں کا مجموعہ					

4.2 زری مجموعوں کی صورتحال

28 فروری مالی سال 2009ء تک زرویچ (زر) میں 9.9 فیصد کی سال بسال نمو ہوئی جبکہ یہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں 17.9 فیصد کی سطح پر تھا۔ زر کی نمو میں سست روی کا اہم سبب بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں میں ہونے والی تخفیف ہے۔ تاہم، 28 فروری 2009ء تک خالص ملکی اثاثوں میں 23 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا ہے۔

دلچسپ امر یہ ہے کہ زر کے اجزائے تفصیلی جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ آخر نومبر 2008ء میں زر کی نمو میں سست روی کے ذرائع میں مراجعتی رجحان کا رفرما ہے (دیکھئے شکل 4.6)۔ خصوصاً، مجموعی بیرونی توازن میں نمایاں بہتری کی وجہ سے بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثے دسمبر تا فروری مالی سال 2009ء تک بڑھ کر 54.1 ارب روپے ہو گئے ہیں جبکہ جولائی تا نومبر کے دوران اس میں 356.3 ارب روپے کا غیر معمولی اضافہ ہوا تھا (دیکھئے جدول 4.2)۔ اس کے ساتھ ساتھ 29 نومبر 2008ء کو 34.5 فیصد کی بلند نمو کے حصول کے بعد خالص بیرونی اثاثوں میں مسلسل سست روی کا رجحان جاری ہے۔ چونکہ بینکاری نظام سے حکومت کی قرض گیری کا عمل بلا تعطل جاری رہا، اس لیے نومبر 2008ء کے بعد

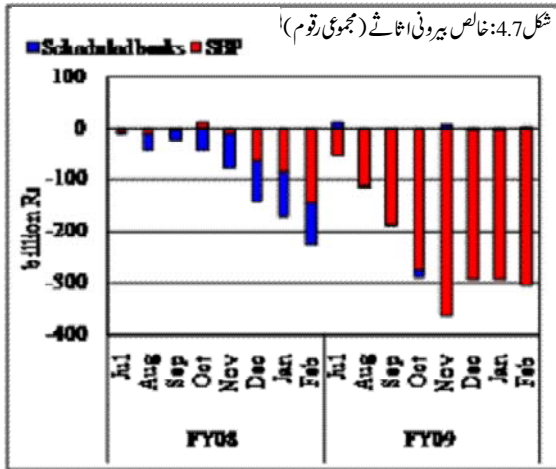


خالص ملکی اثاثوں کی نمو میں کمی دسمبر تا فروری م س 09ء کے دوران غیر سرکاری شعبے کو دیے جانے والے قرضوں میں سست روی کو ظاہر کرتی ہے۔

خالص بیرونی اثاثے

نومبر 2008ء کے آخر میں آئی ایم ایف کے ساتھ طے پانے والے اسٹینڈ بائی اریجمنٹ (ایس بی اے) سے زرمبادلہ کی منڈی میں استحکام کو بحال کرنے میں مدد ملی، کیونکہ مالی سال 2009ء کے مجموعی بیرونی توازن میں مالکاری کا فرق دور کرنے کے لیے رقوم کی فراہمی کو یقینی بنا دیا گیا۔ آئی ایم

ایف کے قرض کی پہلی قسط کا خالص بیرونی اثاثوں پر کوئی بالواسطہ اثر نہیں پڑا¹²، تاہم جولائی تا نومبر م س 09ء کے دوران اس میں ہونے والی کمی پر قابو پایا گیا کیونکہ (1) درآمدات کی نمو میں خاصی سست روی کے باعث تجارتی خسارہ خاصا کم ہو گیا (2) کارکنوں کی ترسیلات میں تیزی آگئی

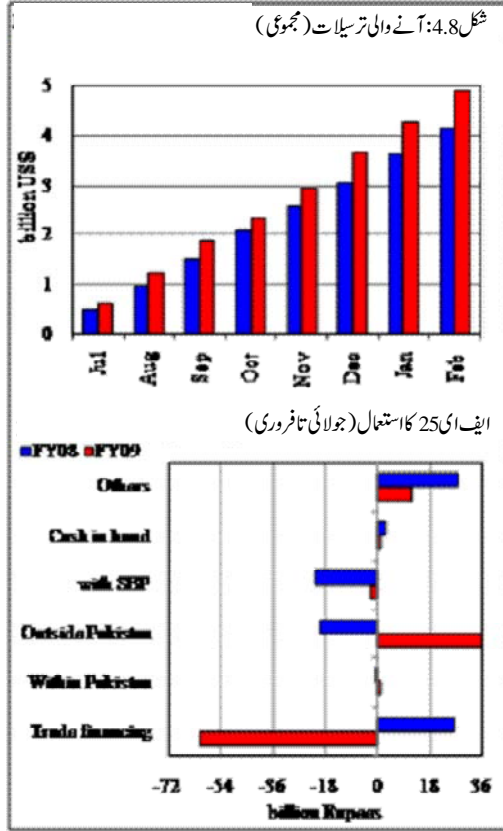


اور (3) ایس بی اے پر دستخط کے بعد دیگر کثیر فریقی اور دو طرفہ ذرائع سے رقوم ملنا شروع ہو گئیں۔ اس کے نتیجے میں زرمبادلہ کے ذخائر میں بہتری کے عمل کا آغاز ہو گیا۔ 29 نومبر مالی سال 2009ء سے بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں میں 54.1 ارب روپے کی توسیع نے جولائی تا فروری مالی سال 2009ء کے دوران اس میں تخفیف کو کم کر دیا اور یہ 302.2 ارب روپے کی سطح پر آ گئے۔

جولائی تا فروری م س 09ء کے دوران بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں میں ہونے والی کمی میں

بڑا حصہ اسٹیٹ بینک کا ہے (دیکھئے شکل 4.7)۔ نومبر 2008ء تک درآمدات میں تیزی سے اضافہ ہوا جس کا اہم سبب اجناس کے بے حد بلند عالمی نرخ تھے۔ اس پر سب سے زیادہ اثرات پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں مسلسل اضافے نے مرتب کیے۔ جولائی تا نومبر م س 09ء کے دوران تیل کی درآمدی ادائیگیوں کے لیے اسٹیٹ بینک کی جانب سے سیالیت کی فراہمی اس کے زرمبادلہ کے ذخائر میں تیزی سے کمی کا باعث بنی اور بیرونی مالکاری میں کمی نے اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں پر دباؤ کو بڑھا دیا۔ اس لیے، جولائی تا نومبر م س 09ء کے دوران اسٹیٹ

¹² اس کی وجہ یہ ہے کہ آئی ایم ایف کے قرضے کو ادائیگیوں کے توازن کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اور اس حوالے سے مرکزی بینک پر بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔



بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں 356.3 ارب روپے کی تخفیف دیکھی گئی۔

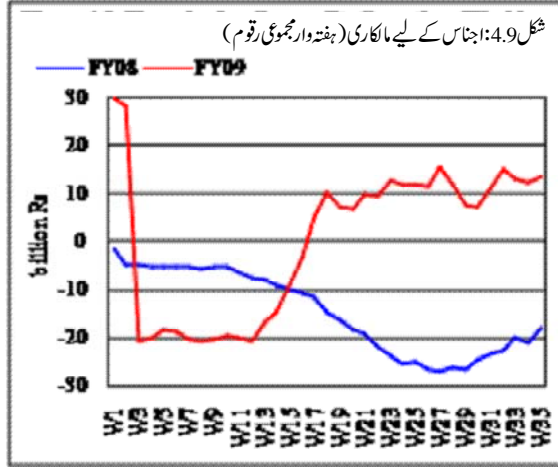
تاہم نومبر میں اسٹینڈ بائی آرینجمنٹ کے بعد بیرونی ذرائع سے مالکاری میں تیزی آئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تیل کے عالمی نرخوں میں کمی کے درآمدات کی نمو پر مرتب ہونے والے اثرات ظاہر ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ درآمدات کی نمو میں قیمتوں کے اثرات کا حصہ دسمبر 2008ء سے منفی رخ اختیار کر گیا ہے۔ آخر میں، فروری 2009ء سے درآمدی تیل کے لیے بین ال بینک منڈی سے زرمبادلہ کی جزوی ادائیگی کا فیصلہ بھی مرکزی بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر پر دباؤ میں مزید کمی کا باعث بنا ہے۔¹³ مذکورہ وجوہات کی بنا پر دسمبر تا فروری مالی سال 2009ء کے دوران اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں 57.7 ارب روپے کی توسیع ہوئی۔

جدولی بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں جولائی تا فروری 2009ء میں 3 ارب روپے کا خالص اضافہ ہوا جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں 81 ارب روپے کی تخفیف ہوئی تھی۔ کارکنوں کی ترسیلات میں بھرپور اضافہ اور غیر ملکی کرنسی کے قرضوں کی واپسی جولائی تا فروری م س 09ء کے دوران جدولی بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں اضافے کے ذمہ دار عوامل تھے (دیکھئے شکل 4.8)۔ ان عوامل کا مجموعی اثر اتنا زیادہ تھا کہ مذکورہ عرصے کے دوران خالص بیرونی سرمایہ کاری میں کمی کا اثر زائل ہو گیا۔

خالص ملکی اثاثے

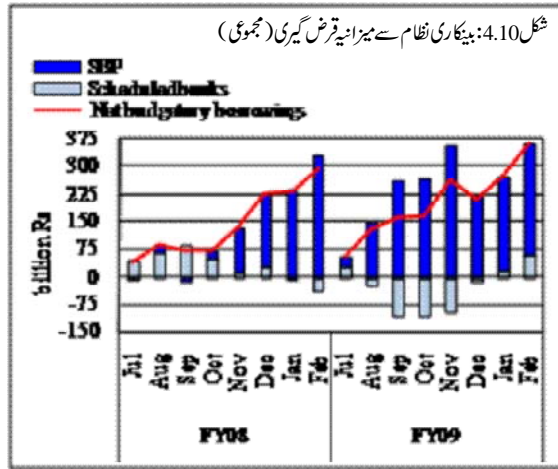
آخر نومبر 2008ء تک بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں میں 34.5 فیصد کی غیر معمولی طور پر بلند نمو ہوئی تھی تاہم بعد کے مہینوں میں اس میں تیزی سے کمی آئی ہے۔ مذکورہ کمی کے باوجود جولائی تا فروری م س 09ء تک بینکاری شعبے کے خالص ملکی اثاثوں میں 23 فیصد کی مضبوط نمو ہوئی جو م س 08ء کی اسی مدت کے دوران ہونے والی 21.7 فیصد نمو سے زیادہ ہے۔ اجناسی سرگرمیوں کے لیے دیے جانے والے قرض اور بینکاری شعبے

¹³ اس کا سبب یہ ہے کہ فرنس آئل اور پٹرولیم مصنوعات کے درآمدی بل کے لیے زرمبادلہ کی خریداری خصوصی فارم ایم کے تحت کی جاتی ہے اور اس کی منظوری اسٹیٹ بینک کا شعبہ مبادلہ پالیسی دیتا ہے جبکہ ان کی ادائیگی بین ال بینک منڈی سے کی جاتی ہے۔ دیگر کی خریداری کے لیے اسٹیٹ بینک بینکوں کو زرمبادلہ فراہم کرتا ہے۔



سے اعانتہ میزانیہ کے لیے حکومت کی مسلسل و بلند قرض گیری نے زیر جائزہ مدت میں بینکاری شعبے کے خالص ملکی اثاثوں کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

اکتوبر کے وسط میں اجناس کی خرید و فروخت کے لیے قرضہ جاتی مالکاری میں اضافے کا سبب گندم، چاول اور کھاد کی خریداری تھی جبکہ مالی سال 2008ء کی اسی مدت کے دوران اس میں مسلسل کمی کا رجحان تھا (دیکھئے شکل 4.9)۔ یہ امر دلچسپی کا باعث ہے کہ آخر اکتوبر 2008ء کے بعد سے اجناس کے لیے مالکاری تقریباً اسی سطح پر رہی، جس کا سبب کھاد کی خریداری کے لیے پاسکو کی جانب سے لیے گئے قرضوں کی واپسی میں تاخیر ہے۔



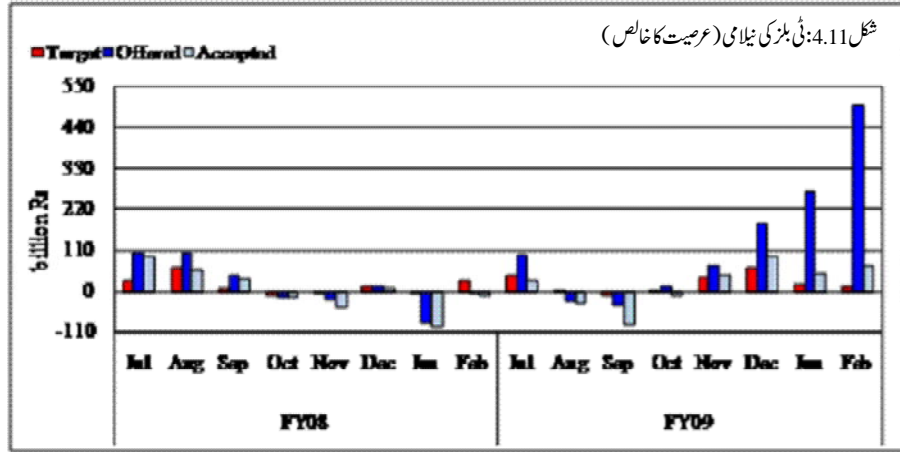
آخر اکتوبر 2008ء تک سرکاری شعبے کی انٹر پرائزز (پی ایس ایز) اور نجی شعبے کے قرضوں کی مضبوط طلب برقرار رہی جبکہ اس کے بعد سے غیر سرکاری قرضوں میں نمایاں کمی دیکھنے میں آئی ہے۔

اعانتہ میزانیہ کی مالکاری کے لیے بینکاری شعبے پر مسلسل دباؤ کے باوجود وسط اکتوبر 2008ء سے حکومت کی قرض گیری کے اجزائے ترکیبی میں خاصی تبدیلی رونما ہوئی ہے۔ حکومت نے اسٹیٹ بینک کے کچھ قرضے واپس کر دیے اور اپنی مالکاری

کی ضروریات کو جدیدولی بینکوں سے قرضے لے کر پورا کیا۔ نتیجتاً، 28 فروری مالی سال 2009ء تک خالص اعانتہ میزانیہ کے لیے بینکاری نظام سے لی گئی قرض گیری میں اسٹیٹ بینک کا حصہ کم ہو کر 82.7 فیصد ہو گیا ہے جو 8 اکتوبر 2008ء کی 207.1 فیصد بلند سطح سے خاصا کم ہے۔

4.2.1 اعانتہ میزانیہ کے لیے حکومتی قرض گیری

جولائی تا فروری مالی سال 2009ء کے دوران اعانتہ میزانیہ کے لیے حکومتی قرض گیری بڑھ کر 362.4 ارب روپے ہو گئی جو مالی سال 2008ء کی



اسی مدت میں 296.4 ارب روپے تھے (دیکھئے شکل 4.10)۔ بینکاری نظام سے قرض گیری میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے جبکہ مالی سال 2009ء کی پہلی ششماہی کے مالیاتی کھاتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ بجٹ خسارہ خاصا پست ہوگا، یہ صورتحال مالی سال 2009ء کے سالانہ میزانیے کے ہدف سے ہم آہنگ ہے۔¹⁴ مذکورہ صورتحال کا سبب بظاہر بیرونی مالکاری¹⁵ کی دستیابی کی پست سطح اور ملکی غیر بینک وصولیوں میں تخفیف ہے جس نے بینکوں کی مالکاری پر انحصار کو بڑھا دیا۔

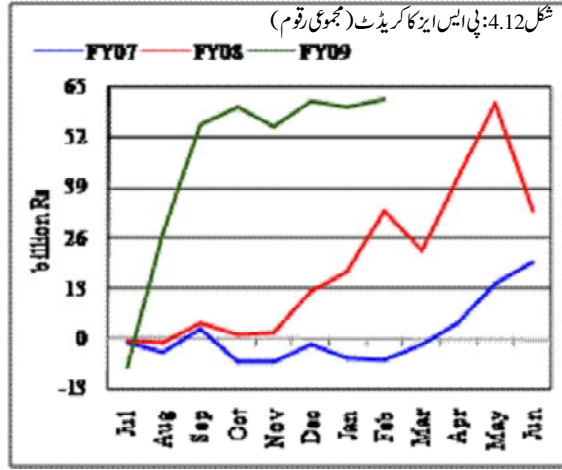
یہ بات اہمیت کی حامل ہے کہ آخر نومبر 2008ء کے بعد سے اعانت میزانیہ کے لیے حکومت کی مرکزی بینک سے قرض گیری پر انحصار میں کمی آئی ہے۔ اس کی وجوہات یہ ہیں: (1) آخر دسمبر 2008ء میں مرکزی بینک سے قرض گیری کی حد کی شرط کو پورا کرنے کے لیے حکومت نے اسٹیٹ بینک کے منافع کو مرکزی بینک کے واجب الادا قرضوں کی ادائیگی کے لیے استعمال کیا (2) یکبارگی فروخت اور بازار زر کے سودوں کے تحت 26 تا 31 دسمبر 2008ء کو اسٹیٹ بینک نے اپنے پاس رکھے گئے 22.7 ارب روپے مالیت کے ٹریژری بلز جدولی بینکوں کو منتقل کر دیے (3) مالی سال 2009ء کی پہلی ششماہی کے لیے بیرونی مالکاری گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں کم ہے جبکہ خسارے کی مالکاری کے لیے خالص بیرونی وصولیاں مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں خاصی زیادہ ہیں اور (4) نجی شعبے کے قرضوں کی طلب میں کمی اور غیر ادا شدہ قرضوں میں اضافے کے متعلق خدشات کے باعث بینکوں نے ٹریژری بلوں کی نیلامیوں میں شرکت کو بڑھا دیا۔ نتیجتاً، اسٹیٹ بینک کے پاس منڈی سے متعلقہ ٹریژری بلوں کے ذخائر جو 29 نومبر 2008ء کو بڑھ کر 1,393.4 ارب ہو گئے تھے، وہ 28 فروری 2009ء کو کم ہو کر 1,345.2 ارب رہ گئے۔

جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران جدولی بینک نیلامی کی قطع شرح سود پر حکومت کو مالکاری فراہم کرنے میں ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کر رہے

14 مالی سال 2009ء کی پہلی ششماہی کا مالیاتی خسارہ 250.6 ارب روپے (ایمالی سال 2009ء کی جی ڈی پی کا 1.9 فیصد) تھا جو کہ مالی سال 2008ء کی پہلی ششماہی میں 356.3 ارب روپے (ایمالی سال 2008ء کی جی ڈی پی کا 3.4 فیصد) تھا۔

15 مالی سال 2008ء کی پہلی ششماہی کے دوران بیرونی مالکاری 37 ارب روپے تھی جو مالی سال 2008ء کی پہلی ششماہی میں 68 ارب روپے رہی تھی۔

تھے (دیکھئے شکل 4.11)۔ اس لیے حکومت جدولی بینکوں کے پاس رکھے گئے عرصیت مکمل کرنے والے قرضہ جاتی تمسکات کو رول اوور کرنے سے قاصر رہی۔ اس کے نتیجے میں حکومت کو جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کی مدت کے دوران جدولی بینکوں کو 93.3 ارب روپے کا قرضہ واپس



کرنا پڑا۔ تاہم، اس کے بعد سے حکومت کے لیے جدولی بینکوں کی مالکاری بڑھ کر 156.2 ارب روپے ہو چکی ہے۔ کمزور ہوتی ہوئی معیشت اور بینکوں کی جانب سے خطرہ برداشت کرنے کے رجحان میں کمی کی بنا پر قرضوں کی کم طلب سے حکومتی تمسکات میں دلچسپی بڑھ گئی۔ اس کے علاوہ بینکوں نے شرح سود میں متوقع کمی سے قبل یافت بڑھانے کی کوشش کی۔ اس کی وجوہ یہ تھیں کہ (الف) حقیقی معاشی سرگرمیوں میں سست روی کے باعث نجی شعبے میں قرضوں کی طلب کم ہو گئی اور (ب) ان کو توقع تھی کہ شرح سود بلند ترین سطح پر پہنچ چکی ہے۔ اس

لیے جدولی بینکوں نے 28 فروری 2009ء تک حکومت کو مجموعی طور پر 62.9 ارب روپے فراہم کیے جبکہ مالی سال 2008ء میں 62.8 ارب روپے واپس کیے گئے تھے۔

جدول 4.3: نجی شعبے کے قرضوں کے رجحان

نومبر	مالی سال 08ء	مالی سال 09ء
جولائی تا ستمبر	-0.1	3.1
اکتوبر	1.5	4.0
نومبر	4.2	5.1
دسمبر	10.5	5.3
جنوری	9.9	5.5
فروری	11.7	4.6

ایک اور عنصر حکومتی وثیقہ جات کی نیلامی کے عمل کی زیادہ قبولیت تھی۔ اول، اب بنیادی نیلامی میں قطع زرخوں کا تعین اسٹیٹ بینک کے بجائے وزارت خزانہ کرتی ہے۔ مزید برآں، قطع شرح سود کے فیصلے اب قرض کی مطلوبہ مقدار پر مبنی ہوتے ہیں جس کے مطابق قطع شرح سود وہاں طے ہوگی جہاں حکومت مطلوبہ مقدار میں قرض حاصل کرتی ہے، بجائے اس کے کہ قرض لینے والا طے کرے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ آئندہ حکومتی وثیقہ جات پر یافت حکومتی قرض گیری کے حجم سے متاثر ہوگی۔

پی ایس ایز کے لیے قرضوں کی نمو کا بھی جولائی تا فروری مالی سال 2009ء کے دوران خالص ملکی اثاثوں کو بڑھانے میں اہم حصہ رہا ہے (دیکھئے شکل 4.12)۔ اس کا سبب سرکاری شعبے کی تیل کی مارکیٹنگ کرنے والی ایک کمپنی اور ایک اہم بجلی کمپنی کے دعووں کے تصفیے میں مسلسل تاخیر ہے۔ جولائی تا فروری مالی سال 2009ء کے دوران پی ایس ایز کو دیے گئے قرضے بڑھ کر 62 ارب روپے ہو گئے جو گذشتہ مالی سال کی اسی مدت میں 31.5 ارب روپے تھے۔

4.3 نجی شعبے کا قرضہ (خالص)¹⁶

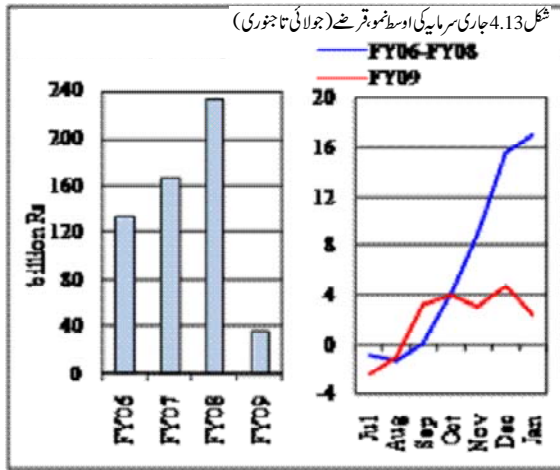
مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بینکوں کے قرضوں کی کارپوریٹ طلب¹⁷ میں بھرپور سال بسال نمو ہوئی تاہم بعد میں اس میں تیزی سے کمی آئی (دیکھئے جدول 4.3)۔ نتیجتاً، جولائی تا فروری مالی سال 2009ء کے دوران نجی شعبے کے مجموعی قرضوں میں 4.6 فیصد کا اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال کی

جدول 4.4: نجی شعبے کے قرضے (جولائی تا فروری)		
نمو فیصد میں		
مالی سال 09ء	مالی سال 08ء	مالی سال 07ء
4.6	11.7	4.6
4.9	11.0	4.9

* بطور نمونہ کارپوریٹ سے جمع کردہ اعداد و شمار

اسی مدت میں اس کی نمو 11.7 فیصد کی بلند سطح پر تھی (دیکھئے جدول 4.4)۔ اگرچہ قرضوں کے چکر کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے آئی پی پیز اور او ایم سیز کی جانب سے قرضوں کی یکبارگی طلب کا دو مالیاتی سالوں میں قرضوں کی نمو کو بڑھانے میں اہم حصہ رہا ہے، تاہم مالی سال 2009ء کے دوران اس کا حصہ اتنا زیادہ نہیں ہے جتنا کہ مالی سال 2008ء میں تھا۔¹⁸ تاہم اگر یکبارگی قرضوں کو منہا کر لیا جائے تو جولائی تا فروری مالی سال 2009ء کے دوران قرضے گزشتہ مالی سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 6.1 فیصدی درجے کم رہے (دیکھئے جدول 4.4)۔

جولائی تا جنوری مالی سال 2009ء کے دوران نجی شعبے کے قرضوں میں سست روی کا اہم سبب جاری سرمائے کے قرضوں میں نمایاں کمی ہے، جس کی نمو گزشتہ برسوں کے مقابلے میں پست ترین سطح پر رہی ہے (دیکھئے شکل 4.13)۔



اس کے برعکس جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران مختلف صنعتوں میں توسیعی سرگرمیوں کے باعث طویل مدتی قرضوں کی نمو مضبوط رہی۔ مختلف صنعتوں کے کاروبار میں سست روی کو مد نظر رکھتے ہوئے ظاہری مالیت پر معینہ سرمایہ کاری کے قرضوں

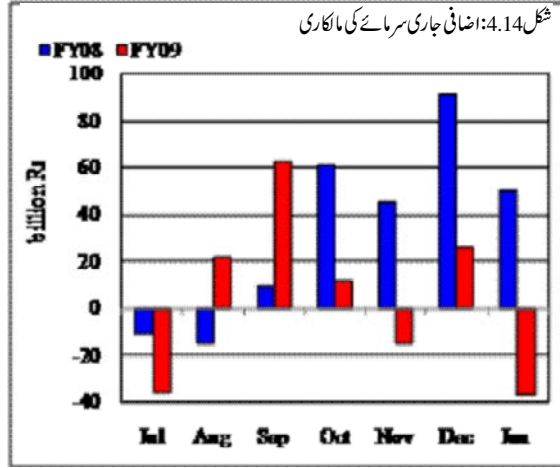
کی نمو حیرت کا باعث ہے۔ اس کی وضاحت یوں کی جاسکتی ہے کہ خصوصاً بجلی، تعمیرات اور کھاد کے شعبوں میں معینہ سرمایہ کاری کی طلب میں اضافے کا سبب گزشتہ دو سالوں کے دوران ان کی مالی بندش ہے۔¹⁹

¹⁶ قرضوں کے بیان کردہ اعداد و شمار بینکوں کی جانب سے کارپوریٹ شعبے میں سرمایہ کاری اور قرضوں پر مشتمل ہیں۔ اعداد و شمار زرری جائزے پر مبنی ہیں جبکہ شعبہ دار جائزہ جولائی تا جنوری مالی سال 2009ء کی مدت پر محیط ہے۔

¹⁷ نجی شعبے کے مجموعی قرضوں میں کاروباری شعبے کے کریڈٹ کی طلب کا حصہ 85 فیصد ہے۔

¹⁸ اس کا جزوی سبب جون 2007ء کی پست تیس ہے۔

¹⁹ مالی بندش سے مراد بینک اور غیر بینک ذرائع سے کسی کمپنی کی منصوبہ جاتی مالکاری کا رجحان ہے (جیسے کارپوریٹ وثیقہ جات، بیرونی مالکاری)۔ جہاں تک بینک سے مالکاری کا تعلق ہے کارپوریٹ اداروں سے سمجھوتے پر دستخط کے بعد بینک معاہدے کی شرائط و ضوابط کے تحت قرضہ دینے کے پابند ہوتے ہیں۔



جاری سرمائے کی ضروریات کا جائزہ ظاہر کرتا ہے کہ اگست تا ستمبر مالی سال 2009ء میں قرضوں کی طلب غیر معمولی طور پر بلند سطح پر تھی۔²⁰ تاہم اکتوبر 2008ء کے بعد یہ خاصی سست روی کا شکار ہو گئی، جو کہ مکمل طور پر بینکاری کی صنعت کو درپیش سیالیت کی مشکلات کی عکاس ہے، جس نے کچھ بینکوں کے قرض دینے کی صلاحیت کو محدود کر دیا۔ علاوہ ازیں، خام مال کی قیمتوں میں خاصی کمی کا بھی کارپوریٹ شعبے میں جاری سرمائے کی طلب کو کم کرنے میں حصہ رہا ہے۔

اگرچہ اسٹیٹ بینک کی جانب سے متعدد اقدامات²¹ کے باعث بینکاری کی صنعت پر سیالیت کا دباؤ آخر نومبر 2008ء میں کم ہونا شروع ہو گیا تھا تاہم قرضوں کے اجرا کی صورتحال انتہائی

خراب رہی۔ خصوصاً جنوری 2009ء میں جاری سرمائے کے قرضوں میں خالص واپسی کی گئی۔ اگرچہ، جنوری میں جاری سرمائے کے قرضوں میں سست روی ایک عام سی بات ہے تاہم اس مہینے میں قرضے واپس کرنے کی شرح غیر معمولی طور پر زیادہ تھی (دیکھئے شکل 4.14)۔

جدول 4.5: جاری سرمائے کے قرضوں میں سست روی کے مکمل عناصر

سال ہلال نمونیصد میں

	مالی سال 08ء		مالی سال 09ء	
	جولائی تا جنوری	جولائی تا جنوری	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی
جاری سرمایہ کے قرضے *	19.9	2.4	3.3	1.5
صنعتی پیداوار **	5.0	-4.5	-6.2	-4.2
درآمدات	18.9	5.8	34.2	-6.6
برآمدات	5.6	8.0	18.0	1.8
تھوک اشاریہ قیمت (سال ہلال نمونی)	12.7	11.6	35.2	11.7
خام کپاس	26.1	4.0	43.7	-1.9
فولادی سلاخ	30.3	14.4	53.9	28.8

* جون کے اعداد و شمار پر مبنی ہے۔

** یہ اعداد و شمار جولائی تا دسمبر کی مدت کے ہیں۔

اکتوبر 2008ء سے جاری مالکاری کی طلب میں کمی غیر متوقع نہیں تھی کیونکہ چند آئی پی پیز اور او ایم سیز آخر ستمبر 08ء تک بینکوں سے اپنی مقررہ حد کے مطابق قرضہ حاصل کر چکے تھے۔ تاہم

معاشی سرگرمیوں میں مسلسل سست روی نے صورتحال کی سنگینی میں اضافہ کر دیا (دیکھئے جدول 4.5)۔ ساتھ ہی کچھ آئی پی پیز کی جانب سے بینکوں کو قرضوں کی واپسی نے بھی جاری سرمائے کی طلب کو متاثر کیا۔ مزید برآں، اثاثوں کی اہم منڈیوں میں مندی بھی قرضوں کی تخمینہ جاتی طلب میں کمی کا باعث بنی جبکہ بعض شعبوں کو درپیش ان کے مخصوص مسائل کا بھی قرضوں کی طلب کو کم کرنے میں حصہ رہا ہے۔

²⁰ تفصیلات کے لیے دیکھئے مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی رپورٹ۔

²¹ تفصیلات کے لیے دیکھئے مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی رپورٹ۔

جدول 4.6: بلند پور اچھے کے حامل منتخب شعبوں کی سودی کوریج کا تناسب*

ستمبر 06ء	ستمبر 07ء	ستمبر 08ء
ٹیکسٹائل	2.5	1.8
کیپائی کھاد	7.4	4.5
گاڑیاں	16.9	40.1
ادویات	350.7	144.0
کیمیکلز	9.0	30.9
کافڈ اور گت	16.2	2.5
چمڑا	3.5	9.2
غذا اور ذاتی نگہداشت کی مصنوعات	7.7	9.2
بجلی کی پیداوار و تقسیم	-2.1	-1.5
کل	7.1	7.9

* یہ اعداد و شمار 23 فروری 2009ء کی سہ ماہی آڈٹ بیلنس شیٹ پر مبنی ہیں۔

مثلاً، امریکہ اور یورپی یونین کی منڈیوں میں سست روی اور ٹیکسٹائل کی صنعت کو درپیش ساختی مسائل کے نتیجے میں ٹیکسٹائل برآمدات کم ہو گئیں، جو جاری سرمائے کی طلب کی پست سطح کا باعث بنی ہے۔ درآمد کنندگان کی جانب سے ٹیکسٹائل کے برآمدی آرڈرز کے تصفیے میں تاخیر کے نتیجے میں بڑی مقدار میں برآمدی مال کا ذخیرہ جمع ہو گیا،²² یہ بھی جاری سرمائے کے نئے قرضوں میں کمی کا ایک اور اہم سبب ہے۔ اسی طرح، درآمدات کی طلب میں کمی²³ اور کپاس و فولاد جیسے زمروں میں خام مال کی پست لاگت نے بھی جاری سرمائے کی ضروریات کو محدود کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

واقعاتی شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ کچھ کارپوریٹ اداروں کو اپنے قرضوں کی ادائیگی کے لیے قوم کی کمی کا سامنا ہے۔²⁴ علاوہ ازیں، بعض صنعتوں میں سیالیت کی قلت کے علاوہ کچھ کارپوریٹ اداروں کی سودی کوریج²⁴ کے تناسب میں بگاڑ نے بھی قرضوں کی طلب پر خاصے منفی اثرات مرتب کیے ہیں (دیکھئے جدول 4.6)۔²⁶

منتخب شعبوں کے تفصیلی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ ستمبر 2008ء میں سودی کوریج کے پست تناسب کا سبب بلند مالی لاگت اور قبل از سود و ٹیکسوں (ای بی آئی ٹی) کی آمدنی میں کمی ہے۔ یہاں یہ دلیل دی جاسکتی ہے کہ نجی شعبے کے قرضوں کا ایک حصہ زری پالیسی کے شرح سود کے ذریعے سے متاثر ہوا ہے۔ تاہم یہ ذہن نشین رہنا ضروری ہے کہ چند کارپوریٹ اداروں کے ای بی آئی ٹی میں کمی سے فروخت کی پست سطح اور فروخت کی جانے والی اشیا کی لاگت میں اضافے کی عکاسی ہوتی ہے۔

قرضوں کی رسد کے جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ جولائی تا ستمبر مالی سال 2009ء کے دوران بینکوں کے پاس قرضوں کی طلب پوری کرنے کے

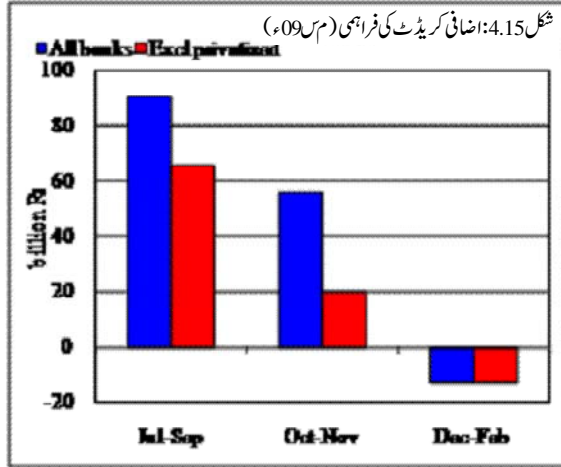
22 تفصیلات کے لیے تجارتی کھاتے کا سیکشن ملاحظہ فرمائیں۔

23 جزو وائیل کی کم ہوتی ہوئی عالمی قیمتوں اور روپے کی قدر کے گرنے کے سبب۔

24 ممکنہ طور پر اکتوبر 2008ء میں غیر مسدود میوچل فنڈز کی دوبارہ خریداری کا انجماد اور اسٹاک مارکیٹ کا بحران۔

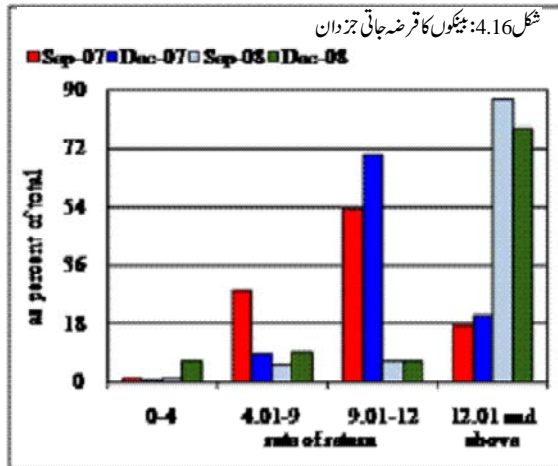
25 سودی کوریج کے تناسب سے مراد سودی ادائیگی سے قبل حاصل ہونے والی آمدنی اور ٹیکسوں و سودی اخراجات کا تناسب ہے۔ اس تناسب سے قابل آمدنی ذرائع پر کسی کمپنی کی قرضے پر سود ادا کرنے کی اہلیت کو جانچا جاتا ہے۔ بلند سودی کوریج کے تناسب کا مطلب ہے کہ کمپنی کی آمدنی سودی ضروریات سے کہیں زیادہ ہے اور وہ کمپنی ممکنہ مالی اخراجات پر قابو پانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ تاہم، اس تناسب کی پست سطح ظاہر کرتی ہے کہ کمپنی اپنے سودی اخراجات کی لاگت کو ادا کرنے کے قابل نہیں اور کسی بھی مخصوص مدت میں آمدنی میں کمی کے نتیجے میں وہ دیوالیہ ہو سکتی ہے۔ یہ ذہن نشین رہنا ضروری ہے کہ منتخب کمپنیوں کا تناسب اخذ کرنے کے لیے سودی اخراجات کے بجائے مالی لاگت کو استعمال کیا جاتا ہے، جس میں طویل و قلیل مدتی قرضوں پر مارک اپ، مالی اجارہ اور بینک چارجز شامل ہوتے ہیں۔

26 اس کے نتیجے میں چند شعبوں میں آخر دسمبر 2008ء تک غیر ادا شدہ قرضوں میں اضافہ دیکھا گیا۔



لیے وافر مقدار میں سیالیت موجود تھی، جس کی عکاسی اسٹیٹ بینک کے پاس موجود اضافی لازمی ذخائر اور عرصیت مکمل کرنے والے ٹریژری بلز کی سرمایہ کاری سے ہوتی ہے (دیکھئے شکل 4.15)۔²⁷ تاہم، اسٹیٹ بینک کے اضافی لازمی ذخائر میں مسلسل کمی اور وسط اکتوبر میں امانتوں کے اچانک بھاری مقدار میں اخراج نے بینکوں کے پاس دستیاب سیالیت پر خاصا دباؤ ڈالا۔ مذکورہ صورتحال نے اکتوبر تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران چند بینکوں کی جارحانہ انداز میں قرضے جاری کرنے کی صلاحیت کو محدود کر دیا تھا۔

اگرچہ بھاری مقدار میں امانتیں نکلوانے کے اقدام نے زیادہ تر بینکوں کو متاثر کیا تاہم بڑے نجکاری شدہ بینکوں کی قرض دینے کی صلاحیت مستحکم رہی۔²⁹ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک بڑے



نجکاری شدہ بینک کے علاوہ اس گروپ کے دیگر بینک (1) اکتوبر 2008ء میں ہونے والی سیالیت کی قلت سے زیادہ متاثر نہیں ہوئے اور (2) نومبر کے اوائل میں انہوں نے بحران سے پہلے کی امانتوں کی سطح کو دوبارہ حاصل کر لیا تھا۔³⁰ دوسری جانب، بعض چھوٹے نجی بینکوں پر امانتوں کے اخراج نے خاصے اثرات مرتب کیے اور اس طرح اکتوبر تا نومبر م س 09ء میں ان کی اضافی قرضے دینے کی صلاحیت خاصی کم ہو گئی۔³¹

جیسا کہ پہلے بحث کی جا چکی ہے کہ اگرچہ اسٹیٹ بینک کے اقدامات کے نتیجے میں نومبر 2008ء سے سیالیت کی مشکل صورتحال سے باہر آنے

²⁷ اسی مدت میں نجی شعبے میں کریڈٹ کی غیر معمولی طلب کے باعث بینک کھلوتی وثیقہ جاتی میں اپنی سرمایہ کاری کو رول اوور کرنے میں پس و پیش کر رہے تھے۔

²⁸ اس زمرے میں چار بینک شامل ہیں۔ ایم سی بی، اے بی ایل، ایچ بی ایل اور یو بی ایل۔

²⁹ یہ ذہن نشین رہنا ضروری ہے کہ اکتوبر تا نومبر مالی سال 09ء کے دوران بڑے نجکاری شدہ بینکوں کا اضافی کریڈٹ 35.7 ارب روپے تھا جبکہ پہلی سہ ماہی میں 24.9 ارب روپے تک تھا۔

³⁰ تفصیلات کے لیے امانتوں کا ٹیکشن ملاحظہ فرمائیں۔

³¹ ان کی امانتوں کی مجموعی بنیاد سے تقابل کرنے پر ان کی امانتیں نکلوانے کی شرح خاصی زیادہ تھی۔ تفصیلات کے لیے دیکھئے باکس 4.2 پہلی سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 2009ء۔

جدول 4.7: مجموعی غیر ادا شدہ قرضوں اور کل قرضوں کا تناسب (فیصد)

	دسمبر 08ء	دسمبر 09ء
معینہ سرمایہ کاری	11.3	12.7
جاری سرمایہ *	6.6	9.2
* تجارت سے متعلق قرضوں کے سوا		

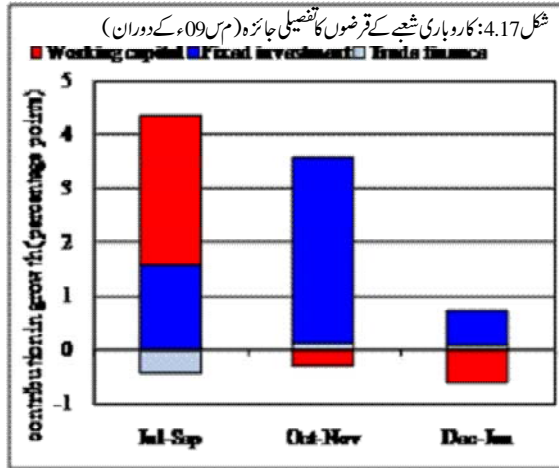
میں کافی مدد ملی، تاہم متعدد عوامل کے باعث بینک، نجی شعبے کو قرضے دینے میں ہچکچا رہے تھے جن میں قرضہ جاتی معیار کی ابتری کے متعلق خدشات، قرضوں کی بازیابی میں تاخیر اور اسٹاک مارکیٹ ورینکل اسٹیٹ جیسے شعبوں میں بڑھتے ہوئے خطرات شامل ہیں۔ قرضہ جاتی معیار کے متعلق خدشات کی عکاسی دسمبر 2008ء میں جاری سرمائے کے قرضوں میں وبائی تناسب سے بھی ہوتی ہے (دیکھئے جدول 4.7)۔

مزید برآں، بینکوں کے قرضہ جاتی جزدان کی ساخت میں بھی خاصی تبدیلی آئی ہے کیونکہ آخر دسمبر 2008ء تک بینکوں کے مجموعی قرضوں میں

جدول 4.8: مالی سال 09ء کے دوران بینکاری صنعت کی سیالیت کی صورتحال

ارب روپے	جولائی تا ستمبر	اکتوبر تا نومبر	دسمبر تا فروری	کل
خالص ہدف	32.9	40.4	93.3	166.5
خالص پیش کردہ	33.1	80.8	951.8	1,065.7
امانتیں	-129.0	-17.3	106.2	-40.1

سے 78.2 فیصد قرضے، 12 فیصد اور اس سے زائد شرح پر دیے گئے تھے۔ گزشتہ سال کے اسی مہینے بینکوں کے مجموعی قرضوں میں سے 70 فیصد قرضے، 9 تا 12 فیصد شرح سود پر دیے گئے تھے (دیکھئے شکل 4.16)۔ بلند شرح پر قرضے دینے کے لحاظ سے بینکوں کے جزدان میں ہونے والی تبدیلی زری سختی کے اثر کے علاوہ قرض کے خطرے اور حکومتی وثیقہ جات پر منافع میں اضافے کی عکاس ہے۔



بڑھتے ہوئے غیر ادا شدہ قرضوں کے باعث کچھ بینکوں نے قرضوں کے معیار کو مزید سخت کر دیا۔ مثلاً، یہ کہا گیا ہے کہ بینک زیادہ تر ایسے منصوبوں کی مالکاری پر توجہ دے رہے ہیں جن میں نقد منافع حاصل کرنے کی صلاحیت موجود ہو۔ حالیہ برسوں میں بینکوں کی سرمایہ کاری کا ارتکاز زیادہ تر ذخائر، قابل وصول رقم اور معینہ اثاثوں تک رہا ہے جبکہ کارپوریٹ اداروں کو سیالیت کی فراہمی کو ترجیح نہیں دی گئی۔ نادہنگی کی بلند شرح کے باعث بینک اب قرض گیری کی آمدنی کی سطح اور دیگر مالی ذمہ داریوں کا جائزہ لے رہے ہیں تاکہ ان میں قرض ادا کرنے کی صلاحیت کا تعین کیا جاسکے۔ بینک ان شعبوں میں قرضے دینے سے بھی گریزاں ہیں جن کے ذخائر پہلے ہی بلند سطح پر ہیں۔

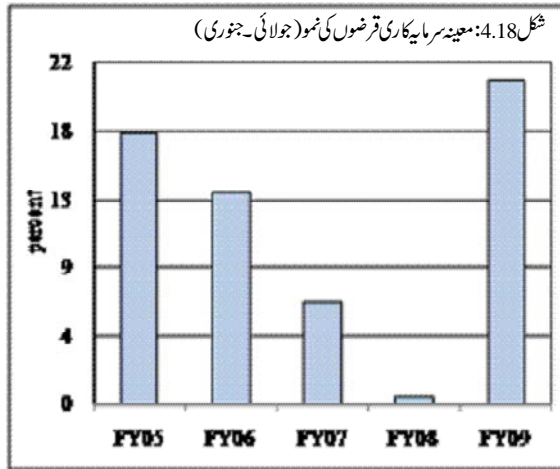
جدول 4.9: مالی سال 09ء کے دوران بینک سے لیے گئے قرضوں کی ساخت				
ارب روپے	جولائی تا ستمبر	اکتوبر تا دسمبر	دسمبر تا فروری	کل
نئی شعبہ	90.3	55.5	-12.8	133.1
پناب ایس ای	63.5	-8.7	7.2	62.0
حکومتی پیپرز میں سرمایہ *	-99.6	30.6	205.4	136.4
* فی بلز (خالص قبول شدہ)				

اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے حکومت کی جانب سے بینکاری نظام سے قرض گیری بینکوں کو ترغیب دیتی ہے کہ وہ اپنے فنڈز ٹریژری بلوں کی خریداری کے لیے استعمال میں لائیں۔ خصوصاً، ستمبر 2008ء تک قرض کی بلند طلب اور معیشت میں گرانی کے دباؤ میں اضافے کے باعث بینک حکومت کو قرضے دینے میں پس و پیش کر رہے تھے۔ تاہم اکتوبر

2008ء کے بعد سے ٹریژری بلوں کی نیلامیوں میں بینکوں کی شرکت میں خاصا اضافہ ہوا ہے۔ حکومتی وثیقہ جات میں بینکوں کی دلچسپی کی وجوہات یہ ہیں: (1) بینکوں کے پاس قرض دینے کے قابل رقوم کی وافر مقدار میں دستیابی³² (2) نئی شعبے اور حکومت کو قرضہ دینے کے شرح سود کے تفرق کا کم ہونا³³ (3) قرضہ جاتی معیار میں مزید خرابی سے بچنے کے لیے خطرے سے پاک حکومتی وثیقہ جات میں سرمایہ کاری سے متعلق بینکوں کی ترجیحات میں تبدیلی، اور (4) منڈی کی یہ توقعات کہ معیشت میں شرح سود بلند ترین نقطے تک پہنچ چکی ہے (دیکھئے جدول 4.9)۔

کاروباری شعبے کے قرضوں کا رجحان

گزشتہ چند برسوں کے دوران کاروباری شعبے کے قرضوں میں مضبوط نمو رہی ہے تاہم، جولائی تا جنوری م س 09ء کے دوران اس میں خاصی سست روی دیکھی گئی اور یہ کم ہو کر 7.6 فیصد پر



آگئی، جو گزشتہ تین سالوں کی اوسط نمو سے 6.3 فیصدی درجے کم ہے۔ اگرچہ معینہ سرمایہ کاری کے قرضوں کی نمو میں تیزی رہی، لیکن جولائی تا جنوری م س 09ء کے دوران جاری سرمائے اور تجارتی قرضوں کی نمو میں نمایاں کمی نے قرضوں کی مجموعی طلب کو خاصا متاثر کیا ہے۔³⁴

معینہ سرمایہ کاری کی بلند طلب کی وجوہات

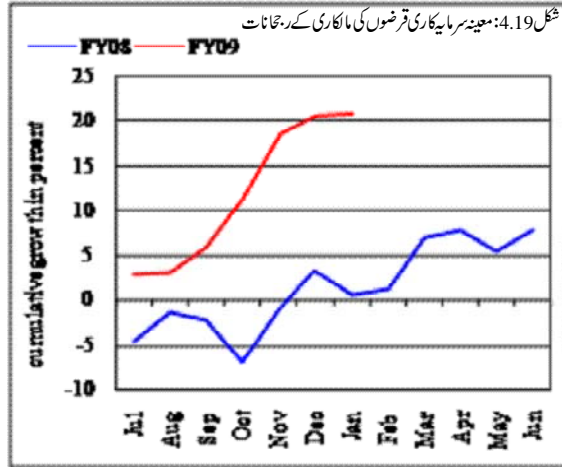
گزشتہ تین برسوں کے دوران معینہ سرمایہ کاری قرضوں میں سست روی کے برعکس جولائی تا جنوری

مالی سال 2009ء میں اس میں 21 فیصدی بلند نمو ہوئی ہے (دیکھئے شکل 4.18)۔ ماہانہ رجحانات ظاہر کرتے ہیں کہ معینہ سرمایہ کاری قرضوں میں ہونے والے اضافے کا زیادہ حصہ جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء تک مرکوز رہا ہے جبکہ جنوری و دسمبر کے دوران ان کی طلب معتدل سطح

³² اسے دسمبر تا جنوری مالی سال 2009ء کے دوران ٹریژری بلوں کی اضافی بولیوں سے لیا گیا ہے (دیکھئے جدول 4.8)۔

³³ ششماہی کا بنیاد اور ششماہی رپورٹ کا فرق ستمبر 2009ء کے 152 بیس پوائنٹس سے کم ہو کر فروری 2009ء میں 106 بیس پوائنٹس پر آ گیا۔

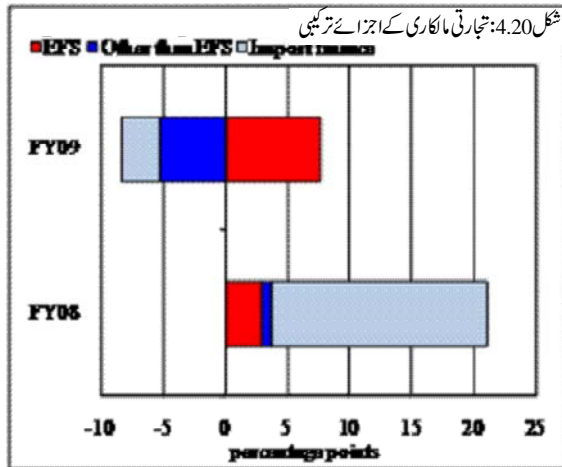
³⁴ تاہم یہ ذہن نشین رہنا ضروری ہے کہ جولائی - ستمبر مالی سال 2009ء کے دوران قرضوں کی نمو میں جاری سرمائے کے قرضوں کا حصہ غیر معمولی سطح پر ہے (دیکھئے شکل 4.17)۔



پر رہی (دیکھئے شکل 4.19)۔ یہ بات اہمیت کی حامل ہے کہ معینہ سرمایہ کاری قرضوں کی طلب وسیع البنیاد ہے کیونکہ کھاد، بجلی، تجارت، ٹیلی مواصلات اور تعمیرات جیسے شعبوں میں دو ہندسی نموریکارڈ کی گئی ہے۔

تاہم یہ بات ذہن نشین رہنا ضروری ہے کہ مالی سال 2008ء میں ہونے والی نموا یک اتفاق ہے کیونکہ زیادہ تر کارپوریٹ ادارے نئی وثیقہ جات جاری کر رہے تھے تاکہ (1) اپنے توسیعی منصوبوں کی مالکاری کر سکیں اور (2) بعض معاملات میں

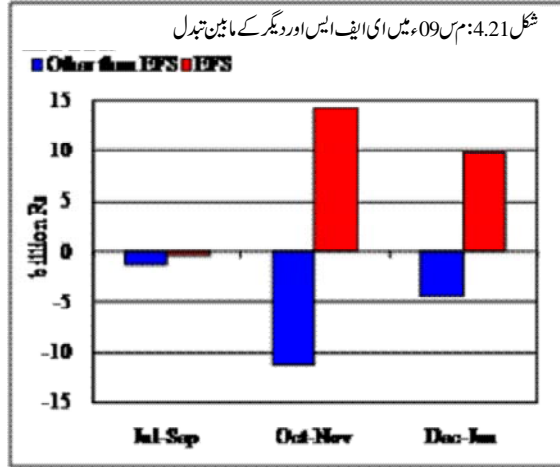
طویل مدتی قرضوں کی ادائیگی کر سکیں۔³⁵ چنانچہ اس سال کے لیے معینہ سرمایہ کاری کے قرضوں کی طلب متوقع تھی کیونکہ کارپوریٹ منڈی میں مالی سال 2009ء کے دوران کوئی قرضہ جاری وثیقہ جاری نہیں کیا گیا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ بجلی، کھاد اور تعمیرات جیسے چند شعبوں میں قرضوں کی طلب بڑھنے کا پہلے سے ہی امکان موجود تھا کیونکہ گزشتہ دو



برسوں کے دوران انہوں نے اپنی مالیاتی بندش کا عمل مکمل کر لیا تھا۔ بجلی کے شعبے میں معینہ سرمایہ کاری کا سبب بجلی پیدا اور تقسیم کرنے والی کمپنیوں میں توسیع، تعمیرات کے شعبے میں ایک بڑی تعمیراتی نے کمپنی رہائشی منصوبوں کے لیے قرضے حاصل کیے جبکہ کھاد میں معینہ سرمایہ کاری کی طلب کی اہم وجہ کھاد بنانے والی ایک بڑی کمپنی میں توسیعی سرگرمیاں ہیں۔

مزید برآں، ٹیلی مواصلات کے شعبے میں معینہ سرمایہ کاری میں خاصا اضافہ دیکھنے میں آیا ہے اور یہ جولائی تا جنوری مالی سال 2008ء کے 10.3 فیصد سے بڑھ کر 23.8 فیصد تک پہنچ گئی۔ اس سے مختلف ٹیلی مواصلات کمپنیوں کی جانب سے وائرلیس انٹرنیٹ نیٹ ورک میں توسیع کی عکاسی ہوتی ہے۔

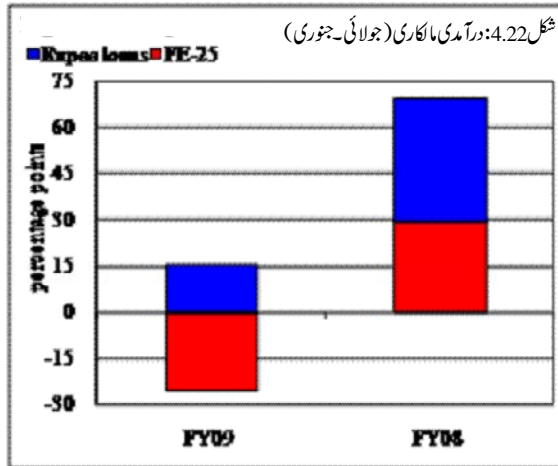
³⁵ تفصیلات کے لیے دوسری سہ ماہی کی رپورٹ ملاحظہ فرمائیے۔



تجارتی قرضوں میں کمی کا باعث بننے والے عوامل

جولائی تا جنوری مالی سال 2009ء کے دوران تجارتی قرضوں کی نمو تیزی سے کمی کے بعد 0.9 فیصد ہو گئی جبکہ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں اس میں 21 فیصد کی مضبوط نمو ہوئی تھی۔ مجموعی تجارتی قرضوں میں ای ایف ایس کے بڑے حصے کے باوجود مذکورہ کمی دیکھنے میں آئی ہے (دیکھئے شکل 4.20)۔ اگرچہ جولائی تا جنوری مالی سال 2009ء کے دوران ای ایف ایس کی مد میں دیے جانے والے قرضوں میں 14.8 فیصد کی بلند نمو ہوئی ہے جو کہ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں صرف

5.1 فیصد تک رہی تھی تاہم دیگر اسکیموں (خصوصاً ایف ای 25 قرضوں) میں قرضوں کی واپسی نے ای ایف ایس قرضوں کی بلند نمو کے اثرات کو زائل کر دیا۔ ایف ای 25 قرضوں کی واپسی کا سبب ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر کا گرنا ہو سکتا ہے کیونکہ اس کی وجہ سے برآمد کنندگان نے (1) واجب الادا ایف ای 25 قرضوں کو ای ایف ایس میں بدل دیا اور (2) اپنی جاری سرمائے کی ضروریات کو ای ایف ایس کے ذریعے پورا کیا (دیکھئے شکل 4.21)۔



اجناس وار جائزہ ظاہر کرتا ہے کہ ای ایف ایس میں ہونے والا زیادہ تر اضافہ چاول اور تولیے و سوتی کپڑوں جیسی ٹیکسٹائل مصنوعات میں ہوا ہے۔ چاول کے تاجروں کو دیے گئے قرضوں کا سبب اس کی عمدہ فصل اور برآمدی نرخوں کی بلند سطح ہے۔ اسی طرح تولیے اور سوتی کپڑے کے لیے قرضوں کی بلند سطح سے ان اشیاء کی زیادہ برآمدی مقدار کی عکاسی ہوتی ہے۔³⁶

یہ امر قابل ذکر ہے کہ برآمد کنندگان کی مدد کے لیے اسٹیٹ بینک نے بینکوں کی ای ایف ایس اور ای ایف ایس کی خدمت پر بڑھادی³⁷ جس

³⁶ تفصیلات کے لیے تجارت پرکیشن ملاحظہ فرمائیے۔

³⁷ جنوری تا مارچ 2009ء کے زری پالیسی بیان میں اسٹیٹ بینک نے ای ایف ایس اور ای ایف ایس کے تحت بینکوں کی حد کو بڑھا کر 35 ارب روپے کر دیا۔ تفصیلات کے لیے دیکھئے زری پالیسی بیان برائے جنوری تا مارچ مالی سال 2009ء۔

جدول 4.10: جاری سرمائے کے قرضے				
نمو فیصد میں				
اکتوبر تا جنوری		جولائی تا جنوری		
مالی سال 09ء	مالی سال 08ء	مالی سال 09ء	مالی سال 08ء	
-1.5	24.8	3.2	19.6	کاروباری شعبہ
1.0	7.5	1.1	14.2	الف۔ زراعت، شکار اور جنگل بانی
5.1	30.6	11.8	20.3	ب۔ اشیاء سازی
14.1	42.5	16.1	33.7	i۔ ٹیکسٹائل
19.2	52.9	24.4	42.1	ریشہ سازی
5.2	25.7	22.3	46.6	ii۔ سینٹ
-24.6	-1.2	38.7	-39.0	iii۔ کیمائی کھاد
-15.7	36.1	-1.4	35.7	ج۔ بجلی
-4.7	31.6	-14.1	32.4	د۔ تعمیرات
-5.2	17.7	-4.7	17.3	ه۔ تجارت اور کاروبار
-27.2	68.9	-21.4	3.8	و۔ ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری و مواصلات
-12.2	38.3	8.5	54.2	ز۔ دیگر کاروباری سرگرمیاں*
* سی ایف ایس کے تحت اشاک پروکزر / تجارت کو دیئے گئے قرضے شامل ہیں۔				

کے نتیجے میں بینکوں کو برآمد کنندگان کو خاصے رعایتی نرخوں پر قرضے مہیا کرنے کے لیے مزید سیالیت دستیاب ہوگئی۔ برآمدات کے لیے نرخ مزید کم کرنے کے لیے حال ہی میں اسٹیٹ بینک نے ایکسپورٹ فنانس اسکیم کے تحت کارکردگی پر مبنی مارک اپ ریٹس بھی جاری کیے ہیں۔³⁸

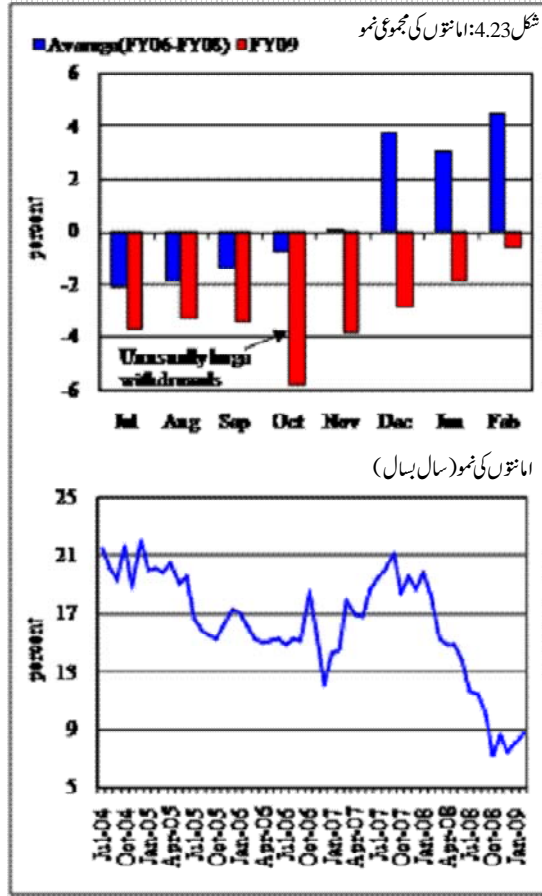
جولائی تا جنوری مالی سال 2009ء کے دوران درآمدی مالکاری میں کمی کی عکاسی درآمد کنندگان کو ایف ای 25 اور مقامی کرنسی میں دیئے گئے قرضوں سے ہوتی ہے (دیکھئے شکل 4.22)۔ درآمدی مالکاری میں کمی کا ایک اہم سبب تیل کے عالمی نرخوں میں نمایاں کمی کے باعث ملکی درآمدات کے اخراجات میں کمی تھا جبکہ روپے کی قدر پر دباؤ بھی درآمدی مالکاری کی طلب میں مزید کمی کا باعث بنا۔

جاری سرمائے کے قرضوں کی پست طلب کا باعث بننے والے عوامل

گذشتہ چار برسوں کے دوران بلند شرح نمو حاصل کرنے کے بعد جولائی تا جنوری مالی سال 2009ء کے دوران جاری سرمائے کے قرضوں کی نمو خاصی کمی کے بعد 3.2 فیصد پر آگئی جو گذشتہ چار برسوں کی اوسط نمو کے مقابلے میں 18.6 فیصدی درجے کم ہے۔ جولائی تا جنوری کی مدت کا تفصیلی جائزہ ظاہر کرتا ہے کہ مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران غیر معمولی نمو کے بعد اکتوبر 2008ء کے بعد سے اس میں تیزی سے کمی ہونا شروع ہوگئی تھی۔ اس لیے پہلی سہ ماہی میں غیر معمولی نمو کے بعد اکتوبر تا جنوری مالی سال 2009ء کے دوران جاری سرمائے کے قرضوں میں خاصی کمی آئی ہے (دیکھئے جدول 4.10)۔

اکتوبر تا جنوری مالی سال 2009ء کے دوران مختلف شعبوں میں جاری مالکاری کی طلب میں کمی آئی ہے جو گذشتہ برس کے رجحان کے بالکل برعکس

³⁸ تفصیلات کے لیے ایس ایم ایف ای ڈی کا سرکولر نمبر 06 مورخہ 9 مارچ 2009ء ملاحظہ فرمائیے۔



ہے۔ کارپوریٹس میں جاری ماکاری کی طلب گھٹنے کے اہم عوامل میں معاشی سست روی کے علاوہ مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے بعد خام مال کی قیمتوں میں نمایاں کمی تھی۔ مثلاً، نومبر 2008ء سے خام کپاس کی قیمتوں میں کمی کی وجہ سے اکتوبر تا جنوری مالی سال 2009ء کے دوران ٹیکسٹائل کے شعبے کی جاری ماکاری کی طلب میں 19.2 فیصد نمو ہوئی جو گزشتہ سال کی اسی مدت میں 52.9 فیصد رہی تھی۔ اسی طرح، اکتوبر تا جنوری مالی سال 2009ء کے دوران تعمیراتی شعبے کو دیے جانے والے قرضوں کا ایک سبب فولاد کے نرخوں کا گرنا بھی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ملک میں رہائشی کاروبار کی سرگرمیوں میں سست روی کا رجحان رہا، جس کی عکاسی ریتل اسٹیٹ کی قیمتوں میں کمی سے ہوتی ہے۔

اسٹاک مارکیٹ کے انجماد اور اس کے نتیجے میں حصص کی قدر و قیمت گرنے کی وجہ سے کارپوریٹ اداروں نے مزید سرمایہ کاری کے لیے سی ایف ایس کے تحت قرضے لینے میں ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کیا۔ نتیجتاً، اکتوبر تا جنوری مالی سال 2009ء کے دوران اسٹاک بروکرز رابینٹوں کو دیے جانے والے

قرضوں کی نمو گزر کر 12.2 فیصد ہو گئی جو گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں 38.3 فیصد رہی تھی۔

اکتوبر تا جنوری مالی سال 2009ء کے دوران بجلی کے شعبے کی طلب میں کمی کا جزوی سبب کچھ آئی پی پیز کی جانب سے اپنے مالی اخراجات کم کرنے کے لیے بینکوں کے قرضوں کی واپسی تھی جبکہ کچھ آئی پی پیز کی جانب سے ستمبر 2008ء تک اپنی مقررہ حد کے مطابق قرضہ لینا بھی اس کی اہم وجہ ہے۔

کھاد کے شعبے میں اگرچہ جولائی تا ستمبر مالی سال 2009ء کے دوران قرضوں کی طلب مضبوط رہی تاہم اس کے بعد کے مہینوں میں یہ تیزی سے کم ہوئی ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی میں کھاد کے شعبے کے لیے بلند طلب کا ایک سبب حکومت کی جانب سے

ڈی اے پی پر زراعت کے دعووں کے تصفیے میں تاخیر بھی ہے۔³⁹

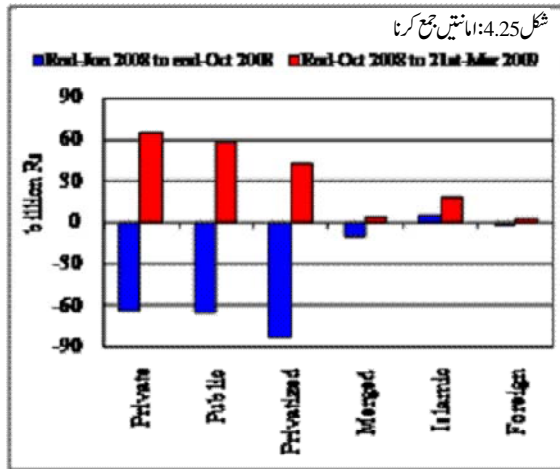
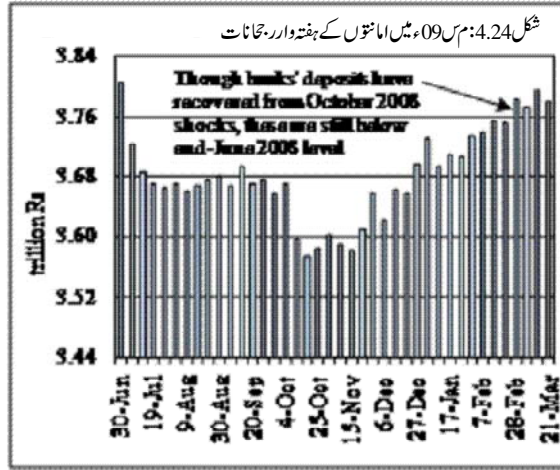
4.4 امانتیں جمع کرنا⁴⁰

جولائی تا فروری مالی سال 2009ء کے دوران بینکوں نے امانتیں جمع کرنے کے معاملے میں خاصی کمزور کارکردگی کا مظاہرہ کیا کیونکہ بینکاری نظام کی مجموعی امانتوں میں 0.6 فیصد کمی آئی ہے،⁴¹ یہ صورتحال گذشتہ مالی سال کی اسی مدت کے دوران امانتوں میں ہونے والی 4 فیصد نمو کے بالکل برعکس ہے۔ عید الفطر کے ابتدائی دو ہفتوں کے دوران

بھاری مقدار میں امانتیں نکلائی گئیں، جس کی وجوہات میں مقامی بینکوں کے استحکام کے متعلق خدشات، سرمایہ کاروں کی جانب سے بڑے پیمانے پر میوچل فنڈز کی دوبارہ خریداری، بلند گرائی

کے باعث امانتوں کے متعلق عوامی ترجیحات میں تبدیلی، قومی بچت اسکیموں پر بلند منافع، اقتصادی سست روی اور بیرونی کھاتے پر مسلسل دباؤ شامل ہیں۔ اس لیے امانتوں میں مجموعی نمو جو عام طور پر ہر سال نومبر میں مثبت رجحان کی حامل ہوتی ہے، اس میں فروری 2009ء تک منفی رجحان برقرار ہے (دیکھئے شکل 4.23)۔

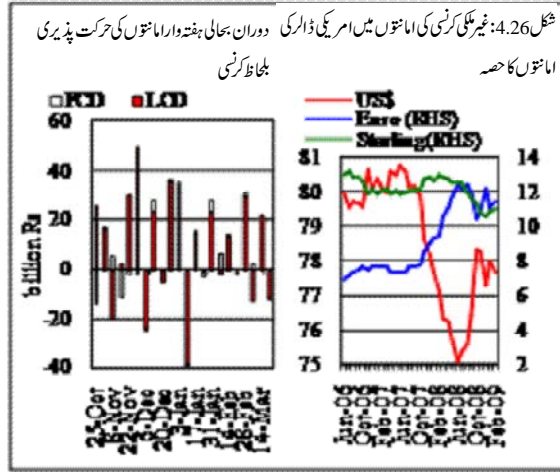
حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ امانتوں کی سال بسال نمو میں مسلسل کمی کا رجحان بظاہر ختم ہو گیا ہے۔ مجموعی طور پر



³⁹ کاشت کاروں کو ڈی اے پی کے عالمی نرخوں میں ہونے والے اضافے سے تحفظ فراہم کرنے کے لیے حکومت مصنوعی کھاد کی کمپنیوں کو اس کی قیمتوں کا تفرق ادا کر رہی ہے۔ تاہم فروری 2008ء سے ڈی اے پی کے عالمی نرخوں میں ہوشربا اضافہ دیکھنے میں آیا اور اگست 2008ء میں یہ بڑھ کر 174.1 ڈالر فی میٹرک ٹن تک پہنچ گئے۔ اگرچہ حکومت نے جون 2008ء میں ڈی اے پی پر زراعت کو 470 روپے فی بوری سے بڑھا کر 1000 روپے فی بوری کر دیا تھا تاہم، بعد ازاں اس میں مزید اضافہ کرتے ہوئے اسے 2200 روپے فی بوری کر دیا گیا۔ لیکن چند مصنوعی کھاد کمپنیوں کے زراعت کے دعووں میں تاخیر کے باعث ان کمپنیوں کو اپنا مالکاری کا فرق دور کرنے کے لیے بینکاری نظام سے قرضہ لینا پڑا۔

⁴⁰ امانتوں پر کی جانے والی بحث بینکاری نظام کی مجموعی امانتوں پر مبنی ہے۔ اس میں حکومتی امانتوں کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

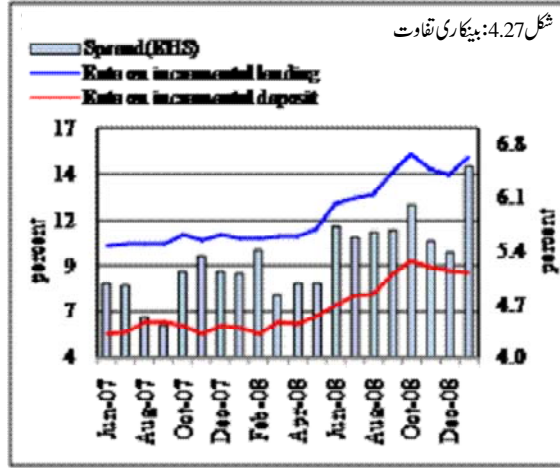
⁴¹ یہاں یہ واضح رہے کہ جولائی تا فروری مئی 09ء کے دوران امانتوں کی مجموعی نمو میں کمی کی بڑی وجہ یہ تھی کہ جولائی 2008ء میں (جو امانتیں نکلاؤ نے کاموں ہوتا ہے) بڑی مایست کی امانتیں نکلائی گئیں۔



بینکاری نظام اکتوبر 2008ء میں پیدا ہونے والے بحران کے نتیجے میں بھاری مقدار میں رقوم کے اخراج کے اثرات سے باہر آنے میں کامیاب ہو گیا ہے (دیکھئے شکل 4.24)۔ بینکوں کو وسط ستمبر کی امانتوں کی سطح کو دوبارہ حاصل کرنے میں تین ماہ سے بھی زائد وقت لگا ہے۔ بینکوں کی امانتوں کی بحالی کے عمل کی سست روی حیران کن نہیں کیونکہ مقامی بینکوں کے استحکام سے متعلق کھاتہ داروں کے اندیشے دور ہونے میں وقت لگتا ہے۔

تاہم بحالی کا عمل تمام بینکوں میں یکساں نہیں ہے۔ کچھ بینک اپنی امانتوں کی بنیاد کو دوبارہ جلد حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے، دیگر کو اس میں کافی وقت لگا؛ جبکہ کچھ بینک ابھی تک اپنی امانتوں میں کمی کے نتیجے میں ہونے والے نقصان کی تلافی میں مصروف ہیں۔

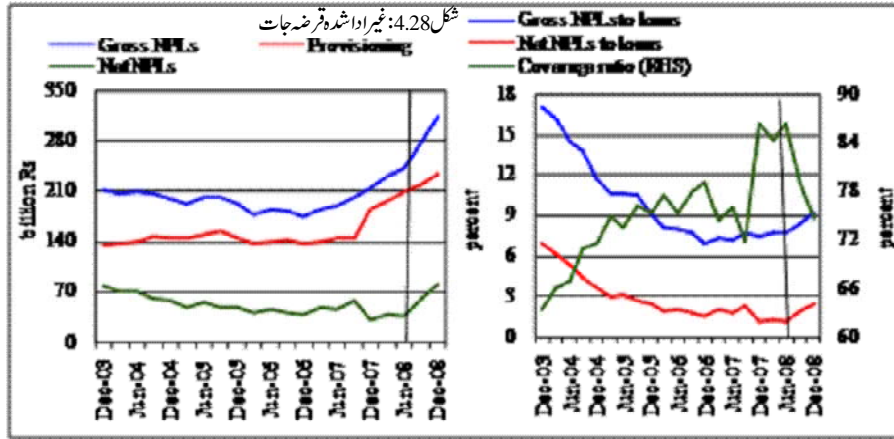
اکتوبر 2008ء کے بعد کی مدت میں بینکوں کا گروپ وار تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ سرکاری ونچی بینک دونوں ہی جون تا اکتوبر 2008ء کے دوران اپنی امانتوں میں ہونے والی کمی کو پورا کر چکے ہیں۔



سرکاری شعبے کے کمرشل بینکوں میں زیادہ تر امانتوں کی نمونہ بڑے بینک تک مرکوز رہی ہے کیونکہ اس میں موجود حکومت اور پی ایس ایز کی امانتوں میں اضافہ ہوا ہے۔ ملکی نجی بینکوں کی امانتوں میں اضافے کا سبب پی ایس ایز، کارپوریٹ اور ٹیلی کام کے شعبوں کی امانتوں کا بڑھنا ہے۔

دوسری جانب نجکاری شدہ بینکوں میں امانتوں کی بحالی کا عمل سست روی کا شکار ہے۔ حال ہی میں ضم ہونے والے کچھ بینکوں کو اکتوبر 2008ء کے بعد بھی

امانتوں کے اخراج کا سامنا رہا۔ ٹیلی مواصلات اور ریٹائرمنٹ کے شعبوں کی کمپنیوں کی امانتوں کی عرصیت کی تکمیل کا بھی ان کی رقوم میں ہونے والی کمی میں حصہ رہا ہے۔ یہ بات ذہن نشین رہنا ضروری ہے کہ ضم شدہ بینکوں کی جانب سے امانتوں پر شرح منافع میں خاصے اضافے کے باوجود امانتیں نکالنے کا سلسلہ جاری رہا۔



جدول 4.11: غیر ادا شدہ قرضوں اور کل قرضوں کا تناسب - شعبہ دار

دسمبر 07ء	جون 08ء	دسمبر 08ء	
7.14	7.58	8.88	کارپوریٹ شعبہ
11.07	8.75	7.69	کمپیکل اور ادویات
17.86	13.57	8.85	زرعی کاروبار
10.74	12.62	14.60	ٹیکسٹائل
3.54	8.01	6.55	سینٹ
7.12	4.99	9.06	شکر
10.05	17.36	8.63	جوتے اور چمڑے کے ملبوسات
6.05	6.31	7.49	گاڑیوں کا سامان
9.25	11.22	15.79	ایس ایم ایڈ شعبہ
18.68	16.55	15.77	شعبہ زراعت
4.37	5.50	6.93	شعبہ صارف
3.52	4.81	5.50	کریڈٹ کارڈ
4.63	5.88	5.93	گاڑیوں کے لیے قرضے
7.85	10.52	7.79	صارفی پائیدار اشیا
5.28	5.64	7.41	رہن قرضے
1.01	0.77	1.40	اجتناس کی مالکاری
2.63	2.22	2.75	کپاس
0.66	1.13	2.87	چاول
0.00	0.14	0.30	گنا
1.47	0.64	0.57	گندم
7.44	7.72	9.13	کل

اکتوبر 2008ء میں غیر ملکی کرنسی کی امانتیں (خصوصاً امریکی ڈالر میں) بھاری مقدار میں نکالی گئیں اور یہ ایک بار پرکشش بن رہی ہیں۔ امریکی ڈالر میں امانتوں کا حصہ بھی بڑھ رہا ہے (دیکھئے شکل 4.26)، جس کا اہم سبب ایف سی ڈی کھاتوں کا بڑھنا ہے۔

اگرچہ تمام بینکوں نے امانتوں پر شرح منافع میں اضافہ کر دیا ہے تاہم جون 2008ء سے اب تک بینکاری صنعت کا تفاوت 100 پیس پوائنٹس کے اضافے کے ساتھ بڑھ کر 7.78 فیصدی درجے تک پہنچ گیا ہے جو کہ حالیہ برسوں کی بلند ترین سطح ہے۔ یہ امر باعث توجہ ہے کہ جون 2008ء میں بچت/پی ایل ایس امانتوں پر 5 فیصد کی حد متعارف کرانے کے بعد تفاوت میں کمی آئی ہے۔

اگرچہ جولائی تا اکتوبر 2008ء کے دوران قرضوں اور امانتوں کے شرح سود میں اضافہ ہو رہا ہے، تاہم

سیالیت کی قلت پر قرضوں کی شرح سود نے زیادہ اثرات مرتب کیے، جس کے نتیجے میں بینکاری تفاوت بڑھ گیا۔ اس کے برعکس اکتوبر 2008ء اور اس کے بعد اسٹیٹ بینک کی جانب سے بھاری مقدار میں سیالیت کی فراہمی نے بینکوں پر اپنی امانتوں کی بنیاد میں جارحانہ اضافے کے دباؤ کو کم کر دیا۔ نتیجتاً، امانتوں پر شرح منافع بڑھ گئی جبکہ قرضوں پر شرح سود میں کوئی تبدیلی نہیں آئی جس کی وجہ سے بینکاری تفاوت مزید بڑھ گیا (دیکھئے شکل 4.27)۔

4.5 غیر ادا شدہ قرضے

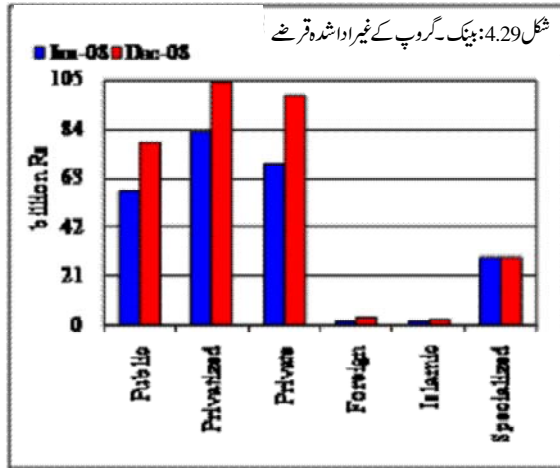
جولائی تا دسمبر مالی سال 2008ء کے دوران بینکاری نظام کے اثاثہ جاتی معیار میں خاصا بگاڑ دیکھا گیا ہے کیونکہ مجموعی غیر ادا شدہ قرضے

جدول 4.12: غیر ادا شدہ قرضوں میں سب سے زیادہ اضافے والے پانچ بینکوں کے کوائف

دسمبر 07 تا جون 08ء	جون 08ء تا دسمبر 08ء
5 بینکوں کا فیصد حصہ	
مجموعی غیر ادا شدہ قرضے	75
کل اثاثے	241
مجموعی قرضے	442
¹ دسمبر 07ء تک کے اثاثے	² دسمبر 07ء تک کے اثاثے
³ دسمبر 07ء تک کے قرضے	⁴ دسمبر 07ء تک کے قرضے

جون 2007ء کی سطح کے مقابلے میں 30 فیصد (72.3 ارب روپے) اضافے کے ساتھ بڑھ کر آخر دسمبر 2008ء تک 313.7 ارب روپے ہو گئے (دیکھئے شکل 4.28)۔ بینکوں کی تمویں کی سطح قدرے پست تھی جزو اس لیے کہ اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو تمویں اخذ کرتے وقت ضمانت کی لازمی فروخت کا 30 فیصد تک استعمال کرنے کی اجازت

دی۔ اس کے نتیجے میں جولائی تا دسمبر 2008ء کے دوران خالص غیر ادا شدہ قرضے بڑھ کر دگنے ہو گئے اور کویتیج کا تناسب تیزی سے کم ہو گیا۔ خالص غیر ادا شدہ قرضوں میں ہونے والا یہ اضافہ اور قرضوں کی نمو میں سست روی بھی خالص غیر ادا شدہ قرضوں اور خالص قرضوں کے تناسب میں تیزی سے اضافے کا باعث بنی ہے۔



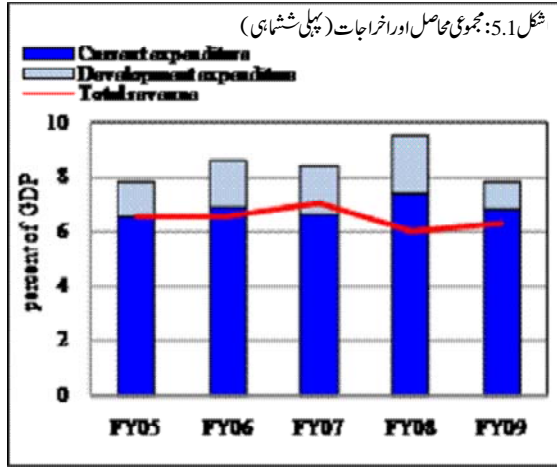
معاشی سست روی کے باعث کارپوریٹ اداروں کی بیلنس شیٹ پر بڑھتا ہوا دباؤ بھی غیر ادا شدہ قرضوں میں اضافے کا ایک اہم سبب ہو سکتا ہے۔ دوسری جانب، جوتوں اور چھڑے، سیمنٹ اور زرعی کاروبار کے وبائی تناسب میں کمی آئی ہے۔

اگرچہ جولائی تا دسمبر 2008ء کے دوران صارفی مالکاری کے غیر ادا شدہ قرضوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے تاہم اس مدت میں مجموعی غیر ادا شدہ قرضوں میں اس کا حصہ کم ہو گیا ہے۔ مزید برآں، جون تا دسمبر 2008ء کے دوران صارفی قرضوں کے غیر ادا شدہ قرضوں میں اضافہ زیادہ تر ایک بینک میں مرکوز رہا اور یہ بینک صارفی قرضوں میں 50 فیصد اضافے کا ذمہ دار ہے۔ صارفی اشیائے نقیش کے علاوہ صارفی کریڈٹ کے دیگر تمام زمروں کے غیر ادا شدہ قرضوں میں اضافہ ہو رہا ہے (دیکھئے جدول 4.12)۔

بینکوں کا گروپ وار تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ (1) سرکاری ونچی بینکوں دونوں کو ہی غیر ادا شدہ قرضوں میں تیزی سے اضافے کا سامنا ہے (دیکھئے شکل 4.29)، (2) زیادہ تر بینکوں کے غیر ادا شدہ قرضے بڑھ رہے ہیں۔ اس کی عکاسی اس حقیقت سے ہوتی ہے کہ سال 2008ء کے دوسرے نصف حصے میں بیٹیکاری نظام کے مجموعی غیر ادا شدہ قرضوں میں ہونے والے اضافے میں پانچ بینکوں کا حصہ 55 فیصد بنتا ہے۔ سال 2008ء کے پہلے نصف حصے میں تقریباً 75 فیصد اضافی غیر ادا شدہ قرضے پانچ بڑے بینکوں میں مرکوز تھے (دیکھئے جدول 4.12)، (3) سال 2008ء کی دوسری ششماہی میں زیادہ تر بڑے بینکوں کو غیر ادا شدہ قرضوں میں اضافے کا مسئلہ درپیش ہے۔ اس کی عکاسی مجموعی اثاثوں اور قرضوں میں ان کے حصے میں اضافے سے بھی ہوتی ہے۔

5 مالیاتی صورتحال

5.1 عمومی جائزہ



مالی سال 09ء کے لیے معاشی استحکام کے ایجنڈے میں مالیاتی یکجائی کو ترجیحی حیثیت حاصل رہی ہے۔ اس کے اچھے نتائج برآمد ہوتے دکھائی دیتے ہیں کیونکہ مئی 09ء کے پہلے چھ ماہ کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ مجموعی مالیاتی خسارہ کم ہو کر تخمینہ شدہ سالانہ جی ڈی پی کے 1.9 فیصد تک آ گیا ہے جبکہ مالی سال 08ء کی پہلی ششماہی میں یہ 3.4 فیصد تھا۔ چنانچہ مئی 09ء کا مالیاتی خسارہ مئی 09ء کے بجٹ میں طے شدہ سالانہ ہدف کے مطابق اور آئی ایم ایف کے اسٹینڈ بائی اریجنٹ سے ہم آہنگ معلوم ہوتا ہے۔

یہ بات قابل فہم ہے کہ ابھی تک مالیاتی بہتری زیادہ تر تیل کی زراعت کے خاتمے اور ترقیاتی اخراجات میں کٹوتی کے نتیجے میں سامنے آئی ہے (دیکھئے شکل 5.1)۔ جی ڈی پی کی فیصد کے طور پر مجموعی محاصل مالی سال 09ء کی پہلی ششماہی میں تھوڑے بہتر ہوئے۔ مالی سال 08ء کی پہلی ششماہی میں اس میں تیزی سے کمی واقع ہوئی تھی۔ یہ معمولی بہتری تمام کی تمام غیر ٹیکس محاصل میں اضافے کے طفیل ہوئی (دیکھئے جدول 5.1)۔ جی ڈی پی کی فیصد کے طور پر ٹیکس محاصل میں جمود ایک بار پھر مالیاتی احتیاط کی اہمیت کا اظہار کرتا ہے۔ بہر حال اگر حکومت کے بجٹ اخراجات کے تمام اجزاء پر تفصیلی نظر ثانی کی ضرورت ہے تاہم مالیاتی حسابات کی طویل مدتی پائیداری کے لیے خصوصاً ٹیکس گزاروں کی تعداد میں اضافے کے ذریعے مجموعی محاصل میں توسیع لانی ہوگی۔

ٹیکس گزاروں کی تعداد میں اضافہ کرنا پائیدار معاشی فریم ورک کا لازمی جز ہے، علی الخصوص اس لیے کہ بیرونی مالکاری تک رسائی مشکل سے مشکل تر ہوتی جا رہی ہے۔ چنانچہ ملکی مالکاری پر انحصار بڑھ گیا ہے جس کے ساتھ نجی سرمایہ کاری کی گنجائش کم ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

5.2 مالیاتی کارکردگی کے اظہار پر

مالی سال 09ء کی پہلی ششماہی کے دوران مالیاتی کارکردگی کے تمام اظہاریوں میں نمایاں بہتری دیکھی گئی (دیکھئے شکل 5.2)۔ مئی 09ء کے سالانہ ہدف کے مطابق مجموعی مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کے حصے کے طور پر بحال ہو کر مئی 07ء کی پہلی ششماہی کی سطح تک پہنچ گیا۔ مئی 08ء کے

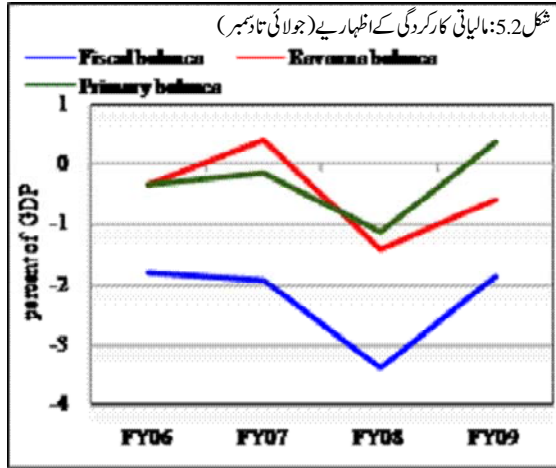
جدول 5.1: مجموعی سرکاری مالیات کا خلاصہ						
ارب روپے						
سال بیل تبدیلی (فیصد)		جولائی تا دسمبر				
م 09ء	م 08ء	م 09ء	م 08ء	م 07ء	م 06ء	
33.4	1.8	834.5	625.6	614.8	497.8	مجموعی حاصل
28.2	4.0	578.0	450.7	433.4	343.3	ٹیکس حاصل
46.7	-3.6	256.5	174.9	181.3	154.6	غیر ٹیکس حاصل
10.5	25.3	1085.0	981.9	783.8	634.5	مجموعی اخراجات
18.3	33.3	916.8	775.1	581.4	525.3	جاری
-41.1	52.6	133.0	225.8	147.9	127.8	ترقیاتی اور خالص قرضہ
-286.8	-134.7	35.3	-18.9	54.4	-18.6	غیر شناخت شدہ اخراجات
-29.7	110.9	-250.6	-356.3	-169.0	-136.7	بجٹ توازن
بطور فیصد جی ڈی پی						
--	--	6.2	6.0	7.0	6.5	مجموعی حاصل
--	--	4.3	4.3	5.0	4.5	ٹیکس حاصل
--	--	1.9	1.7	2.1	2.0	غیر ٹیکس حاصل
--	--	8.1	9.4	9.0	8.3	مجموعی اخراجات
--	--	6.8	7.4	6.7	6.9	جاری
--	--	1.0	2.2	1.7	1.7	ترقیاتی اور خالص قرضہ
--	--	0.3	-0.2	0.6	-0.2	غیر شناخت شدہ اخراجات
--	--	-1.9	-3.4	-1.9	-1.8	بجٹ توازن
ماخذ: وزارت خزانہ						

دوران بڑا مالیاتی خسارہ مجموعی حاصل کی نمونیں مسلسل سست روی اور خصوصاً پٹرولیم مصنوعات پر غیر معمولی طور پر بلند زراعت کی وجہ سے ہوا تھا۔ چنانچہ رواں مالی سال میں زراعت کو موزوں سطح پر لانا مالیاتی استحکام کے منصوبہ کا اہم جز رہا ہے۔ موجودہ اخراجات میں عدم چلک اور مجموعی حاصل میں صرف معمولی بہتری کے پیش نظر حکومت کو جولائی تا دسمبر م 09ء کے دوران اپنے ترقیاتی اخراجات میں کٹوتی کرنی پڑی۔

حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ بنیادی توازن (مجموعی حاصل نفی کل اخراجات ماسوا سودی ادائیگیاں) م 09ء کی پہلی ششماہی کے دوران فاضل ہو گیا جو م 05ء کی پہلی ششماہی کے بعد پہلی مرتبہ ہوا ہے۔ بنیادی توازن کا فاضل ہونا اس بات کا عکاس ہے کہ مجموعی حکومتی وسائل کے مقابلے میں غیر سودی اخراجات کی موجودہ سطح برقرار رہ سکتی ہے۔ بہر حال، اگرچہ م 09ء کی پہلی ششماہی کے دوران بنیادی توازن خاصا مناسب ہے تاہم حاصل کا مسلسل خسارہ ظاہر کرتا ہے کہ حکومت کے وسائل کے مقابلے میں موجودہ اخراجات کی نمونہ بھی تک بہت زیادہ ہے۔ علاوہ ازیں اگرچہ محصولاتی توازن میں خسارہ ریکارڈ کیا گیا ہے تاہم یہ ظاہری بہتری غیر متعینہ اخراجات کی بڑی مدد کی بنا پر غیر واضح ہے۔

5.3 حاصل

م 09ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران حاصل میں بھرپور نمود دوسری سہ ماہی میں مزید مستحکم ہوئی۔ مجموعی حاصل بڑھ کر 834.5 ارب روپے ہو گئے جو



پہلی ششماہی کے دوران 33.4 فیصد کی متاثر کن سال بسال نمو کو ظاہر کرتے ہیں جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں صرف 1.8 فیصد نمو ہوئی تھی۔ اگرچہ مجموعی محاصل میں یہ تیزی ٹیکس اور غیر ٹیکس محاصل دونوں کی بنا پر ہوئی تاہم ٹیکس وصولیوں میں اضافہ بس اتنا ہے کہ محاصل جی ڈی پی کی فیصد کے طور پر 08ء کی پہلی ششماہی کی سطح پر قائم رہیں۔

ٹیکس وصولیوں کی زمرہ وار کارکردگی سے مسلسل دوسرے سال بلا واسطہ ٹیکسوں کی وصولی میں بڑی کمی ظاہر ہوتی ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ

بلا واسطہ ٹیکس کی وصولیاں جو ایف بی آر کے ٹیکس محاصل کا تقریباً 40 فیصد ہیں محاصل کے رجحانات بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اگرچہ مالی سال 09ء کے بقیہ مہینوں میں تمام کمی کو پورا کرنا دشوار ہوگا تاہم ایس ای سی پی اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے آئی اے ایس 39 میں نرمی کے بعد¹ مالی اثاثوں کی قدر میں کمی سے ہونے والے امپیرمنٹ (impairment) نقصانات کی وجہ سے بلا واسطہ ٹیکسوں میں جس سست رفتاری کا اندیشہ تھا وہ 10ء کی دوسری سہ ماہی تک تقسیم ہو جائے گا۔ مزید برآں، صرفی ٹیکس اور کسٹم ڈیوٹیاں جن سے م س 09ء کی پہلی سہ ماہی میں ٹیکس وصولیوں میں بہت اضافہ ہوا، پٹرولیم مصنوعات کی عالمی قیمتوں میں کمی کے بعد کمزور ہونا شروع ہو گئی ہیں۔

غیر ٹیکس محاصل نے اکتوبر تا دسمبر م س 09ء کے دوران مجموعی محاصل میں 148.3 ارب روپے کا اضافہ کیا جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں یہ رقم 77.8 ارب روپے تھی۔ اس طرح 90.5 فیصد کی مستحکم سال بسال نمو ہوئی۔ دوسری سہ ماہی کے دوران غیر ٹیکس محاصل میں اتنا بڑا اضافہ اسٹیٹ بینک کے منافع کی منتقلی بڑھنے اور پٹرولیم مصنوعات پر سرچارج اکٹھا ہونے سے ہوا (دیکھئے جدول 5.2) جبکہ پہلی سہ ماہی میں لاجسٹک سپورٹ کی مدد میں وصولیوں کے باوجود غیر ٹیکس محاصل میں بہت سست روی دیکھنے میں آئی تھی۔

تیل کی عالمی قیمتوں اور ملکی پٹرولیم مصنوعات کے نرخوں کے درمیان تفاوت نے حکومت کو اپنی میزانیہ مالکاری کو کم کرنے میں مدد دی ہے۔ تاہم یہ سلسلہ قلیل مدتی ہونا چاہیے کیونکہ توانائی کی قیمتوں میں تغیر پذیری کے پیش نظر سرکاری اخراجات پورے کرنے کے لیے اس قسم کی وصولیوں پر

¹ آئی اے ایس (انٹرنیشنل اکاؤنٹنگ اسٹینڈرڈ) 39 کے مطابق تمام مالی اثاثوں اور واجبات کی قدر کا تعین منڈی کی مخصوص دن کی قیمت کے مطابق کیا جانا اور اس قدر کے مطابق ہونے والے نفع یا نقصان کو انکم اسٹیٹ منٹ میں ظاہر کرنا لازمی ہے۔ اسٹاک ایکسچینج میں قدر کی عدم النظیر کی اور چار ماہ تک نرخوں پر حد عائد کیے جانے کے باعث منڈی کی عملاً بندش کے پیش نظر ایس ای سی پی اور اسٹیٹ بینک نے تمام کمپنیوں کو یہ اجازت دی کہ وہ 31 دسمبر 2008ء کو ”فروخت کے لیے دستیاب“ لفظ ایکویٹی سرمایہ کاری کا امپیرمنٹ نقصان اس دن کے منڈی کے نرخ کے مطابق لانے کو مؤثر کر سکتی ہیں۔ اس اجازت کا فائدہ اٹھانے والی کمپنیوں سے کہا گیا ہے کہ وہ ایکویٹی کے تحت امپیرمنٹ نقصان ظاہر کریں۔ تاہم ایسی کوئی بھی رقم جو ایکویٹی کی مدد میں ظاہر کی جائے وہ 31 دسمبر 2009ء کو ختم ہونے والے لیبلڈ رسال کے دوران سہ ماہی بنیادوں پر انکم اسٹیٹ منٹ میں شامل کی جائے گی بشرطیکہ حصص کے نرخوں میں مذکورہ کمی کا رجحان آئندہ سہ ماہیوں میں معکوس نہ ہو جائے۔

جدول 5.2: ٹیکس اور غیر ٹیکس حاصل کی ہیت ترکیبی

ارب روپے			
جولائی تا ستمبر		اکتوبر تا دسمبر	
م س 08ء	م س 09ء	م س 08ء	م س 09ء
215.6	276.8	235.1	301.2
79.2	89.7	85.2	121.1
1.0	1.8	1.0	0.7
98.0	136.6	109.2	136.0
29.1	38.2	32.4	35.3
8.2	10.5	7.4	8.1
97.0	108.1	77.8	148.3
0.0	0.0	0.0	0.0
12.6	1.6	2.2	2.0
2.0	9.5	30.3	24.9
47.3	28.0	0.0	43.9
1.3	29.2	0.9	1.0
8.8	8.2	10.7	29.2
4.2	1.8	3.2	27.0
4.6	6.4	7.5	2.2
4.1	4.1		1.9
11.3	10.4	10.2	15.4
13.7	17.1	23.4	30.1
312.6	385.0	313.0	449.5

ماخذ: وزارت خزانہ

مستقل انحصار خطرے سے خالی نہیں ہوتا۔ علاوہ ازیں توانائی کے نرخوں میں کمی منتقل نہ ہونے سے پیداواری لاگت بڑھ جاتی ہے۔ اسٹیٹ بینک نے م س 09ء کی دوسری سہ ماہی میں حکومت کو مزید 43.9 ارب روپے منتقل کیے جس سے م س 09ء کی پہلی ششماہی کے دوران حکومت کو منتقل کیا جانے والا مجموعی منافع 71.9 ارب روپے ہو گیا۔ اس سے پہلی ششماہی میں مالیاتی خسارے کو کم کرنے میں مدد ملی تاہم حکومت کو اب اپنا سالانہ مالیاتی خسارے کا ہدف پورا کرنے کے لیے اضافی حاصل پیدا کرنے ہوں گے یا اخراجات کو مزید قابو میں لانا ہوگا۔

5.4 اخراجات

تیل کی زرعات کے خاتمے اور ترقیاتی اخراجات میں نمایاں مطلق کمی سے م س 09ء کی پہلی ششماہی کے دوران سرکاری اخراجات کی نمو کی رفتار واضح طور پر کم ہوئی۔ اس ششماہی میں مجموعی سرکاری اخراجات بڑھ کر 1085.0 ارب روپے ہو گئے جو پچھلے سال کی اس مدت کے اخراجات سے 10.5 فیصد زیادہ ہیں۔ پچھلے

سال ان اخراجات میں 25.3 فیصد کی شرح سے اضافہ ہوا تھا۔ پہلی ششماہی میں ترقیاتی اخراجات میں 41.1 فیصد کی سال بسال کمی ہوئی۔ نتیجتاً جی ڈی پی کے حصے کے طور پر ترقیاتی اخراجات م س 09ء کی پہلی ششماہی میں 1.0 فیصد کم ہو گئے جبکہ م س 08ء کی پہلی ششماہی میں یہ شرح 2.1 فیصد تھی۔

م س 09ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران سودی ادائیگیوں میں نمایاں اضافے کے باوجود جاری اخراجات میں کمی ہوئی (پہلی سہ ماہی کے 25.8 فیصد کے مقابلے میں 12.4 فیصد سال بسال)۔ نتیجے کے طور پر م س 09ء کی پہلی ششماہی میں جاری اخراجات 18.3 فیصد سال بسال بڑھ گئے جبکہ م س 08ء کی پہلی ششماہی میں ان میں 33.3 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ دوسری سہ ماہی کے دوران جاری اخراجات میں کمی غیر سرکاری گرانٹس اور حیرت انگیز طور پر دفاعی اخراجات گھٹنے کی وجہ سے ممکن ہوئی (دیکھئے جدول 5.3)۔

اگرچہ جاری اخراجات میں گزشتہ سال کی بلند سال بسال نمو کم ہوئی ہے تاہم م س 09ء کی پہلی ششماہی میں ابھی تک یہ خاصی زیادہ ہے اور پائیدار

جدول 5.3: جاری اخراجات کی ہیئت ترکیبی				
ارب روپے				
اکتوبر تا دسمبر		جولائی تا جون		
م س 09ء	م س 08ء	م س 09ء	م س 08ء	
488.9	435.1	427.8	340.0	جاری اخراجات
				اس میں شامل ہیں:
184.9	126.6	115.0	111.1	سودی ادائیگیاں
164.9	110.2	101.0	98.5	ملکی
19.9	16.3	14.0	12.6	بیرونی
21.6	12.3	9.2	10.5	معمر افراد کا الاؤنس
21.9	37.5	15.8	7.7	گرائنس (صوبوں کے علاوہ)
65.6	74.3	82.2	57.5	دفاع
23.9	25.4	50.6	25.6	معاشی امور
1.2	1.6	1.1	1.1	صحت
2.4	5.6	5.3	5.0	تعلیمی امور اور خدمات
121.4	107.4	115.1	102.6	صوبائی
ماخذ: وزارت خزانہ				

مالیاتی استحکام کے لیے اسے مزید کم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کی اہمیت اس لیے اور بھی زیادہ ہے کہ آئندہ مہینوں کے دوران اسٹیٹ بینک سے بھاری حکومتی قرض گیری کی بنا پر ملکی سودی ادائیگیوں میں اضافہ متوقع ہے۔ مزید یہ کہ پہلی ششماہی میں ریٹائرمنٹ کے الاؤنسز اور پنشنوں میں لگا تا دوسرے سال خاصا اضافہ ہوا ہے کیونکہ پچھلے دونوں بجٹوں میں پنشنیں 20 فیصد بڑھائی گئی تھیں۔ م س 09ء کی پہلی ششماہی میں آئل ریفائنرز اور ایم سیز کو قیمتوں میں فرق کے واجب الادا دعووں کی بنا پر دیا جانے والا زراعت اب بھی موجودہ زراعت کے نصف سے زیادہ ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک نامناسب فیصلے کے کس قدر سنگین نتائج ہو سکتے ہیں۔

مزید برآں مالیاتی استحکام کے لیے ترقیاتی اخراجات میں کمی پائیدار بنیادوں پر نہیں کی جاسکتی خصوصاً اس امر کے پیش نظر کہ انفراسٹرکچر میں سرمایہ کاری اور انسانی سرمائے کی تعمیر کی اشد ضرورت ہے۔ اس ضمن میں نجی اور سرکاری شراکت داری سے مدد مل سکتی ہے تاہم حکومت کا کردار ختم نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ پاکستان میں عالمی کساد بازاری کے منفی اثرات سے نمٹنے کے لیے ترقیاتی اخراجات میں اضافہ کرنا ضروری ہوگا۔

5.5 میزانیہ مالکاری²

م س 09ء کی پہلی ششماہی میں مالیاتی خسارے میں کمی کی واضح عکاسی میزانیہ مالکاری کے ذرائع کی منفی نمو میں ہوتی ہے (دیکھئے جدول 5.4)۔ پہلی ششماہی میں حکومت کو بیرون ملک سے آنے والی رقم کی مد میں مجموعی طور پر 141.1 ارب روپے موصول ہوئے۔ تاہم بیرونی قرضوں کی ادائیگی میں 104.1 ارب روپے باہر جانے سے بجٹ خسارے کی مالکاری کے لیے صرف 37.0 ارب روپے بچے۔ بیرونی ذرائع سے میزانیہ مالکاری کی دستیابی کم ہونے کی وجہ سے ملکی مالکاری پر حکومت کا انحصار بہت بڑھ گیا۔

میزانیہ مالکاری کے ملکی ذرائع میں غیر بینکی حصے میں بہت کمی آئی۔ نتیجتاً م س 09ء کی پہلی ششماہی کے دوران حکومتی میزانیہ ضروریات بینکوں کو پوری کرنی پڑیں۔ اس طرح پہلی ششماہی میں 20.8 فیصد کی سال بسال کمی کے باوجود مالکاری کے ملکی ذرائع میں بینکاری نظام کا حصہ بڑھ کر 85.2

² بینکاری نظام سے میزانیہ مالکاری نقد کی بنیاد پر نکالی جاتی ہے اس لیے یہ زراور قرضے کے سیکشن میں دیے گئے حکومتی قرض گیری کے اعداد و شمار سے مختلف ہوگی جہاں حاصل شدہ رقم کی بنیاد پر حساب کیا جاتا ہے۔

جدول 5.4: مالکاری کے ذرائع (جولائی تا دسمبر)

ارب روپے						
جولائی تا دسمبر						
میں 07ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء
169.0	356.3	250.6	110.9	-29.7	100.0	100.0
96.2	68.0	37.0	-29.3	-45.6	19.1	14.8
72.7	288.3	213.6	296.4	-25.9	80.9	85.2
31.5	228.6	181.0	626.4	-20.8	(79.3)	(84.7)
25.3	58.0	31.3	129.0	-46.1	(20.1)	(14.7)
15.9	1.7	1.3	-89.6	-21.8	(0.6)	(0.6)
ماخذ: وزارت خزانہ						
1 قوسین میں درج اعداد و شمار ملکی مالکاری کے ذرائع میں حصہ کی نمائندگی کر رہے ہیں۔						

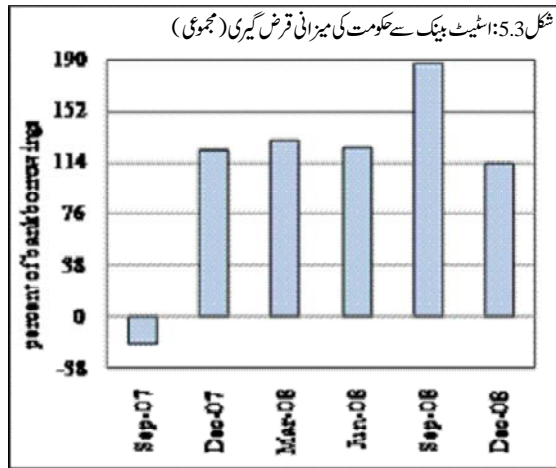
فیصد ہو گیا جبکہ پچھلے سال اسی مدت میں یہ حصہ 80.9 فیصد تھا۔

بجٹ خسارے کو پورا کرنے کے لیے بینکاری شعبے پر مسلسل دباؤ سے قطع نظر حالیہ مہینوں میں بینکاری نظام سے میزانیہ مالکاری کی ہیئت ترکیبی میں نمایاں بہتری آئی ہے۔ آخر دسمبر 2008ء کو بینکوں سے مجموعی میزانیہ قرض گیری میں اسٹیٹ بینک کی مالکاری کا حصہ کم ہو کر 114.1 فیصد رہ گیا جبکہ پہلی سہ ماہی میں 187.0 فیصد تھا (دیکھئے شکل 5.3)۔ مرکزی بینک سے حکومتی میزانیہ ضروریات پوری کرنے کا سلسلہ کم ہو گیا کیونکہ نجی قرضے کی سست طلب اور غیر ادا شدہ قرضوں میں اضافے سے متاثر جدولی بینکوں نے خطرے سے پاک حکومتی تمسکات میں دلچسپی لی۔

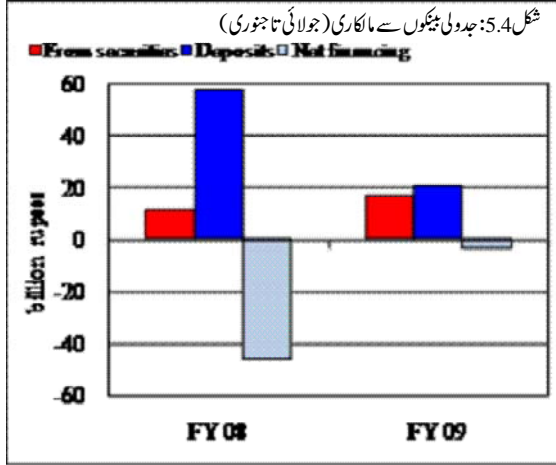
شعبہ بینکاری سے مالکاری

حکومتی قرض گیری سے متعلق ماہ جنوری کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ شعبہ بینکاری سے خالص میزانیہ مالکاری میں 51.6 ارب روپے کا

اضافہ ہوا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ بینکاری شعبے سے حاصل ہونے والی میزانیہ مالکاری جولائی تا جنوری م س 09ء کے دوران 232.6 ارب روپے تک پہنچ گئی جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں یہ 188.8 ارب روپے تھی۔



م س 09ء کے پہلے سات ماہ کے دوران اسٹیٹ بینک نے اعانت میزانیہ کے لیے حکومت کو نئے ٹریژری بلز جاری کر کے 249.5 ارب روپے فراہم کیے۔ ساتھ ہی اسٹیٹ بینک میں حکومتی امانتیں



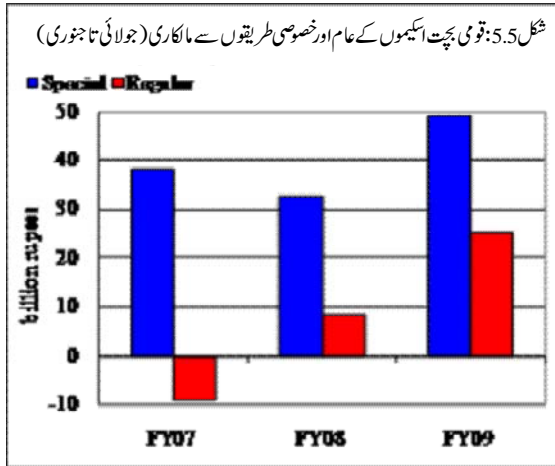
(دیگر امانتوں سمیت) 13 ارب روپے بڑھ گئیں جس سے جولائی تا جنوری م س 09ء میں خالص میزانیہ مالکاری کم ہو کر 236 ارب روپے رہ گئی۔

حکومتی تمسکات کی نیلامی میں بینکوں کی کم شرکت اور بینکوں میں حکومتی امانتوں میں اضافے کے باعث جولائی تا جنوری م س 08ء کے دوران جدولی بینکوں سے خالص مالکاری 46.1 ارب روپے تھی۔ معاشی سست رفتاری کے دوران نجی شعبے کے قرضے سے وابستہ ممکنہ خطرات کی بنا پر حکومتی ٹی بلز میں جو نسبتاً خطرے سے پاک ہوتے ہیں بینکوں کی دلچسپی وسط

نومبر 2008ء سے دوبارہ عود کر آئی ہے۔ اس کے علاوہ حکومت نے جولائی تا جنوری م س 09ء کے دوران جدولی بینکوں میں اپنی امانتوں کا بڑا حصہ واپس نکال لیا۔ نتیجے کے طور پر جدولی بینکوں سے خالص واپسی جولائی تا جنوری م س 09ء کے دوران صرف 3.4 ارب روپے تک محدود رہی (دیکھئے شکل 5.4)۔

غیر بینک اداروں سے مالکاری

میزانیہ مالکاری کے غیر بینک ذرائع میں سب سے بڑا حصہ قومی پخت اسکیموں کا رہا جن کی خالص وصولیاں 74.9 ارب روپے تھیں۔ غیر بینک اداروں سے مزید وسائل کے حصول کے لیے



حکومت نے زیر جائزہ مدت کے دوران بعض پخت اسکیموں پر دو بار شرح منافع میں اضافہ کیا۔ نتیجتاً قومی پخت اسکیموں کی خالص وصولیاں جولائی تا جنوری م س 09ء میں پچھلے سال کی اسی مدت کے مقابلے میں قدرے تیزی سے بڑھیں۔ یہ قابل ذکر بات ہے کہ بہود سیونگ سرٹیفکیٹ اور پنشنرینی فٹ اکاؤنٹ کو تخصیصی سرمایہ کاری وثیقہ جات کہا جاتا ہے کیونکہ یہ بیواؤں اور پنشنروں کے لیے ہیں اور اس لیے ان کی شرح منافع دیگر اسکیموں سے زیادہ ہے۔ ان دونوں وثیقہ جات سے جولائی تا جنوری م

س 09ء کے دوران مجموعی طور پر میزانیہ مالکاری کے لیے 49 ارب روپے حاصل ہوئے (دیکھئے شکل 5.5)۔ دیگر پخت اسکیموں کی کارکردگی بھی

جدول 5.5: وفاقی بورڈ آف ریونیو کا جمع کردہ ٹیکس

ارب روپے							
جمع کردہ خالص ٹیکس (جولائی تا جنوری)		سال بسال تبدیلی (فیصد)		جمع کردہ ٹیکس بلحاظ سالانہ بجٹ ہدف فیصد			
میں 07ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 07ء	میں 08ء	میں 09ء
185.2	191.7	235.3	3.5	22.8	69.9	47.3	47.2
277.5	321.0	395.1	15.7	23.1	48.7	51.8	52.6
171.0	199.2	250.0	16.5	25.5	49.7	53.1	53.2
36.2	46.3	61.7	28.1	33.2	52.4	50.9	55.0
70.3	75.4	83.4	7.2	10.6	44.7	49.0	49.4
462.7	512.6	630.5	10.8	23.0	55.4	50.0	50.4

ماخذ: وفاقی بورڈ آف ریونیو

مذکورہ عرصے میں بہتر ہوئی۔

5.6 ایف بی آر کی ٹیکس وصولی

جولائی تا جنوری میں 09ء کے دوران خالص ٹیکس وصولی کی نمو بڑھ کر 23.0 فیصد ہو گئی جبکہ پچھلے مالی سال کی اس مدت میں یہ 10.8 فیصد تھی (دیکھئے جدول 5.5)۔ مجموعی ٹیکس وصولیوں کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ چاروں ٹیکسوں میں دو ہندسی نمو سے خالص ٹیکس وصولیوں کی سال بسال نمو کو تیز کرنے میں مدد ملی ہے۔

اس مستحکم نمو کے باوجود میں 09ء کے سات ماہ کے دوران ہونے والی ٹیکس وصولی بلا واسطہ ٹیکس وصولیوں میں کمی ظاہر کرتی ہے۔ میں 09ء کے ابتدائی مہینوں میں بلا واسطہ ٹیکسوں کی وصولی سے پہلی ششماہی کی نمو بہتر ہوئی ہے تاہم ماہانہ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ سیکلز ٹیکس اور وفاقی ایکسائز ڈیوٹی کی مد میں وصولیاں کم ہو رہی ہیں۔ جنوری 2009ء تک ایف بی آر کی مجموعی ٹیکس وصولیاں (خالص) 1250 ارب روپے کے سالانہ ہدف کا 50.4 فیصد اور میں 09ء کے لیے آئی ایم ایف کے نظر ثانی شدہ تخمینے 1300 ارب روپے کا 48.5 فیصد ہیں۔ محاصل کی وصولی کی موجودہ سطح اور ملک میں معاشی سست رفتاری کے پیش نظر اندیشہ ہے کہ ایف بی آر کو اپنا م 09ء کا سالانہ بجٹ کا ہدف 1250 ارب روپے پورا کرنے میں دشواری ہوگی۔

بلا واسطہ ٹیکسوں کی وصولی

جولائی تا جنوری میں 09ء کے دوران بلا واسطہ ٹیکسوں کی وصولی 235.3 ارب روپے تھی جبکہ میں 09ء کے سالانہ بجٹ کا ہدف 499 ارب روپے ہے۔ اگرچہ جولائی تا جنوری میں 09ء کی بلا واسطہ ٹیکس وصولیوں میں پچھلے سال کی اسی مدت کی 3.5 فیصد نمو کے مقابلے میں 22.8 فیصد سال بسال نمو ہوئی تاہم یہ اضافہ 28.7 فیصد سال بسال سے کم ہے جو سالانہ بجٹ کا ہدف حاصل کرنے کے لیے درکار ہے۔ میں 09ء کی حقیقی جی ڈی پی نمو کے تخمینے سست رفتار نمو کو ظاہر کرتے ہیں اس لیے میں 09ء کا بلا واسطہ ٹیکسوں کا ہدف حاصل کرنا مشکل ہوگا۔

جدول 5.6: اکم ٹیکس کے اہم اجزاء					
ارب روپے					
جولائی تا دسمبر		سال بسال فیصد تبدیلی		کل میں حصہ	
میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء
67.5	79.8	-35.8	18.2	42.8	38.6
11.3	29.9	150.4	165.6	7.1	14.5
92.1	112.8	19.6	22.5	58.4	54.6
0.1	0.2	-13.6	159.3	0.1	0.1
170.9	222.7	-8.4	30.3	108.4	107.9
13.2	16.3	-32.5	23.0	8.4	7.9
157.7	206.4	-5.6	30.9	100.0	100.0
ماخذ: وفاقی بورڈ آف ریونیو					

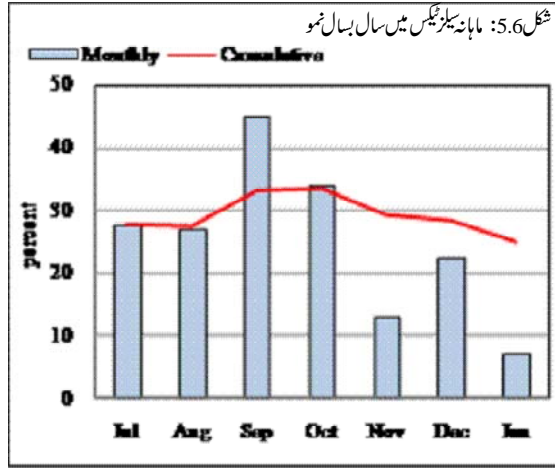
جولائی تا جنوری میں 09ء کے بلا واسطہ ٹیکس وصولیوں کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ نصف سے زیادہ خالص آمدنی ٹیکس ”ودہولڈنگ ٹیکس“ سے حاصل ہوا جس کے بعد رضا کارانہ ادائیگیوں کا نمبر آتا ہے۔ میں 09ء کی پہلی سہ ماہی میں پیشگی ٹیکس ادائیگیوں کی سست رفتاری دوسری سہ ماہی میں مزید بڑھ گئی جس سے کارپوریٹ شعبے کی نفع آوری کی کمزوری ظاہر ہوتی ہے۔ ٹیکس ریٹرنز کے آڈٹ اور اسیسمنٹ پر زیادہ توجہ مرکوز کیے جانے کی بنا پر ایف بی آر 29.9 ارب روپے اکٹھا کرنے میں کامیاب رہا (دیکھئے جدول 5.6)۔

جدول 5.7: مالی سال 09ء کی پہلی ششماہی کے دوران ودہولڈنگ جمع کردہ ٹیکس (جولائی تا دسمبر)					
ارب روپے					
جولائی تا دسمبر		سال بسال فیصد تبدیلی		کل میں حصہ	
میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء
12.6	15.0	19.0	13.7	13.3	10.7
9.0	12.0	33.4	9.8	3.7	3.1
8.2	6.7	-18.5	8.9	6.0	34.3
31.4	38.7	23.4	34.1	6.4	5.0
5.0	7.2	43.6	3.0	4.6	5.0
2.8	5.2	86.3	3.3	9.2	9.4
3.0	5.6	86.0	10.4	93.2	91.1
8.7	10.4	19.3	8.9	6.8	8.2
83.9	105.1	25.2	112.8	100.0	100.0
92.1	112.8	22.5	100.0	100.0	100.0
ماخذ: وفاقی بورڈ آف ریونیو					

میں 09ء کی پہلی ششماہی میں ودہولڈنگ ٹیکس کی وصولیاں 20.7 ارب روپے بڑھ کر 112.8 ارب روپے ہو گئیں جو 22.5 فیصد کی سال بسال نمو کی عکاسی کرتی ہیں (دیکھئے جدول 5.7)۔ ودہولڈنگ ٹیکس وصولیوں میں بڑی بڑی مدیں کنٹریکٹس (38.7 ارب روپے، 23.4 فیصد سال بسال اضافہ)، درآمدات (15 ارب روپے، 19 فیصد اضافہ) اور تنخواہیں (12 ارب روپے، 33.4 فیصد اضافہ) شامل ہیں۔

بالواسطہ ٹیکس

اجناس کی بلند عالمی قیمتوں اور پاکستانی روپے کی قدر میں تیزی سے کمی کے باعث بالواسطہ ٹیکسوں میں میں 09ء کے ابتدائی مہینوں میں بہت اضافہ ہوا جس سے



بالواسطہ ٹیکسوں کی کمی جزوِ اُپوری ہو گئی۔ تاہم اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں اور اس کے نتیجے میں درآمدی نمو میں کمی سے بالواسطہ ٹیکسوں کی وصولیاں کمزور پڑنے لگی ہیں۔ اگرچہ جولائی تا جنوری م س 09ء میں بالواسطہ ٹیکسوں کی وصولیاں 35.7 فیصد بڑھیں تاہم یہ اضافہ نومبر تا جنوری م س 09ء کے دوران کم ہو کر 7.4 فیصد سال بسال رہ گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ بالواسطہ ٹیکسوں کی جنوری 2009ء کی وصولیاں جنوری 2008ء کی وصولیوں سے 0.9 ارب روپے یعنی 1.2 فیصد کم ہیں۔

جولائی تا جنوری م س 09ء کے دوران سیلز ٹیکس کی وصولیوں کے ضمن میں سب سے زیادہ کوششیں کی گئیں۔ اس مدت میں سیلز ٹیکس کی وصولیاں 25.5 فیصد سال بسال بڑھ کر 250.0 ارب روپے ہو گئیں جبکہ سالانہ بجٹ کا ہدف 470 ارب روپے ہے۔ تاہم حالیہ مہینوں میں سیلز ٹیکس کی وصولیوں میں کچھ کمی دیکھنے میں آئی ہے (دیکھئے شکل 5.6)۔ سیلز ٹیکس کے ملکی ذرائع سے متعلق تفصیلی اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ پٹرولیم مصنوعات (39.6 ارب روپے)، ٹیلی مواصلات (23.5 ارب روپے)، قدرتی گیس (10 ارب روپے) اور شکر (4.5 ارب روپے) محاصل کے سب سے اہم ملکی ذرائع تھے (دیکھئے جدول 5.8)۔

جدول 5.8: سیلز ٹیکس کے اہم شرکاء دار (جولائی تا دسمبر)

ارب روپے	ارب روپے	ارب روپے	ارب روپے	ارب روپے
21.8	23.5	7.9	24.6	18.7
9.2	39.6	331.7	10.4	31.4
8.1	10.0	23.1	9.1	7.9
5.1	4.5	-11.1	5.8	3.6
4.0	4.0	1.1	4.5	3.2
1.7	1.8	4.7	2.0	1.4
1.3	1.6	17.9	1.5	1.2
1.8	1.6	-14.2	2.0	1.2
1.0	0.7	-26.1	1.1	0.6
0.5	0.7	43.1	0.6	0.6
54.5	88.1	61.5	61.5	69.9
34.1	38.0	11.4	38.5	30.1
88.6	126.1	42.3	100.0	100.0

ماخذ: وفاقی بورڈ آف ریونیو

رواں مالی سال کے پہلے سات ماہ میں وفاقی ایکسائز ڈیوٹی کی مد میں 61.7 ارب روپے وصول کیے گئے جو 33.1 فیصد کی سال بسال نمو کو ظاہر کرتے ہیں۔ وفاقی ایکسائز ڈیوٹی کے جولائی تا دسمبر م س 09ء کے اعداد و شمار کا تجزیہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے زیادہ وصولی سگریٹ (15.5 ارب روپے) سے اور اس کے بعد سینٹ (8.6 ارب روپے) سے ہوئی۔ پہلی ششماہی میں مشروبات سے وفاقی ایکسائز ڈیوٹی کی وصولیاں 5.5 ارب روپے اور قدرتی گیس سے 3 ارب تھیں۔ جولائی تا دسمبر م س 09ء کے دوران خدمات کے شعبے سے وفاقی ایکسائز ڈیوٹی کی وصولی

جدول 5.9: مجموعی صوبائی مالیات کا خلاصہ			
ارب روپے			
جولائی تا دسمبر			
م س 07ء	م س 08ء	م س 09ء	
215.7	285.2	326.4	مجموعی حاصل
170.2	187.4	250.6	وفاقی حاصل میں صوبائی حصہ
17.0	18.2	22.0	صوبائی ٹیکس
1.7	2.0	2.5	املاک ٹیکس
1.0	1.3	1.5	ایکسائز ڈیوٹی
4.7	5.3	5.0	اسٹیپ ڈیوٹی
	3.9	3.5	موٹر ویکل ٹیکس
5.8	5.8	9.4	دیگر
18.3	34.2	24.7	صوبائی غیر ٹیکس
0.1	9.8	0.1	سود
0.9	1.0	1.2	آب پاشی
17.3	23.1	23.5	دیگر
10.3	45.4	29.2	وفاقی قرضے اور مشغلیاں گرانٹس
-4.4	3.7	1.8	قرضے (خالص)
14.7	16.3	19.2	گرانٹس
0.0	25.4	8.2	ترقیاتی اخراجات کے لیے گرانٹس
242.7	322.4	294.4	مجموعی اخراجات
187.2	218.3	245.0	جاری اخراجات
10.5	8.2	8.5	وفاقی حکومت کو سودی ادائیگیاں
176.7	210.1	236.5	دیگر جاری اخراجات
55.4	104.2	49.4	ترقیاتی اخراجات
-26.9	-37.2	32.1	مجموعی توازن
ماخذ: وزارت خزانہ			

8.2 ارب روپے رہی جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں یہ 15.1 ارب روپے تھی۔

جولائی تا جنوری م س 09ء کے دوران کسٹم ڈیوٹی کی مد میں گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 7.9 ارب روپے زائد آئے اور یہ خالص وصولیاں 83.4 ارب روپے تک پہنچ گئیں جبکہ سالانہ بجٹ کا ہدف 169.0 ارب روپے ہے۔

5.7 صوبائی مالیاتی لین دین

پہلی ششماہی کے دوران کل محاصل کی آمد میں کمی سے قطع نظر صوبائی سرکاری مالیات کے مجموعی توازن میں خاصی فاضل رقم ریکارڈ کی گئی اور کل اخراجات 8.7 فیصد سال بسال گھٹ کر 294.4 ارب روپے تک پہنچ گئے (دیکھئے جدول 5.9)۔ صوبہ وار تفصیلات سے ظاہر ہوتا ہے کہ سندھ میں خسارہ ہوا جبکہ باقی تین صوبوں کے مجموعی توازن میں فاضل رقم ریکارڈ کی گئی (دیکھئے جدول 5.10)۔ تاہم پہلی ششماہی میں مجموعی توازن بلند ہونے کا لازمی

مطلب یہ نہیں کہ صوبوں کی مالیاتی کارکردگی بہتر ہوئی ہے کیونکہ کل مصارف میں کمی زیادہ تر ترقیاتی اخراجات میں 52.6 فیصد کمی کی وجہ سے ہوئی ہے۔ نتیجے کے طور پر مجموعی مصارف میں ترقیاتی اخراجات کا حصہ پچھلے سال کی پہلی ششماہی سے نصف ہو گیا ہے (دیکھئے شکل 5.7)۔

دوسری جانب م س 09ء کی پہلی ششماہی کے دوران جاری اخراجات میں معمولی سی کمی ہوئی۔ پہلی ششماہی میں جاری اخراجات 245 ارب روپے تھے۔ ان میں 12.2 فیصد کا اضافہ ہوا جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں 16.6 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔

غیر ٹیکس محاصل اور وفاقی حکومت کے صوبوں کو قرضوں اور گرانٹس میں کمی کی وجہ سے مجموعی محاصل کی نمو پہلی ششماہی کے دوران کم ہوئی۔ تاہم وفاق کی جانب سے صوبوں کو فراہم کیے جانے والے ٹیکسوں میں 63.1 ارب روپے کے اضافے کی بنا پر اس کی تلافی ہو گئی۔ پہلی ششماہی کے

جدول 5.10: جولائی تا دسمبر کے درمیان صوبائی مالیات

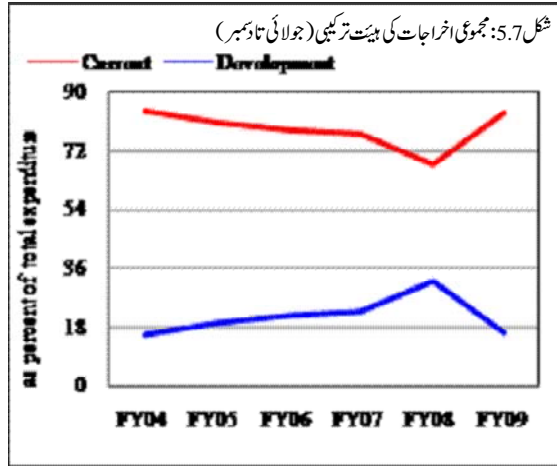
پنجاب		سندھ		سرحد		بلوچستان	
میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء
144.1	159.8	78.4	89.9	39.3	44.0	23.4	32.7
94.2	124.0	56.8	76.7	23.0	31.4	13.4	18.5
9.8	10.2	7.0	10.4	1.0	1.1	0.4	0.3
22.8	19.7	3.9	1.8	6.8	2.3	0.7	1.0
17.3	6.0	10.6	1.0	8.6	9.3	8.9	12.9
173.9	148.9	86.1	94.0	38.6	29.1	23.9	22.3
102.3	120.2	71.9	83.1	25.6	23.5	18.5	18.2
71.6	28.7	14.2	11.0	12.9	5.6	5.4	4.1
-29.8	10.8	-7.7	-4.1	0.8	14.9	-0.5	10.4

ماخذ: وزارت خزانہ

دوران وفاقی حاصل میں صوبائی حصے کی بلند نمو کا سبب تقسیم کیے جانے والے پول میں اضافہ تھا جو بالواسطہ ٹیکسوں کی مستحکم نمو کے باعث ہوا۔

5.8 ملکی قرضہ

میں 09ء کی پہلی ششماہی میں مالیاتی خسارے میں واضح کمی کے باوجود ملکی قرضہ جات میں جنوری 2009ء تک 341 ارب روپے کا خالص اضافہ ہوا۔ ملکی قرضوں کی یہ بلند نمو نجکاری آمدنی کے عدم حصول اور خالص بیرونی مالکاری کی عکاسی کرتی ہے کیونکہ بیرونی کرنسی بانڈز کے میعاد پوری کرنے والے اسٹاک پر دوبارہ ادائیگیاں کی گئیں۔

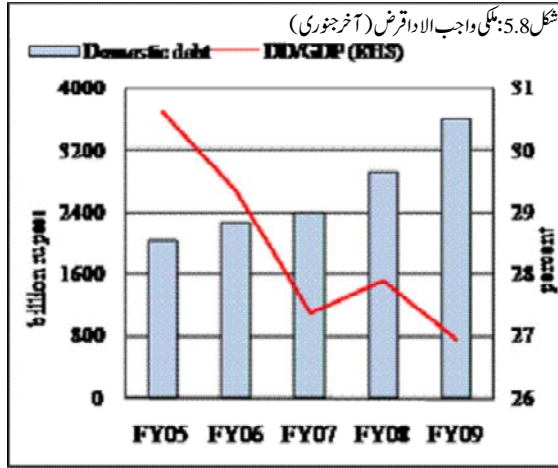


ملکی قرضہ جات میں بڑے اضافے کے باوجود (اس کا اسٹاک 36 کھرب روپے ہے) ملکی قرض (اور میں 09ء تخمین شدہ جی ڈی پی کا تناسب کم ہو کر 27 فیصد رہ گیا۔ میں 08ء میں یہ تھوڑا سا بڑھا تھا (دیکھئے شکل 5.8)۔

ملکی قرض کی ہیئت ترکیبی

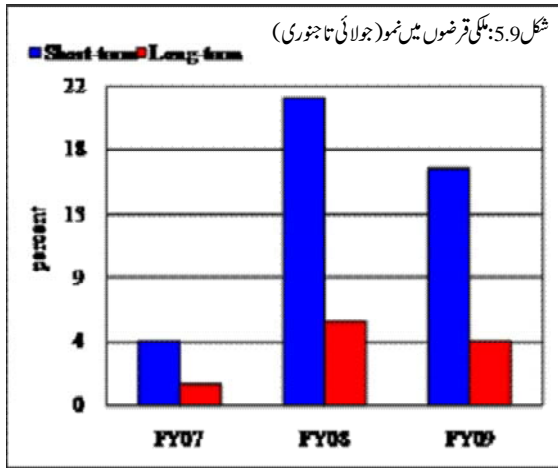
اگرچہ قلیل مدتی قرض کی نمو میں 09ء کی پہلی ششماہی میں کم ہوئی تاہم اس قرض کے واجب الادا اسٹاک میں 16.3 فیصد کا اضافہ اب بھی کم نہیں

(دیکھئے شکل 5.9)۔ نتیجتاً نمو کم ہونے کے باوجود مجموعی ملکی قرضہ جات میں قلیل مدتی قرض کا حصہ 6.9 فیصدی درجے بڑھ کر 52.8 فیصد ہو گیا جس کا سبب طویل مدتی قرض کی اس سے بھی کمزور نمو تھی۔



ملکی قرضہ جات کے تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مستقل قرضے کا واجب الادا اسٹاک آخر جنوری 2009ء میں 609.1 ارب روپے تھا (دیکھئے جدول 5.11)۔ م س 08ء کی پہلی ششماہی میں 44.5 ارب روپے کے اضافے کے برعکس رواں سال کے پہلے چھ ماہ میں پی آئی بی کا اسٹاک 12.5 ارب روپے کم ہو گیا۔ م س 09ء کی پہلی ششماہی کے دوران قلیل مدتی شرح سود میں اضافے کی بنا پر رواں مالی سال کے دوران ہونے والی پی آئی بی کی واحد نیلامی میں صرف 3.6 ارب روپے (مجموعی) جمع ہو سکے۔ ساتھ ہی پی آئی بی کی تکمیل میعاد کی وجہ

سے جنوری 2009ء میں 16.1 روپے مزید کم ہو گئے۔ دوسری طرف پہلی ششماہی کے دوران حکومت پاکستان اجارہ صکوک کی دو نیلامیوں سے 12.5 ارب روپے اکٹھا کرنے میں کامیاب رہی جس سے پی آئی بی کے تکمیل میعاد والے اسٹاک پر ہونے والی ادائیگیوں کی تلافی ہو گئی اور مستقل قرضے کا مجموعی اسٹاک کم و بیش یکساں رہا۔



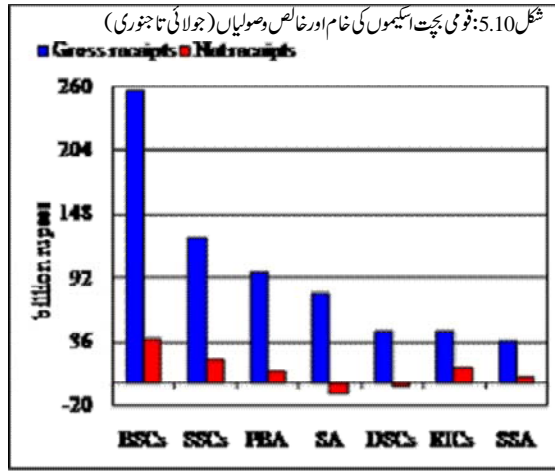
م س 09ء کی پہلی ششماہی میں رواں قرضہ 16.3 فیصد بڑھ گیا جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے میں 21.2 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔ اسٹیٹ بینک میں رکھے گئے ٹی بلز کا اسٹاک ابھی تک رواں قرض کا بڑا حصہ ہے جس سے اس حقیقت کی عکاسی ہوتی ہے کہ پچھلے 16 ماہ کے دوران بجٹ خسارہ پورا کرنے کے لیے حکومت مرکزی بینک پر بہت زیادہ انحصار کرتی رہی ہے۔ جولائی تا جنوری م س 09ء کے دوران ٹریژری بلز کا واجب الادا اسٹاک 18.3 فیصد بڑھ گیا جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 56.3 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔ تاہم دسمبر 2008ء

میں حکومت کی جانب سے 80.8 ارب روپے کے ٹی بلز کی واپسی اہم پیش رفت تھی۔ یہ واپسی کمرشل بینکوں کی ٹی بلز کی نیلامیوں میں از سر نو دلچسپی کی وجہ سے ممکن ہوئی۔

جدول 5.11: خام وصولی اور ادائیگیاں (جولائی تا جنوری)

ارب روپے						
مالی سال 09ء			مالی سال 08ء			
قرضہ (آخر جنوری)	دوبارہ ادائیگیاں	خام وصولیاں	قرضہ (آخر جنوری)	دوبارہ ادائیگیاں	خام وصولیاں	
609.1	71.8	72.5	600.6	75.7	123.3	مستقل قرضے
						جس میں
399.1	16.1	3.6	405.8	10.1	54.6	پی آئی بی
12.5	0.0	12.5	0.0		0.0	اجارہ سکوک
1904.7	2291.5	2558.8	1342.7	935.9	1170.9	رواں قرضے
						جس میں
602.6	877.9	943.5	637	370.8	351.7	ایم بی بی
1302.1	1413.6	1615.3	705.7	565.1	819.2	ایم آر بی
1093.3	612.8	687	979.8	216.5	257.5	غیر فنڈ قرضے
3607.1	2976	3318.3	2923.1	1228.1	1551.7	کل

☆ اس میں ایم بی بی کی کمرشل بینکوں کو براہ راست فروخت بھی شامل ہے۔



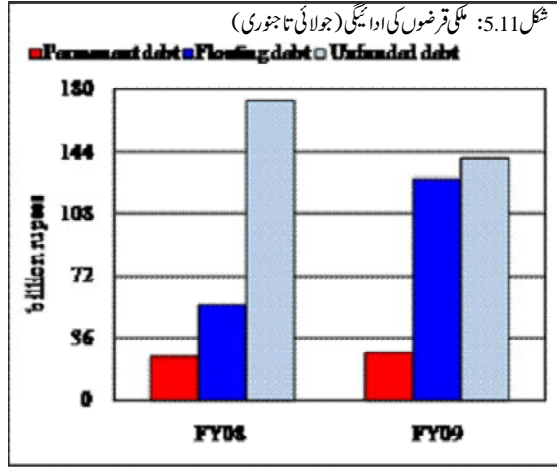
جولائی تا جنوری م س 09ء کے دوران غیر فنڈ قرضے

میں 7.2 فیصد اضافہ ہوا اور وہ 72.9 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ اس ششماہی میں قومی بچت اسکیموں سے مجموعی طور پر 687 ارب روپے حاصل ہوئے (دیکھئے شکل 5.10)۔ اہم بچت اسکیموں یعنی بہبود سیونگ سرٹیفکیٹ، اپیشل سیونگ سرٹیفکیٹ اور پنشنر بنی فنڈ اکاؤنٹ کی مجموعی فروخت بہت بڑھ گئی۔ تاہم ان وثیقہ جات کو بھاری تعداد میں بھنایا گیا (تفصیل میعاد سے پہلے بھی) جس کی وجہ سے خالص وصولیاں خاصی کم ہو گئیں۔ قومی بچت اسکیموں کے ذریعے آنے والی متوقع رقم کی وجہ سے حکومت کو

تین ماہ کے عرصے میں دوبار شرح منافع میں اضافہ کرنا پڑا۔ حال ہی میں حکومت نے بہبود سیونگ سرٹیفکیٹ اور پنشنر بنی فنڈ اکاؤنٹ رکھنے والے موجودہ افراد کو بلند تر شرح منافع کی جانب مفت منتقلی کی سہولت دی ہے۔ ان اقدامات سے توقع ہے کہ حکومت کو رواں مالی سال کے بقیہ مہینوں میں قومی بچت اسکیموں سے مزید رقم کے حصول میں مدد ملے گی۔

ملکی قرضہ جات کی واپسی

جولائی تا جنوری م س 09ء کے دوران ملکی قرضہ جات کی واپسی کی لاگت بڑھ کر 288.2 ارب روپے ہو گئی (دیکھئے شکل 5.11)۔ ملکی قرضہ جات



کی واپسی کے اعداد و شمار کا تجزیہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ رواں قرض کی واپسی کی لاگت میں بہت اضافہ ہوا۔ مئی 08ء کے دوران بھاری بجٹ خسارہ پورا کرنے کی خاطر رواں قرض کے اسٹاک میں اضافے اور اس کے ہمراہ شرح سود بڑھنے کی وجہ سے یہ ہوا کہ مئی 09ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی ملکی قرضوں کی واپسی کی لاگت کی مدتوں رواں قرض پر سودی ادائیگیوں کا حصہ بڑھ کر 44.4 فیصد ہو گیا جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں یہ 22.4 فیصد تھا۔ مئی 09ء کی پہلی ششماہی میں غیر فنڈ قرض پر سودی ادائیگیاں پچھلے سال کے اولین چھ ماہ کی نسبت کم

ہوئیں تاہم غیر فنڈ قرض کی ادائیگی قرض کی لاگت اب بھی مجموعی ادائیگی قرض میں بڑا حصہ رکھتی ہے۔ غیر فنڈ قرض پر سودی ادائیگیوں میں حالیہ کمی اس لیے ہوئی کہ 1990ء کی دہائی کے اواخر کے بلند شرح منافع والے ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس نے اپنی میعاد پوری کی جس سے ادائیگیوں پر دباؤ کم ہو گیا۔ دوسری جانب بہود سیونگ سرٹیفکیٹ اور پنشنر بین فٹ اکاؤنٹ کی ادائیگی قرض کی لاگت مستقبل میں بڑھنے کی توقع ہے کیونکہ ان کی کوپن ادائیگیاں ہوتی ہیں اور دوسری اسکیموں کے مقابلے میں شرح منافع بھی بہتر ہے۔

6 بیرونی شعبہ

6.1 عمومی جائزہ

پاکستان کا بیرونی حسابات کا جو توازن مالی سال 2009ء کے جولائی تا اکتوبر عرصے میں تیزی سے بگڑ گیا تھا، اگلے مہینوں کے دوران اس میں خاصی بہتری آ گئی (دیکھئے جدول 6.1) کیونکہ جاری حسابات کے خسارے کم ہوئے اور مالی رقوم کی آمد میں کچھ اضافہ ہوا۔ اس سے زرمبادلہ کے ذخائر بڑھے اور روپے کی قدر میں مالی سال 2009ء کے جولائی تا اکتوبر عرصے میں جو کمی آئی تھی وہ بھی کسی حد تک بحال ہو گئی (دیکھئے شکل 6.1)۔ چنانچہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ بیرونی حسابات کے مجموعی خسارے میں مالی سال کے پہلے آٹھ ماہ کے دوران ہونے والی 83.9 فیصد نمو بڑی حد تک ابتدائی چار ماہ میں وقوع پذیر ہوئی۔

جدول 6.1: بیرونی حسابات کا خلاصہ			
ارب امریکی ڈالر			
مئی 08ء	مئی 09ء	جولائی تا فروری	نومبر تا فروری
الف۔ جاری حسابات کا توازن			
(i) تجارتی توازن	-8.6	-5.7	-7.5
برآمدات	-9.3	-5.9	-8.9
سال بسال (%)	12.5	6.3	13.0
درآمدات	13.8	14.3	4.3
سال بسال (%)	21.8	12.2	21.9
(ii) کا دیدہ توازن	20.8	37.6	0.5
ترسیلات	0.6	0.3	1.4
ب۔ مالی سرمائے کا توازن	4.1	2.0	4.9
(i) بیرونی براہ راست سرمایہ کاری	5.1	1.8	2.5
(ii) بیرونی جزو دانی سرمایہ کاری	2.8	1.2	2.8
(iii) دیگر سرمایہ کاری	0.1	-0.2	-0.9
ج۔ اغلاط اور بھول چوک	2.2	0.7	0.5
د۔ مجموعی توازن	0.7	0.9	-0.2
	-2.8	-3.0	-5.2
	0.1		

جولائی تا اکتوبر مالی سال 2009ء میں معاشی

صورتحال درآمدی نمو کے تیزی سے بڑھنے کی وجہ سے خراب ہوئی جس کی بنیادی وجہ بلند درآمدی اخراجات تھے۔ اسی طرح صورتحال میں بہتری بھی ان ہی دو عوامل کی وجہ سے آئی، یعنی درآمدات کم ہوئیں (کیونکہ زری تختی اور کمزور روپے کے باعث طلب سکرنگی) اور درآمداتی اشیاء کی قیمتیں بھی نمایاں طور پر کم ہوئیں (دیکھئے جدول 6.2)۔ درآمدی بل میں کمی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ نومبر تا فروری مالی سال 09ء کے دوران اس میں سال بسال 27.6 فیصد کمی آئی جبکہ گذشتہ مالی سال کے اسی عرصے میں نمو 37.6 فیصد رہی تھی (دیکھئے جدول 6.1)۔

درآمدی بل میں کمی کے ساتھ ساتھ ترسیلات زر میں بھی اضافہ ہوا جس سے جاری حسابات کا خسارہ کم کرنے میں مدد ملی، تاہم ان سازگار حالات سے حاصل ہونے والے بعض فوائد برآمدات کی کمزور نمو اور زرمبادلہ کی آمد کم ہونے کے نتیجے میں زائل ہو گئے۔

اسی طرح مالی رقوم کی آمد جو رواں مالی سال کے جولائی تا اکتوبر عرصے میں رک گئی تھی، نومبر میں پاکستان کے اقتصادی پروگرام کے لیے آئی ایم ایف کی حمایت ملنے کے بعد کسی حد تک بحال ہو گئی (دیکھئے شکل 6.2)۔ آئی ایم ایف کی حمایت نے غیر ملکی رقوم کی آمد پر دو طرح سے اثر ڈالا۔

جدول 6.2: بیرونی حسابات میں حالیہ بہتری میں کارفرما عوامل

نمبر تا جنوری	جولائی تا جنوری	میں 07ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء
نئی شعبے کے قرض کی نمو	10.9	9.9	5.5	8.2	1.4	
پٹرولیم کی درآمدات کی قیمت (ڈالر فی میٹرک ٹن)	449	508	654	529.3	412	
گندم کی درآمدات کی قیمت (ڈالر فی میٹرک ٹن)	277	463	406	460.8	377	
پام آئل کی درآمدات کی قیمت (ڈالر فی میٹرک ٹن)	483	805	907	833.6	647	
پاکستان کی جی ڈی پی نمو	6.8	5.8	2.5	-	-	
روپیہ کی قدر بھٹا ڈالر (اضافہ + کمی -)	-0.9	-3.5	-13.6	-	-	
چاول کی پیداوار (ملین ٹن)*	5.4	5.6	6.5	-	-	
ایس ایچ ڈی بیرونی کرنسی درجہ بندی	B+	B	CCC+	B+	CCC+	

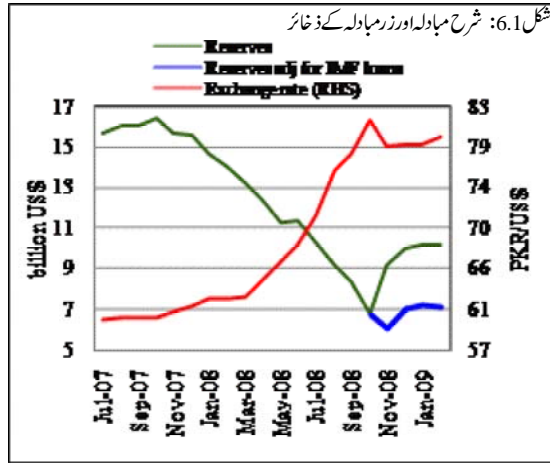
پ: پیش گوئی

*: یور مالی سال

ایک طرف اس نے شرح مبادلہ کو مستحکم کرنے میں مدد دی جس سے ایف ای-25 قرضوں کی ادائیگی میں کمی آگئی اور واجب الادا برآمدی بل روکے رکھنے کی حوصلہ شکنی ہوئی۔ دوسری طرف اس سے غیر ملکی سرمایہ کاروں کا اعتماد کسی حد تک بحال ہونے میں بھی مدد ملی اور دوطرفہ اور کثیر طرفہ قرضے ملنے لگے¹۔ اس کے نتیجے میں مالی حسابات میں فاضل رقم جو رواں مالی سال جولائی تا اکتوبر 10.5 ارب ڈالر کی معمولی سطح پر تھی، بڑھ کر نومبر تا فروری عرصے میں 1.9 ارب ڈالر ہو گئی²۔

مستقبل کے لیے ممکنہ خطرات

جن دو چیزوں نے پاکستان کی برآمدات پر حالیہ عرصے میں بے حد منفی اثرات مرتب کیے ہیں ان میں بڑی برآمدی منڈیوں میں کساد بازاری کی وجہ سے پاکستانی مصنوعات کی قیمت اور طلب میں ہونے والی کمی، اور اس پر مستزاد ملک میں بجلی کی قلت ہے۔ بالخصوص رواں مالی سال نومبر تا فروری پاکستان کی برآمدات 7 فیصد کم ہو گئیں جبکہ گذشتہ مالی سال اسی عرصے میں 14.3 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا تھا۔



اس کے علاوہ کارکنوں کی ترسیلات جن کی نمو اب تک شاندار رہی، عالمی کساد بازاری کے باعث درمیانی سے طویل مدت میں متاثر ہونے کا

¹ اسٹینڈرڈ اینڈ پورز نے پاکستان کی کریڈٹ ریٹنگ 18 دسمبر 2008ء کو CCC+ سے بڑھا کر CCC+ کر دی۔

² آئی ایم ایف کی طرف سے ملنے والا تعاون سرمائے اور مالی کھاتے کی آمد میں شامل نہیں ہے۔

جدول 6.3: پاکستان کے بیرونی حسابات کو درپیش ممکنہ خطرہ

2007ء	2008ء	2009ء
عالمی جی ڈی پی شرح نمو**	5.2	0.5
امریکہ**	2	-1.6
یورپی یونین**	2.6	-2.0
ترقی یافتہ معیشتوں کی درآمدی نمو**	4.5	-3.1
عالمی شرح بیرونی گاری*	5.7	6.1-7.1
ترقی یافتہ معیشتوں اور یورپی یونین*	5.7	6.6-7.9
مشرق وسطیٰ*	9.4	9.3-11.0
ای ایم بی آئی ریاستی تفاوت		
بجلی کی قلت		
گئے کی پیداوار (ملین ٹن)***	54.7	52.1
عالمی سیالیٹ (ٹی ای ڈی تفاوت) ¹	1.2	1.0

* عالمی روزگار کے رجحانات پر بین الاقوامی ادارہ محنت کی رپورٹ، جنوری 2009ء

** ورلڈ ایکٹس آف ٹریڈ اپ ڈیٹ جنوری 2009ء

*** مالی سال

پ: پیش گوئی

¹ ٹی ای ڈی تفاوت مالی منڈیوں میں قرض کے دباؤ کا ایک پیمانہ ہے۔ عموماً ٹی ای ڈی تفاوت 0.5 فیصد سے کم ہوتا ہے۔ چنانچہ زیادہ تفاوت ہوگا خطرہ قرض کا شدت بھی اتنا ہی ہوگا۔

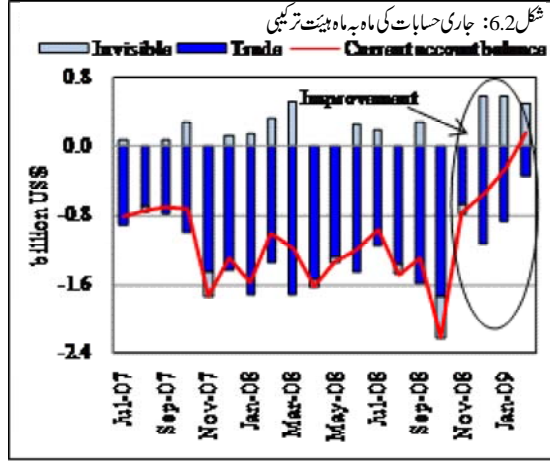
خوشہ ہے (دیکھئے جدول 6.3)۔ مثال کے طور پر تیل کی قیمتوں میں تیز رفتار کمی سے خلیجی علاقے میں مزید تارکین کی طلب گھٹ سکتی ہے، جبکہ پاکستان کی 50 فیصد سے زائد ترسیلات اسی علاقے سے آتی ہیں۔ اسی طرح کارکنوں کی ایک تہائی کے لگ بھگ ترسیلات امریکہ سے آتی ہیں اور وہاں شدید کساد بازاری کے باعث اگلے مہینوں کے دوران ترسیلات زرمناثر ہو سکتی ہیں۔ تاہم توقع ہے، ترسیلات زرمیزبان ملکوں میں کساد بازاری کا کچھ عرصے تک مقابلہ کر سکیں گی (دیکھئے پاکس 6.1)۔ اسی طرح، براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی معقول واپسی سے قطع نظر مجموعی بیرونی سرمایہ کاری میں مالی سال 09ء کے جولائی تا فروری عرصے میں (بنیادی طور پر جزدانی سرمایہ کاری سے قوم کے اخراج کی وجہ سے) کمی آئی، جبکہ اس دوران اسٹاک مارکیٹ کی کارکردگی

کمزور، امن وامان کی صورتحال خراب اور عالمی منڈی میں سیالیت کا بحران موجود رہا اور یورو بانڈ کی ادائیگی کی گئی۔ چونکہ پاکستان میں ایک تہائی سے زائد بیرونی سرمایہ کاری امریکہ سے آتی ہے، اور امریکہ حالیہ مالی بحران سے سب سے زیادہ متاثر ہوا ہے، چنانچہ اگلے مہینوں میں ان قوم کی آمد میں نمایاں بہتری کے امکانات روشن نہیں ہیں (دیکھئے جدول 6.4)۔

ان حالات میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں نمو کو برقرار رکھنا خاصا دشوار ہوگا۔ چنانچہ پاکستان آنے والی بیرونی رقم کو لاحق خطرات کم

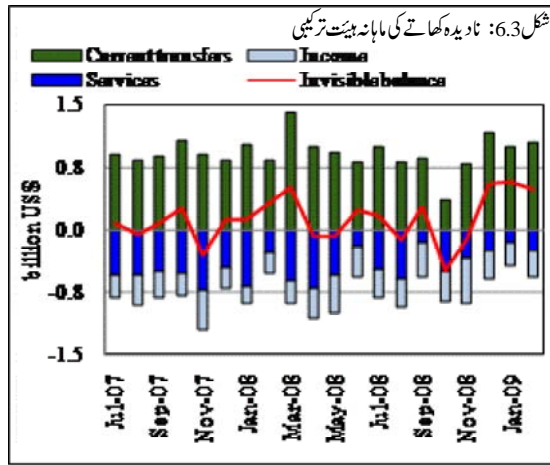
جدول 6.4: امریکہ کی کساد بازاری سے ممکنہ طور پر متاثر ہونے والی اہم قوم

ملین ڈالر		جولائی تا جنوری 08ء		جولائی تا جنوری 09ء		سال بسال فیصد تبدیلی	
کل	امریکہ	امریکی حصہ (فیصد)	کل	امریکہ	امریکی حصہ (فیصد)	کل	امریکہ
برآمدات بی او پی	10.9	2.2	20.3	11.5	2.2	5.5	-0.7
ترسیلات	3.6	1.0	28.3	4.3	1.0	18.0	0.3
بیرونی نجی سرمایہ کاری جس میں:	2.5	1.2	47.9	2.3	0.3	-10.6	-74.4
براہ راست سرمایہ کاری	2.6	1.0	37.5	2.6	0.5	1.3	-45.4
جزدانی سرمایہ کاری	0.0	0.3	-	-0.3	-0.2	-	-182.9
مجموعی بہاؤ	17.0	4.5	26.1	18.0	3.5	5.8	-20.6



کرنے کے لیے حکمت عملی بنانے کی فوری ضرورت ہے۔ چنانچہ برآمدی منڈی میں اپنا حصہ محفوظ بنانے کے لیے پیداواریت میں اضافے کی کوشش کرنی ہو گی، بجلی کی قلت دور کرنی ہوگی اور منڈی تک ترچہ رسانی حاصل کرنے کے لیے تجارتی سفارت کاری کو بروئے کار لانا ہوگا۔

اسی طرح کارکنوں کی ترسیلات بڑھانے کے لیے بین الاقوامی سفر کی سہولتوں میں اضافہ کیا جاسکتا ہے، تارکین کے آبائی علاقوں میں سرمایہ کاری کے بارے میں مشاورتی خدمات فراہم کی جاسکتی ہیں، مالی شعبے کا انفراسٹرکچر مستحکم بنایا جاسکتا ہے اور جنرل ایگریمنٹ آن ٹریڈ ان سرویسز (جی اے ٹی ایس) کے ضابطہ 4 کے تحت زیادہ سے زیادہ کارکنوں کو بیرون ملک بھجوانے کے لیے کوششیں کی جاسکتی ہیں۔ براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کے لیے امن وامان کی صورتحال بہتر بنانی ہوگی، انفراسٹرکچر بہتر بنانا ہوگا اور ابتدائی لاگت³ بڑھانے والے عوامل پر قابو پانا ہوگا۔



6.2 جاری حسابات کا توازن

رواں مالی سال جولائی تا فروری عرصے کے دوران جاری حسابات کے خسارے میں 13.8 فیصد کمی واقع ہوئی، اس کے برعکس گذشتہ سال اسی عرصے میں اس میں سال بسال 47.6 فیصد کا غیر معمولی اضافہ ہوا تھا۔ تمام کی تمام مذکورہ کمی نومبر سے فروری کے دوران (دیکھئے شکل 6.2) واقع ہوئی جب جاری حسابات کا خسارہ گذشتہ مالی سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں 74.3 فیصد کم ہو گیا۔

تجارتی خسارے میں معقول کمی اور نادیدہ کھاتے میں فاضل رقم نے جاری حسابات کے خسارے میں اس بہتری کو ممکن بنایا۔ درآمدات کی قیمتیں

³ ”ڈونلڈ بزنس“ رپورٹ برائے 2009ء سے پتہ چلتا ہے کہ کاروبار شروع کرنے کی لاگت کے حوالے سے پاکستان کا جو درجہ 2008ء میں 64 واں تھا، 2009ء میں مزید گر کر 77 واں ہو چکا ہے۔

جدول 6.1.1: دیگر قوم کے مقابلے میں ترسیلات کے بہاؤ کا استحکام: مختلف ممالک کا مقابلہ (تغیر کے عددی سر کے لحاظ سے)				
دیگر سرمایہ کاری	جزدانی سرمایہ کاری	براہ راست سرمایہ کاری	کارکنوں کی ترسیلات	
1980ء کی پہلی سرمایہ سے 2007ء کی چوتھی سرمایہ				
2.28	3.43	1.76	0.55	پاکستان
4.72	3.49	2.08	1.40	فلپائن
1.35	1.33	0.76	0.89	بھارت ¹
1.33	4.56	1.17	0.74	سری لنکا
4.01	7.49	1.51	0.96	بنگلہ دیش
1980ء کی پہلی سرمایہ سے 1989ء کی چوتھی سرمایہ				
0.97	1.00	0.66	0.16	پاکستان
1.74	3.70	1.50	0.49	فلپائن
0.63	دستیاب نہیں	دستیاب نہیں	0.18	بھارت ²
0.80	دستیاب نہیں	0.42	0.22	سری لنکا ³
0.55	-13.00	1.79	0.27	بنگلہ دیش ⁴
1990ء کی پہلی سرمایہ سے 1999ء کی چوتھی سرمایہ				
1.01	3.04	0.57	0.21	پاکستان
1.64	3.02	0.90	1.66	فلپائن
1.08	1.14	0.77	0.53	بھارت
1.11	2.87	1.34	0.31	سری لنکا
4.65	-31.08	1.69	0.29	بنگلہ دیش
2000ء کی پہلی سرمایہ سے 2007ء کی چوتھی سرمایہ				
-16.10	3.53	1.06	0.46	پاکستان
-2.91	3.06	2.45	0.33	فلپائن
1.44	1.03	0.49	0.27	بھارت
1.79	3.47	0.53	0.30	سری لنکا
-3.75	2.31	0.72	0.49	بنگلہ دیش

¹ بھارت کے اعداد و شمار 2006ء کی چوتھی سرمایہ سے دستیاب ہیں۔

² بھارت کے سرمایہ کاری کے اعداد و شمار 1991ء کی پہلی ششماہی سے دستیاب ہیں۔

³ سری لنکا کی جزدانی سرمایہ کاری کے اعداد و شمار 1991ء کی پہلی ششماہی سے دستیاب ہیں۔

⁴ بیرونی سرمایہ کاری کے اعداد و شمار 1983ء کی پہلی ششماہی سے دستیاب ہیں۔

جمع شدہ پچت تارکین واپسی پر اپنے ساتھ لے جاتے ہیں، اور، ج (ترقی یافتہ ممالک اقتصادی بحران کے زمانے میں غیر ملکی کارکنوں کو کسی حد تک مالی تحفظ فراہم کرتے ہیں۔

اس تناظر میں پاکستان کی ترسیلات کچھ عرصے کے لیے بڑھنے کا امکان ہے۔ مذکورہ بالا عوامل سے قطع نظر، قوم کی غیر دستاویزی منتقلی کے خلاف حالیہ اقدام سے ممکن ہے کہ غیر رسمی ذرائع سے آنے والی کچھ رقم رسمی ذرائع سے آنے لگیں، اور پاکستان میں گرائی کے طاقتور دباؤ کے پیش نظر تارکین اپنے خاندانوں کو زائد رقم ارسال کرنے لگیں تاکہ ان کے اخراجات پورے ہو سکیں۔ اسی طرح ترسیلات کا بڑا حصہ اخراجات پورے کرنے کے لیے بھیجا جاتا ہے، یہ اخراجات بڑی حد تک مستقل ہوتے ہیں اور سرمایہ کاری کے مقاصد سے الگ ہوتے ہیں۔

باس 6.1: کارکنوں کی ترسیلات زرمبادلہ کا ایک مستحکم ذریعہ

پاکستان میں زرمبادلہ کی آمد کا، برآمدات کے بعد دوسرا سب سے بڑا ذریعہ کارکنوں کی ترسیلات ہیں۔ حالیہ برسوں میں شاندار نمو کے ساتھ ترسیلات نے جاری حسابات کا بڑھتا ہوا خسارہ کم کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے، اور خدمات اور آمدنی کے حسابات میں موجود خسارہ دور کیا ہے۔ تاہم میزبان ملکوں میں جاری کساد بازاری کے باعث ترسیلات میں نمو کم ہونے کا خطرہ ہے۔ اس تناظر میں آبائی اور میزبان ملکوں میں کاروباری ادوار کے دوران ترسیلات اور دیگر سرمائے کی آمد کے طویل مدتی استحکام کے مابین ایک موازنہ کیا گیا ہے۔

اس سلسلے میں کارکنوں کی ترسیلات، براہ راست بیرونی سرمایہ کاری، بیرونی جزدانی سرمایہ کاری اور دیگر سرمایہ کاریوں کے 1980ء سے 2007ء تک کا سرمایہ ڈیٹا آئی ایم ایف کے توازن ادائیگی کے اعداد و شمار سے لیا گیا ہے۔ اس جائزے کے لیے پاکستان کے علاوہ فلپائن، بھارت، سری لنکا اور بنگلہ دیش کو چنا گیا ہے۔ پھیلاؤ کی پیمائش کے لیے تغیر کا عددی سر استعمال کیا گیا ہے کیونکہ مختلف مقاصد والے ڈیٹا مجموعوں کا موازنہ کرنے کے لیے یہ زیادہ موزوں ہے۔

سرمائے کے مختلف ذرائع کا موازنہ بتاتا ہے کہ مذکورہ تقریباً تمام ہی ملکوں میں ترسیلات زرمبادلہ کا سب سے کم متغیر ذریعہ ہیں۔ اس کے علاوہ طویل عرصے کے دوران ترسیلات میں غیر معمولی استحکام پایا گیا ہے (دیکھئے جدول 6.1.1)۔ چنانچہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ سرمائے کی آمد کے دیگر ذرائع کے مقابلے میں ترسیلات وہ ذریعہ ہیں جو (میزبان اور آبائی دونوں ملکوں کے) مختلف اقتصادی ادوار سے کم و بیش غیر متاثر رہتے ہیں اور ان میں مستقل مزاجی پائی جاتی ہے۔

سوال یہ ہے کہ وہ کون سے عوامل ہیں جو میزبان ملکوں میں اقتصادی بحران کے دور میں بھی کارکنوں کی ترسیلات نسبتاً مستحکم رکھنے کا باعث ہوتے ہیں۔ ممکنہ عوامل یہ ہیں: الف) ترسیلات کارکنوں کی آمدنی کا معمولی سا حصہ ہوتی ہیں جو اس وقت بھی بھیجی جاتی رہتی ہیں جب کارکن آمدنی میں سخت کمی سے دوچار ہوں، ب) جمع شدہ پچت تارکین واپسی پر اپنے ساتھ لے جاتے ہیں، اور، ج (ترقی یافتہ ممالک اقتصادی بحران کے زمانے میں غیر ملکی کارکنوں کو کسی حد تک مالی تحفظ فراہم کرتے ہیں۔

گرنے سے درآمدی بل خاصاً کم ہوا، طلب کا دباؤ بھی کم ہوا اور روپے کی قدر میں تخفیف کا بھی فائدہ پہنچا، یہ چیزیں تجارتی خسارہ کم کرنے کا باعث بنیں۔ جبکہ نادیدہ کھاتے میں فاضل رقم آنے کی وجوہات بار برداری کے اخراجات میں کمی، نقل و حمل کی سہولتوں کے معاوضے کی وصولیابی اور کارکنوں کی ترسیلات میں شاندار نمو تھیں (دیکھئے شکل 6.3)۔

عالمی کساد بازاری کی وجہ سے اجناس کے عالمی نرخ گر گئے جس سے پاکستان کو یہ فائدہ ہوا کہ اس کا درآمدی بل گھٹ گیا، تاہم اس کساد بازاری کا نقصان یہ ہوا ہے کہ پاکستان کی برآمدات بھی گھٹ گئی ہیں اور کارکنوں کی ترسیلات کی نمو کو درمیانے سے طویل عرصے کے دوران خطرہ درپیش ہے۔ اگر عالمی کساد بازاری طوالت پکڑتی ہے تو مذکورہ خطرات جاری حسابات کے خسارے میں آنے والی بہتری کو زائل کر سکتے ہیں۔

6.2.1 تجارتی کھاتہ⁴

مالی سال 09ء جولائی تا فروری عرصے میں تجارتی خسارے میں سال بسال تبدیلی گذشتہ سال کے اسی عرصے کی 31.5 فیصد توسیع کے مقابلے میں گھٹ کر 4.6 فیصد رہ گئی، جس سے درآمدی نمو میں غیر معمولی کمی کی عکاسی ہوتی ہے۔ تاہم برآمدی نمو میں ہونے والی کمی تشریف ناک ہے، جو کہ گذشتہ مالی سال جولائی تا فروری 13.8 فیصد کی معقول نمو سے کم ہو کر رواں مالی سال اسی عرصے میں 4.3 فیصد رہ گئی۔

جدول 6.5: خدمات کے کھاتے کا توازن					
ملین ڈالر					
مطلق تبدیلی	نمبر تا فروری		مطلق تبدیلی	جولائی تا فروری	
	م 09ء	م 08ء		م 09ء	م 08ء
نقل و حمل	273	-638	-911	3	-1625
جس میں کرایہ	262	-701	-963	-47	-1752
سفر	365	-137	-502	197	-675
جس میں مبادلہ کمپنیاں	306	-102	-408	244	-579
دیگر تجارتی خدمات	728	-248	-976	1100	-837
جس میں مبادلہ کمپنیاں	751	-92	-843	1177	-476
حکومتی خدمات	-202	185	387	214	621
جس میں لاجسٹک سپورٹ	-182	100	282	183	465
دیگر	-36	-149	-113	10	-197
خدمات (خالص)	1128	-987	-2115	1524	-2713

مذکورہ عرصے میں برآمدی نمو میں ہونے والی کمی کا بنیادی سبب پاکستان کی بڑی برآمدی منڈیوں میں کساد بازاری کی وجہ سے طلب کا گھٹنا اور خصوصاً ٹیکسٹائل برآمدات میں آنے والی کمی ہے۔ مزید تشریف ناک امر یہ ہے کہ غیر ٹیکسٹائل برآمدات میں اب تک جو مستحکم نمو دیکھی جا رہی تھی گذشتہ چار ماہ سے اس میں سست روی ہے۔⁵

⁴ یہ سیکشن اسٹیٹ بینک کے مرتب کردہ زرمبادلہ ڈیٹا پر مبنی ہے جو کہ وفاقی ادارہ شماریات کے ڈیٹا کے مطابق نہیں، کیونکہ ادارہ شماریات اپنے اندراجات میں درآمدات میں بار برداری اور نیچے کی لاگت، کوریج میں موجود فرق، بروقت اور قبل از وقت تکمیل جیسے امور کو مد نظر رکھتا ہے۔

⁵ تفصیلات کے لیے سیکشن ملاحظہ کیجئے تجارتی کھاتہ۔

جدول 6.6: جاری حسابات کا توازن				
ملین ڈالر				
میں 09ء*		میں 08ء		
نمبر تافروری	جولائی تافروری	نمبر تافروری	جولائی تافروری	
-3000.0	-8863.1	-5938.0	-9293.7	1۔ تجارتی توازن
5859.0	13014.5	6297.0	12482.0	برآمدات
8859.0	21877.6	12235.0	21775.7	درآمدات
-987.0	-2713.0	-2115.0	-4237.0	2۔ خدمات (خالص)
-638.0	-1625.0	-911.0	-1628.0	نقل و حمل
-137.0	-675.0	-502.0	-872.0	سفر
-25.0	-31.0	-4.0	19.0	مواصلاتی خدمات
-19.0	-24.0	-11.0	-13.0	تعمیراتی خدمات
-32.0	-48.0	-35.0	-88.0	بیرہ خدمات
-56.0	-90.0	-63.0	-81.0	مالی خدمات
23.0	53.0	11.0	5.0	کمپیوٹر اور اطلاعیاتی خدمات
-40.0	-57.0	-11.0	-49.0	رائٹس اور لائسنس فیس
-248.0	-837.0	-976.0	-1937.0	دیگر تجارتی خدمات
0.0	0.0	0.0	0.0	ذاتی، ثقافتی و تفریحی خدمات
185.0	621.0	387.0	407.0	حکومتی خدمات
100.0	465.0	282.0	282.0	جس میں: لاجسٹک سپورٹ
-1468.0	-2923.0	-1201.0	-2428.0	3۔ آمدنی (خالص)
-1472.0	-2931.0	-1205.0	-2433.0	سرمایہ کاری آمدنی (خالص)
-1043.0	-2167.0	-982.0	-2047.0	براہ راست سرمایہ کاری
-165.0	-388.0	-161.0	-423.0	جس میں: نفع اور منافع منقسمہ
-561.0	-1118.0	-485.0	-971.0	خام تیل اور معدنیات کی خریداری
-137.0	-291.0	-61.0	-149.0	جزدانی سرمایہ کاری
-59.0	-108.0	-91.0	-134.0	جس میں: منافع منقسمہ
-288.0	-436.0	-294.0	-436.0	بیرونی قرض پر آئی ایم ایف چارجز اور سود
-30.0	-78.0	-60.0	-115.0	نئی بیرونی قرض پر سود
30	49	196	319	دیگر (خالص)
3991.0	7044.0	3602.0	7314.0	4۔ جاری منتقلی (خالص)
3982.0	6928.0	3566.0	7259.0	نئی منتقلی
2574.0	4919.0	2045.0	4124.0	کارکنوں کی ترسیلات
173.0	-142.0	84.0	287.0	بیرونی کرنسی کھاتے - رہائشی
1235.0	2151.0	1437.0	2848.0	دیگر
72.0	247.0	782.0	1526.0	جس میں: مبادلہ کمپنیاں
9.0	116.0	36.0	55.0	سرکاری منتقلی
-1464.0	-7455.1	-5652.0	-8644.7	جاری حسابات کا توازن
* عبوری				

جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے، درآمدات میں سال بسال نمبر رواں مالی سال کے جولائی تا فروری عرصے میں کم ہو کر صرف 0.5 فیصد رہ گئی جو گزشتہ مالی سال کے اسی عرصے میں 20.8 فیصد تھی۔

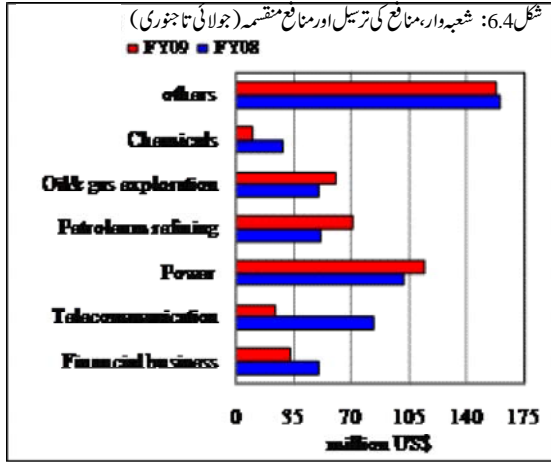
6.2.2 خدمات (خالص)

رواں مالی سال جولائی تا فروری کے دوران خدمات کی تجارت میں خسارہ 36 فیصد کم ہو گیا اور یہ صورتحال اس دورانیے کے چھ سالہ رجحان کے قطعی برعکس ہے۔ زرمبادلہ کمپنیوں کی طرف سے رقوم کا معمولی اخراج،⁶ نقل و حمل کی سہولتوں کے معاوضے کی وصولیابی اور درآمدی نمو گرنے کے باعث بار برداری اخراجات میں کمی اس صورتحال کے اہم اسباب میں شامل ہیں۔

رواں مالی سال تقریباً تین چوتھائی کمی نومبر سے فروری کے دوران وقوع پذیر ہوئی۔ دوران عرصہ اس کی بنیادی سبب درآمدات تیزی سے کم ہونے سے بار برداری اخراجات میں کمی اور رقوم کی غیر دستاویزی منتقلی کے خلاف ایکشن کے نتیجے میں زرمبادلہ کمپنیوں کی طرف سے رقوم کے اخراج میں نمایاں کمی تھی (دیکھئے جدول 6.5)۔

6.2.3 آمدنی (خالص)

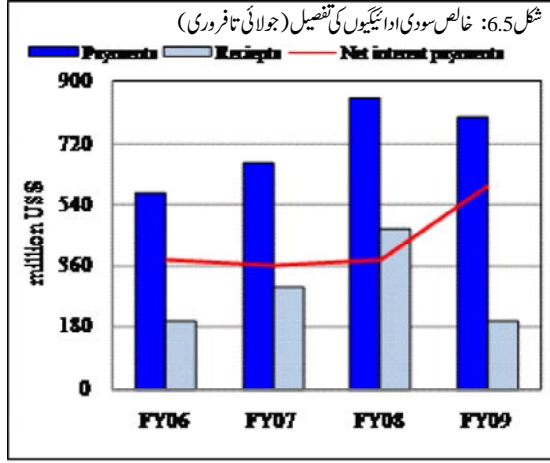
آمدنی کھاتے میں خسارہ رواں مالی سال جولائی تا فروری مزید بڑ گیا اور گزشتہ سال کے اسی عرصے کے 3.3 فیصد سے بڑھ کر 20.4 فیصد تک جا پہنچا۔ خسارے میں اضافے کا بڑا سبب زیر نظر عرصے کے دوران خالص سودی ادائیگیوں میں اضافہ تھا، نیز سرمایہ کاری آمدنی کا اخراج بڑھنے سے بھی اس پر اثر پڑا۔



سرمایہ کاری آمدنی کا اخراج معمولی طور پر بڑھنے کی واحد وجہ خام تیل اور معدنیات کی بھاری خریداری تھی جبکہ زیر نظر عرصے کے دوران منافع کی ترسیل اور منافع منقسمہ میں کمی واقع ہوئی۔ مؤخر الذکر کمی شعبہ ٹیلی مواصلات سے منافع کی ترسیل اور منافع منقسمہ میں تیز رفتار کمی کی بڑی حد تک عکاسی کرتی ہے کیونکہ پی ٹی سی ایل کورسٹا کارانہ علاحدگی اسکیم (وی ایس ایس) کے باعث کم منافع ہوا۔⁷ اس کے علاوہ غیر ادا شدہ قرضے بڑھنے سے بینکوں

⁶ زرمبادلہ کمپنیوں سے رقوم کا اخراج مئی 2008ء سے کم ہو رہا ہے جب ان پر یہ پابندی عائد کی گئی تھی کہ وہ گزشتہ ماہ کی مجموعی ترسیلات زر کا 75 فیصد بیرون ملک بھجوا سکتی ہیں (ایف ای گشتی مراسلہ نمبر 4، مورخہ 9 مئی 2008ء)

⁷ پی ٹی سی ایل کی طرف سے منافع کی ترسیل اور منافع منقسمہ رواں مالی سال جولائی تا جنوری کم ہو کر 1.2 ملین ڈالر رہ گیا جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے میں یہ 47 ملین ڈالر تھا۔

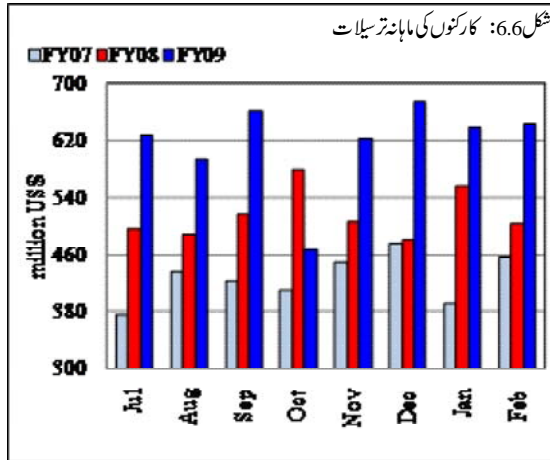


کی نفع یابی گھٹ گئی جس سے زیر جائزہ عرصے میں منافع کی ترسیل اور منافع منقسمہ میں بھی کمی آگئی۔

دوسری طرف اس دوران تیل اور گیس کی تلاش، پیٹرول کی صفائی اور بجلی کے شعبوں میں، منافع کی ترسیل اور منافع منقسمہ میں معمولی اضافہ دیکھنے میں آیا (دیکھئے شکل 6.4)۔

رواں مالی سال جولائی تا فروری زرمبادلہ کی آمد میں خاصی کمی آنے سے خالص سودی ادائیگیوں میں مزید تیزی سے اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 6.5)، اس

کے برعکس ماضی میں زرمبادلہ کے ذخائر پر سودی آمدنی میں نمون سودی ادائیگیوں میں اضافے کے اثرات کو زائل کر دیا کرتی تھی۔ اس صورتحال کے نتیجے میں مذکورہ عرصے کے دوران خالص سودی ادائیگیاں 207 ملین ڈالر بڑھ گئیں۔



6.2.4 جاری منتقلیاں

مالی سال 09ء جولائی تا فروری عرصے کے دوران جاری منتقلیاں 3.7 فیصد کم ہو گئیں جبکہ گزشتہ سال ان میں 11.4 فیصد کمی معقول سمجھائی تھی۔ چونکہ اس عرصے کے دوران کارکنوں کی ترسیلات میں شاندار نمو دیکھی گئی اس لیے اس کمی کا بڑی حد تک تعلق زر مبادلہ کمپنیوں کے توسط سے آنے والی دیگر رقوم میں کمی سے بنتا ہے۔ اس کے علاوہ اقامتی بیرونی کرنسی کھاتے سے رقوم کا اخراج بھی اس کمی کا باعث بنا (دیکھئے جدول 6.6)۔

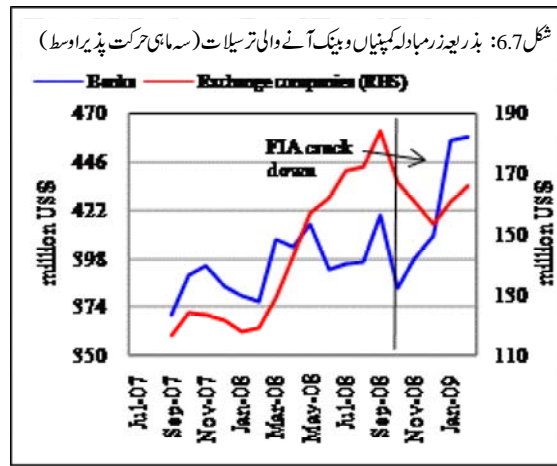
تاہم رواں مالی سال نومبر تا فروری عرصے کے دوران کارکنوں کی ترسیلات میں 25.9 فیصد کے شاندار اضافے اور اقامتی بیرونی کرنسی کھاتوں میں رقوم کی آمد کے سبب جاری منتقلیوں میں 10.8 فیصد کا معمولی اضافہ دیکھا گیا۔

کارکنوں کی ترسیلات

گزشتہ دو برسوں کی طرح رواں مالی سال جولائی تا فروری کے دوران بھی کارکنوں کی ترسیلات نمایاں طور پر بڑھ گئیں، گزشتہ دو برسوں میں اس عرصے کے دوران ترسیلات میں اوسط نمو 21.3 فیصد رہی تھی جس میں رواں مالی سال 19.3 فیصد کا اضافہ دیکھنے میں آیا۔

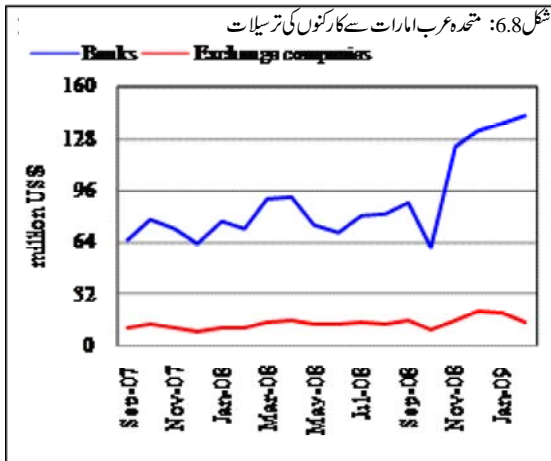
جدول 6.7: ترسیلات کی سال بسال نمو میں فیصد حصہ

ذریعہ	جولائی تا اکتوبر	نومبر تا فروری	جولائی تا فروری
بینک	9.7	59.9	43.1
مبادلہ کمپنیاں	78.3	32.5	47.8
ڈاکٹرانے	12.0	7.6	9.0
مجموعی نمو	12.7	25.9	19.3



جولائی سے فروری کے دوران ترسیلات میں اس نمو کو دو مختلف ادوار میں تقسیم کیا جاسکتا ہے یعنی جولائی تا اکتوبر اور نومبر تا فروری مالی سال 09ء۔ پہلے دور میں ترسیلات میں تین چوتھائی سے زائد نمو زرمبادلہ کمپنیوں کی طرف رقوم کی بلند آمد کے نتیجے میں ہوئی۔ دوسرے دور میں ترسیلات میں تقریباً 60 فیصد نمو بینکوں کی طرف رقوم کی بلند آمد کے نتیجے میں ہوئی (دیکھئے جدول 6.7)۔

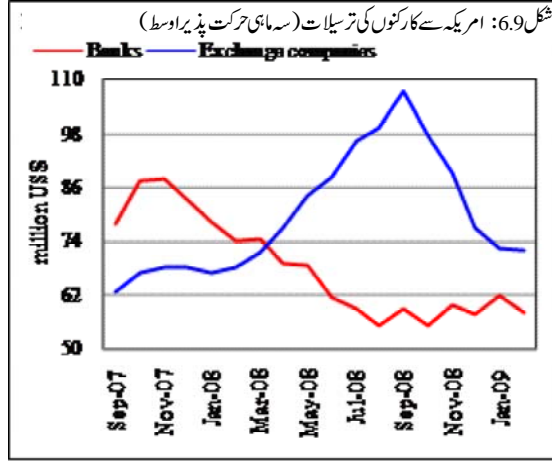
ترسیلات کے ماہانہ اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ تبدیلی عین اسی وقت رونما ہوئی جب ایف آئی اے نے رقوم کی غیر دستاویزی منتقلی کے خلاف اکتوبر 2008ء کے دوران اقدام کیا۔ اس تبدیلی سے اس شبہ کو تقویت ملتی ہے کہ ایف آئی اے کے اقدام سے قبل کچھ نہ کچھ ترسیلات غیر دستاویزی طور پر منتقل کی جارہی تھیں جو بعد ازاں بینکوں کے توسط سے آنے لگیں۔ اس کے علاوہ زرمبادلہ کمپنیوں کے ذریعے آنے والی ترسیلات کی نمو میں کمی واقع ہوتی دیکھی گئی، اس کی توجیہ یہ ہو سکتی ہے کہ ممکن ہے، پاکستانی تارکین نے اس خدشے کے تحت کہ دیگر زرمبادلہ کمپنیوں کے خلاف بھی اقدام کیا جائے گا، رقوم کو کچھ عرصے کے لیے روک لیا ہو۔



جدول 6.8: کارکنوں کی ترسیلات کا ماہانہ اوسط					
ملین ڈالر					
نومبر تا فروری 09ء	اکتوبر 09ء	جولائی تا ستمبر 09ء	نومبر تا فروری 08ء	اکتوبر 08ء	جولائی تا ستمبر 08ء
مجموعی					
456.2	306.7	420.0	376.9	429.2	370.6
161.4	140.0	184.1	118.3	134.6	116.7
25.5	19.4	22.5	15.5	16.4	12.9
643.1	466.1	626.6	510.8	580.2	500.2
امریکہ					
60.3	44.9	59.1	75.5	95.4	77.7
72.1	82.3	107.4	66.9	74.5	62.6
134.0	127.3	166.6	142.4	169.9	140.3
متحدہ عرب امارات					
133.4	60.3	83.0	70.8	78.1	63.0
18.3	9.6	14.4	10.7	13.9	11.9
10.2	6.1	6.7	5.3	5.4	4.2
161.9	75.9	104.1	86.8	97.4	79.1
برطانیہ					
15.3	17.6	23.5	20.5	30.7	24.3
33.3	13.6	16.0	11.6	13.9	15.7
48.6	31.2	39.5	32.1	44.6	40.0
سعودی عرب					
96.8	80.1	112.0	81.5	84.1	88.3
11.8	9.4	11.7	5.7	5.7	5.0
8.3	7.3	9.0	5.5	6.2	5.1
116.9	96.8	132.7	92.7	95.9	98.3
جولائی سے اکتوبر کے دوران مبادلہ کمپنیوں سے موصول ہونے والی 19 فیصد ترسیلات خاناتی اور کالیا کے توسط سے آئیں۔					
جولائی سے اکتوبر کے دوران خاناتی اور کالیا کے توسط سے آنے والی 53 فیصد ترسیلات صرف امریکہ سے وصول ہوئیں۔					

ایف آئی اے کے اقدام کے بعد بینکوں کے ذریعے ترسیلات میں ہونے والے اضافے کا بڑا حصہ متحدہ عرب امارات میں مقیم کارکنوں کی طرف سے آیا، جبکہ زرمبادلہ کمپنیوں کے ذریعے ترسیلات میں کمی امریکہ سے آنے والی رقوم میں دیکھی گئی (دیکھئے جدول 6.8) جو رواں مالی سال کے جولائی تا اکتوبر عرصے کے دوران زرمبادلہ کمپنیوں کے توسط سے آنے والی مجموعی ترسیلات کا 58.5 فیصد ہے۔

مالی سال 09ء میں نومبر اور فروری کے دوران عرب امارات سے ترسیلات، زرمبادلہ کمپنیوں کے مقابلے میں بذریعہ بینک آنے کا سلسلہ بہت تیز ہو گیا (دیکھئے شکل 6.8)۔ اس کی وجہ یا وجوہات یہ ہو سکتی ہیں: الف) رقوم کی غیر دستاویزی منتقلی کے خلاف اقدام، ب) پاکستانی بینکوں کے وسیع نیٹ ورک کی موجودگی، ج) رقم کی منتقلی کے ان اخراجات میں معمولی فرق ہے جو بینک اور رقم منتقل کرنے والے آپریٹرز (ایم ٹی او) وصول



کرتے ہیں، اور، د) یہ رقم وہی تھی جو قبل ازیں علاقے میں رہنما اسٹیٹ سرگرمیوں میں کساد بازاری کے پیش نظر دی گئی تھی اور وہاں سے جزوی طور پر واپس پاکستان آئی۔

جہاں تک امریکہ کا تعلق ہے، یہ بات قابل ذکر ہے کہ زر مبادلہ کمپنیوں کے توسط سے آنے والی ترسیلات اکتوبر 2008ء تک مسلسل بڑھ رہی تھیں اور بینکوں سے آنے والی ترسیلات مسلسل کم ہو رہی تھیں (دیکھئے شکل 6.9)۔ بحیثیت مجموعی زر مبادلہ کمپنیوں کے توسط سے آنے والی ترسیلات میں نمو جولائی 2007ء میں 48.8 فیصد تھی جو اکتوبر 2008ء میں بڑھ کر 64.7 فیصد تک جا پہنچی۔ ممکن ہے، اس تبدیلی کا سبب یہ رہا ہو کہ بینکوں کے مقابلے میں 'ایم ٹی او' خاصی کم لاگت وصول کرتے ہیں (دیکھئے جدول 6.9) اور امریکہ میں

جدول 6.9: ترسیل زر (200 امریکی ڈالر) پاکستان بھیجے کی لاگت

ملک	وقت	بینک اوسط	ایم ٹی او اوسط	مجموعی اوسط
امریکہ	5 جون 2008ء	11.46	11.36	11.42
سعودی عرب	یکمئی 2008ء	21.7	12.66	14.3

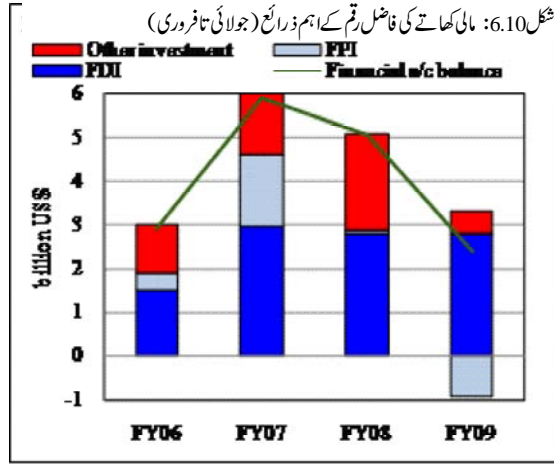
ماخذ: remittanceprices.worldbank.org/Remittance Costs

پاکستانی بینکوں کی زیادہ شاخیں نہیں ہیں۔ رواں مالی سال جولائی سے اکتوبر کے دوران جو ترسیلات پاکستان بھیجی گئیں ان میں زرکو (Zarco) کا حصہ 28.9 فیصد، پاکستان کے کرنسی آپریٹنگ 28.5 فیصد اور خانانی اینڈ کالیا 17 فیصد رہا۔ ان میں سے ایک زر مبادلہ کمپنی (خانانی اینڈ کالیا) کے خلاف اقدام سے ان کمپنیوں کے توسط سے آنے والی رقم نومبر سے فروری کے دوران تیزی سے گر گئیں (دیکھئے شکل 6.9)۔

امریکہ سے ترسیلات میں کمی کا ایک سبب وہاں پھیلنے والی شدید کساد بازاری بھی ہو سکتی ہے۔ رواں مالی سال جولائی سے فروری تک سعودی عرب، دیگر خلیجی ریاستوں اور برطانیہ سے آنے والی ترسیلات میں اضافہ ہوا۔

اقامتی بیرونی کرنسی کھاتے

مالی سال 09ء کے جولائی تا فروری عرصے میں اقامتی بیرونی کرنسی کھاتوں سے 142 ملین ڈالر نکالے گئے، جبکہ ان کھاتوں میں گزشتہ مالی سال کے اس عرصے کے دوران 287 ملین ڈالر آئے تھے۔ تقریباً تمام کمی جولائی سے اکتوبر کے دوران آئی جب لوگوں نے روپے کی قدر میں تیزی سے کمی، بینک دیوالیہ ہونے کی افواہوں اور بیرونی کرنسی کھاتے منجمد ہونے کے خدشے کے پیش نظر اکتوبر 2008ء میں ان کھاتوں سے اپنی رقم نکالوا لیں۔ رقم کا اخراج اختتام اکتوبر پر 315 ملین ڈالر کے ساتھ بلند ترین سطح پر رہا، تاہم نومبر سے فروری کے دوران شرح مبادلہ میں استحکام آنے سے ان میں کچھ رقم واپس آ گئیں۔



6.3 مالی کھاتہ

مالی سال 09ء کے جولائی تا فروری عرصے کے دوران جن اسباب کی بنا پر سرمائے کی پاکستان آمد متاثر ہوئی ان میں امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورتحال، اسٹاک مارکیٹ کی مندی، بیرونی سرمایہ کاروں کا گریز، اور عالمی منڈی میں سیالیت کا بحران شامل ہیں۔ اس عرصے میں بالخصوص جزدانی سرمایہ کاری اور دیگر سرمایہ کاریوں⁸ نے ان حالات کا زیادہ شدت کے ساتھ (دیکھئے باکس 6.1) اثر قبول کیا (دیکھئے شکل 6.10)۔ نتیجتاً رواں مالی سال جولائی تا فروری مالی کھاتے میں فاضل رقم میں 52.6 فیصد کمی واقع ہوئی جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں 14.2 فیصد کمی ہوئی تھی۔

جدول 6.10: پاکستان میں خالص بیرونی سرمایہ کاری
ملین ڈالر

	جولائی تا فروری 09ء			جولائی تا فروری 08ء		
	مجموعی	بیرونی براہ راست سرمایہ کاری	بیرونی جزدانی سرمایہ کاری	مجموعی	بیرونی براہ راست سرمایہ کاری	بیرونی جزدانی سرمایہ کاری
I۔ نجی سرمایہ کاری	2,427.4	-367.0	2,794.4	2,902.9	113.8	2,789.1
امریکہ	382.6	-235.6	618.3	1,468.4	458.9	1,009.5
ماریشس	295.5	2.7	292.8	332.8	6.5	326.3
عرب امارات	158.5	6.7	151.8	317.3	18.1	299.2
برطانیہ	124.7	-63.9	188.6	140.1	-83.7	223.8
جاپان	53.3	-2.1	55.4	87.6	2.2	85.3
سوئٹزرلینڈ	171.7	-29.0	200.7	58.4	-54.6	113.0
جرمنی	40.6	-0.8	41.4	57.1	0.2	56.9
نیدرلینڈز	66.5	9.5	57.0	58.2	9.4	48.9
ٹاروے	64.2	-	64.2	74.4	-	74.4
ملائیشیا	213.7	0.0	213.7	-3.1	-	-3.1
سنگاپور	201.1	-32.7	233.9	-1.5	-23.5	22.1
ہانگ کانگ	52.9	-33.5	86.4	-99.7	-174.9	75.2
II۔ سرکاری سرمایہ کاری	-535.3	-535.3	-29.5	-29.5	-29.5	-29.5
مجموعی (I+II)	1,892.1	-902.3	2,794.4	2,873.4	84.3	2,789.1

⁸ پاکستان میں دیگر سرمایہ کاریوں کے اہم اجزاء سرکاری اور نجی قرضے ہیں۔

جدول 6.11: براہ راست بیرونی سرمایہ کاری - شعبہ دار
ملین ڈالر

	تہہ پل (سال بسال)		جولائی تا فروری	
	م 09ء	م 08ء	م 09ء	م 08ء
غذائی پیکیجنگ	94.2	5.3	100.5	6.3
پٹرولیم کی صفائی	17.9	-26.4	74.0	56.1
تیل اور گیس کی تلاش	71.7	46.6	471.1	399.4
فرنیچر اور کھانا سامان	-8.5	34.6	58.5	67.0
بجلی	40.6	-74.5	79.8	39.3
تعمیرات	-11.8	-38.5	42.5	54.3
تجارت	-2.4	6.7	121.5	123.9
مواصلات	-37.4	-453.4	790.7	828.1
مالی کاروبار	-67.6	142.1	647.2	714.8
ذاتی خدمات	-4.9	3.8	63.2	68.0
دیگر	-86.4	172.0	345.4	431.9
مجموعی	5.3	-181.7	2794.4	2789.1
مجموعی، نجکاری کے بغیر	138.5	-181.7	2794.4	2655.9

اقتصادی استحکام کے پروگرام کے لیے آئی ایم ایف کے تعاون سے غیر ملکی رقوم کی آمد بحال ہوئی جو حوصلہ افزا امر ہے۔ شرح مبادلہ میں استحکام سے ایک طرف ایف ای۔ 25 قرضوں کی ادائیگی میں کمی آئی اور برآمدی رقوم کی واپسی کا سلسلہ بحال ہوا، اور دوسری طرف آئی ایم ایف کے تعاون کی وجہ سے، دیوالیہ ہونے کا خطرہ کم ہوا اور دیگر ذرائع سے قرضوں کا حصول ممکن ہو گیا، بالخصوص اسلامی ترقیاتی بینک، بینک آف چائنا اور نجی شعبے کے دیگر قرضے ملنے شروع ہو گئے۔

6.3.1 خالص بیرونی سرمایہ کاری

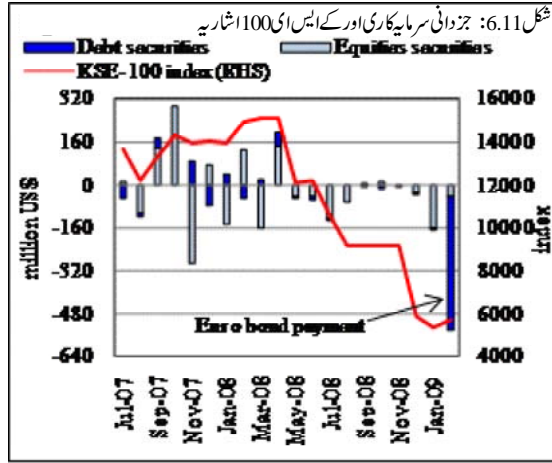
مالی سال 09ء کے زیر نظر عرصے میں خالص بیرونی سرمایہ کاری میں 34.2 فیصد کمی آگئی جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے میں تقریباً 25 فیصد کمی دیکھی گئی تھی۔ گذشتہ سال کی

طرح اس سال بھی، تمام کی تمام کی جزدانی سرمایہ کاری سے (یورو بانڈ کی ادائیگی اور اسٹاک مارکیٹ سے اخراج کی صورت میں) ہوئی جبکہ زیر نظر عرصے میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں 0.2 فیصد کمی معمولی نمونہ ہوئی۔ امریکہ سے رقوم کی آمد میں خاصی کمی واقع ہونا رواں مالی سال سرمایہ کاری میں کمی کی سب سے بڑی وجہ ہے، ان رقوم کی اہمیت یہ ہے کہ یہ جولائی سے فروری کے دوران پاکستان میں ہونے والی مجموعی سرمایہ کاری کا 50 فیصد سے زائد بنتی ہیں (دیکھئے جدول 6.10)۔

براہ راست بیرونی سرمایہ کاری

رواں مالی سال جولائی سے فروری کے دوران براہ راست بیرونی سرمایہ کاری گذشتہ سال کے اسی عرصے کی 6.1 فیصد سال بسال کی کے مقابلے میں 0.2 فیصد بڑھ گئی۔ اس معمولی نمو کا بڑا سبب نجکاری کے عمل میں تعطل، کارپوریٹ کی قلیل نفع یابی کی وجہ سے نو سرمایہ کاری آمدنی میں کمی اور عالمی منڈی میں سیالیت کی قلت ہے۔

اس عرصے کے دوران جن شعبوں میں نمو کم یا سست ہوئی ان میں مواصلات، مالی کاروبار، ذاتی خدمات، تجارت، تعمیرات اور ٹرانسپورٹ آلات شامل ہیں۔ دوسری طرف غذائی پیکیجنگ، پٹرولیم کی صفائی، تیل اور گیس کی تلاش اور بجلی کے شعبوں میں، گذشتہ سال کے مقابلے میں سرمایہ کاری میں بلند نمو دیکھی گئی (دیکھئے جدول 6.11)۔ غذائی پیکیجنگ میں تقریباً تمام کا تمام اضافہ ٹیڑا پیک پاکستان لمیٹڈ میں کی جانے والی سرمایہ کاری کی وجہ سے ہوا، جبکہ اُچ پاور پروجیکٹ اور کے ای ایس سی کو سب سے زیادہ سرمایہ کاری ملی۔



جزدانی سرمایہ کاری
غیر ملکی سرمایہ کار دیگر ابھرتی ہوئی معیشتوں کی اسٹاک مارکیٹوں کی طرح پاکستان کی بھی اسٹاک مارکیٹ سے سرمایہ نکال رہے ہیں۔ غیر ملکی سرمایہ کاری کا اخراج اختتام اگست 2008ء پر قیمتوں پر مصنوعی فلور کے نفاذ کے بعد سے سست ہو گیا تھا تاہم وسط دسمبر میں یہ فلور ہٹانے سے اخراج پھر زور پکڑ گیا جس کا اظہار اس امر سے ہوتا ہے کہ رواں مالی سال جولائی سے فروری کے دوران ایکویٹی تمکات سے سرمایہ کاری کا تقریباً 58 فیصد اخراج صرف دسمبر اور فروری کے دوران ہوا (دیکھئے شکل 6.11)۔

اس کے علاوہ زیر جائزہ عرصے میں سرکاری شعبے کی قرضہ تمکات سے 500 ملین ڈالر کی یورو بانڈ کی ادائیگی کے باعث سرمایہ نکالے جانے سے جزدانی سرمایہ کاری سے اخراج میں مزید اضافہ ہوا۔

6.3.2 واجب الادا برآمدی بلز

مالی سال 09ء کے جولائی تا فروری عرصے میں مجموعی واجب الادا برآمدی بلز میں 467 ملین ڈالر کی کمی واقع ہوئی جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے میں ان میں 156 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا تھا (دیکھئے جدول 6.12)۔ اس کمی کی دو وجوہات ہو سکتی ہیں: برآمدی نمویں سست روی اور عرصے سے واجب الادا چلے آ رہے بلز کی مرکزی بینک کی طرف سے سخت نگرانی۔⁹ اس کے علاوہ اقتصادی استحکام کے پروگرام کی آئی ایم ایف کی طرف سے حمایت کے بعد روپے کی قدر میں آنے والے معمولی استحکام نے برآمدی بلز کی صورتحال کو بھی بہتر بنایا۔

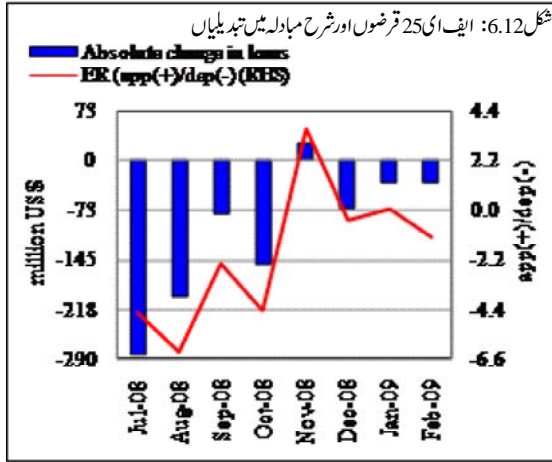
6.3.3 کرنسی اور امانتیں (اثاثے)

رواں مالی سال جولائی تا فروری عرصے میں کرنسی اور امانتوں میں 83 ملین ڈالر اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں ان میں 858 ملین ڈالر کمی ہوئی تھی۔ اس اضافے کا بڑا سبب برآمد کنندگان اور درآمد کنندگان کی طرف سے ایف ای۔ 25 قرضوں کی ادائیگی کی وجہ سے ایف ای۔ 25 نوٹس میں اضافہ ہے۔

⁹ رواں مالی سال کے آغاز یعنی جولائی سے ستمبر کو ہدایت کی گئی کہ وہ واجب الادا برآمدی بلز کا ماہانہ ڈیٹا مرکزی بینک کو مہیا کریں۔ اگست 08ء سے ہفتہ وار ڈیٹا طلب کیا جانے لگا ہے۔

طویل مدتی سرکاری قرضے

گزشتہ مالی سال جولائی تا فروری 731 ملین ڈالر کے طویل مدتی قرضے وصول کیے گئے جبکہ رواں مالی سال اسی عرصے میں، کم آمد اور قرضوں کی بڑی قسطیں ادا کرنے کی وجہ سے ان قرضوں کی خالص آمد خاصی کم ہو کر 444.4 ملین ڈالر رہ گئی جس میں بنیادی کردار ایشیائی ترقیاتی بینک سے موصول ہونے والے 693 ملین ڈالر کا تھا۔ دوسری طرف زیر جائزہ عرصے کے دوران اسلامی ترقیاتی بینک کو 200 ملین ڈالر، ایشیائی ترقیاتی بینک کو 116 ملین اور عالمی بینک کو 120 ملین ڈالر کی قرضوں کی نسبتاً بڑی قسطیں ادا کی گئیں۔



6.3.4 مختصر مدتی سرکاری قرضے

رواں مالی سال زیر جائزہ عرصے کے دوران مختصر مدتی قرضوں میں 114 ملین ڈالر کی خالص کمی ہوئی جبکہ گزشتہ مالی سال کے اسی عرصے میں 367 ملین کا خالص اضافہ ہوا تھا۔ ہونے والی کمی کی بڑی وجہ اسلامی ترقیاتی بینک کو 590 ملین ڈالر کی ادائیگی تھی۔ رواں مالی سال نومبر سے فروری کے دوران اسلامی بینک کی طرف سے وصولی کے باعث مختصر مدتی قرضوں میں 223 ملین ڈالر کی خالص آمد ہوئی، یہ قرضہ ایک سال سے بھی کم مدت کے لیے ہے اور اگلے سال یہ رقم کے اخراج کی صورت میں ظاہر ہوگا۔

6.3.5 نجی قرضے

نجی قرضوں میں خالص آمد رواں مالی سال جولائی تا فروری بڑھ کر 379 ملین ڈالر ہو گئی جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے میں یہ 157 ملین ڈالر تھی۔ اس خالص آمد میں بڑا کردار وارڈ ٹیلی کام کو ملنے والے 556 ملین ڈالر قرضے کا ہے۔

6.3.6 کرنسی اور امانتیں (واجبات)

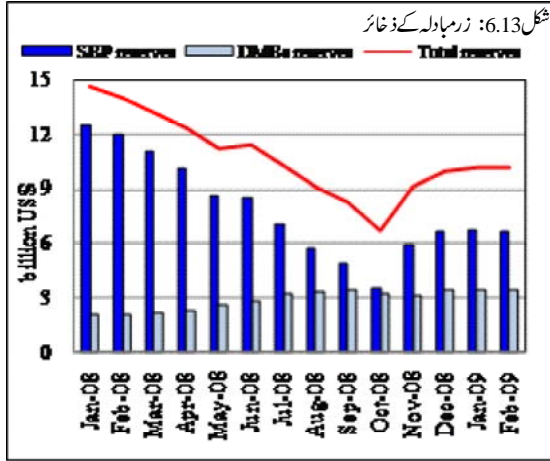
ایف ای 25 قرضوں کی ادائیگی کی وجہ سے تجارتی ماکاری میں کمی آئی جس سے کرنسی اور امانتوں میں رواں مالی سال جولائی تا فروری خاصی کمی واقع ہوئی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ایف ای 25 قرضوں کی ادائیگی کا بنیادی محرک روپے کی قدر میں کمی تھا، روپے کی قدر گھٹنے سے یہ قرضے برآمد کنندگان اور درآمد کنندگان کے لیے مہنگے ہو جاتے ہیں۔ تاہم نومبر اور فروری کے دوران روپے کی قدر مستحکم ہونے سے ان قرضوں کی ادائیگی میں نمایاں سست روی آگئی (دیکھئے شکل 6.12)۔

جدول 6.12: مالی کھاتہ ملین ڈالر				
میں 09ء*		میں 08ء		
نومبر تا فروری	جولائی تا فروری	نومبر تا فروری	جولائی تا فروری	
1905.4	2403.4	1705.0	5068.0	مالی کھاتہ (خالص)
12.0	12.0	-27.0	-36.0	براہ راست سرمایہ کاری بیرون ملک
1464.0	2794.0	1213.0	2789.0	براہ راست سرمایہ کاری پاکستان میں
1219.0	2205.0	869.0	1867.0	ایکویٹی سرمایہ
0.0	0.0	133.0	133.0	جس میں: نجکاری آمدنی
245.0	589.0	344.0	665.0	نوسرمایہ کاری آمدنی
-745.0	-926.0	-229.0	82.0	جزدانی سرمایہ کاری
-226.0	-391.0	-231.0	111.0	ایکویٹی تسکات
-519.0	-535.0	2.0	-29.0	قرضہ تسکات
731.0	1880.0	957.0	2578.0	خالص بیرونی سرمایہ کاری
1174.4	523.4	748.0	2233.0	دیگر سرمایہ کاری
68.0	384.0	291.0	702.0	اثاثے
73.0	189.0	-252.0	-297.0	1- واجب الادا برآمدی بل (برآمد کنندگان)
53.0	278.0	114.0	141.0	2- واجب الادا برآمدی بل (ذمی ایملی)
-58.0	-83.0	429.0	858.0	3- کرنسی اور امانتیں
-124.0	-178.0	400.0	761.0	جس میں بینک
1106.4	139.4	457.0	1531.0	واجبات
201.4	444.4	207.0	731.0	1- بیرونی طویل مدت سرکاری قرضے (خالص)
264.4	524.4	243.0	767.0	منصوبہ جاتی قرضے
251.0	816.0	299.0	643.0	غیر منصوبہ جاتی قرضے
314.0	896.0	335.0	679.0	بالاقساط ادائیگی
341.0	373.0	54.0	157.0	2- نجی قرضے
487.0	653.0	168.0	331.0	جس میں: فراہم کنندگان کے قرضے
140.0	280.0	114.0	174.0	فراہم کنندگان کے قرضوں کی ادائیگی
223.0	-114.0	303.0	367.0	3- قلیل مدتی سرمایہ (سرکاری)
223.0	-14.0	319.0	483.0	جس میں: آئی ڈی بی (خالص)
-45.0	-469.0	106.0	337.0	4- کرنسی اور امانتیں
386.0	-101.0	-213.0	-111.0	5- دیگر واجبات

* عبوری

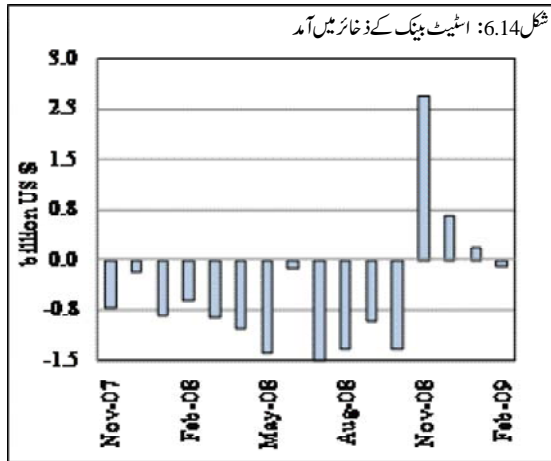
6.4 زرمبادلہ کے ذخائر

مالی سال 09ء کے جولائی تا اکتوبر عرصے کے دوران زرمبادلہ کے ذخائر میں نمایاں کمی آگئی تھی، تاہم اگلے مہینوں میں یہ ذخائر خاصے بڑھ گئے۔



زرمبادلہ کے جو ذخائر اکتوبر 08ء کے اواخر میں 6.8 ارب ڈالر تھے، 13 مارچ 09ء تک بڑھ کر 10.2 ارب ڈالر ہو گئے۔ اگلے مہینوں میں اس اضافے کا بڑا حصہ وہ تھا جو پاکستان کے اقتصادی استحکام پروگرام کے لیے آئی ایم ایف کے تعاون کے بعد حاصل ہوا۔ اس کے علاوہ جاری حسابات کا خسارہ کم ہونے سے مجموعی بیرونی توازن میں قابل لحاظ بہتری آئی، نیز بیرونی سرمائے کی آمد بھی بحال ہو گئی جس سے زرمبادلہ کے ذخائر میں اکتوبر 08ء کے بعد اضافہ ہونے لگا (دیکھئے شکل 6.13)۔ ذخائر بہتر ہونے سے شرح مبادلہ میں نسبتاً استحکام آیا اور

غیر ملکی کرنسی امانتوں میں معقول اضافہ ہوا۔ ان عوامل نے بھی اس عرصے میں زرمبادلہ کے ذخائر پر دباؤ کم کیا۔



زرمبادلہ کی تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ مجموعی ذخائر میں نومبر تا جنوری بہتری کا بڑا سبب مرکزی بینک کے ذخائر میں ہونے والا اضافہ تھا، اس کے علاوہ کمرشل بینکوں کے ذخائر میں بھی اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 6.14)۔ جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے، اس عرصے کے دوران مرکزی بینک کے ذخائر بڑھنے کی بڑی وجہ آئی ایم ایف سے (3 ارب ڈالر) رقم ملنا تھا، اس کے بعد ایشیائی بینک سے 761 ملین، اسلامی بینک سے 517 ملین ڈالر اور چین سے 500 ملین ڈالر ملے (دیکھئے جدول 6.13)۔ تاہم تیل کی خریداری پر بھاری اخراجات اور یورو بانڈ پر 517 ملین ڈالر اخراجات مرکزی بینک کے ذخائر میں کمی کا باعث بنے۔

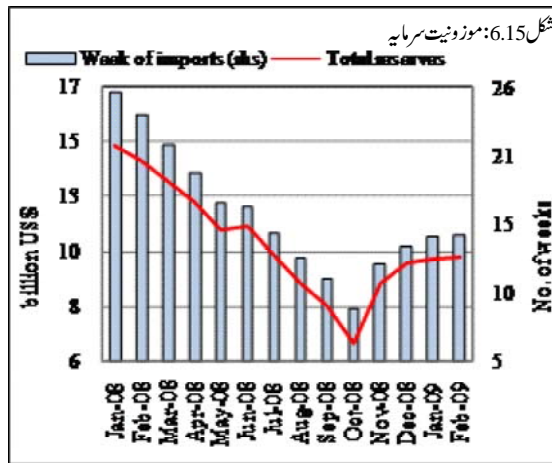
یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ تیل کی خریداری کے جزوی اخراجات (فرنس آئل) 2 فروری 2009ء سے بینک بینک منڈی کو منتقل کر دیے گئے

ملین ڈالر		جولائی تا فروری
میں 08ء	میں 09ء	
9,927	21,637	آمدنی
3,676	4,415	خریداریاں
1,890	4,709	قرضے اور گرانٹ
975	866.2	ایشیائی بینک
5	3057.1	آئی ایم ایف
303	516.5	اسلامی بینک
4,361	12,514	دیگر
2,480	9,204	پیٹنگی تکمیل عرصیت
281.7	466	لاجنک سپورٹ
644	0.0	نچکاری آمدنی
11,697	23,568	اخراجات
7,021	8,800	فروخت
1,962	1,176	بین الینک فروخت
5,059	7,624	تیل کی امداد
724	1,448	قرض کی ادائیگی
3,952	13,321	دیگر
1,972	10,031	پیٹنگی تکمیل عرصیت
325	690	گندم مر اسد اعتباری سی بی
-1,770	-1,930	ذخائر میں خالص تبدیلی
		ماخذ: شعبہ ملکی منڈیاں اور زرعی انتظام

ہیں۔¹⁰ اس اقدام سے اسٹیٹ بینک کے ذخائر پر دباؤ کم ہونے کا امکان ہے، تاہم اس سے شرح مبادلہ میں کچھ تغیر بھی آ سکتا ہے۔ خوش قسمتی سے تجارتی خسارے میں کمی اور ترسیلات زر میں اضافے سے امید ہے کہ اس فیصلے کے شرح مبادلہ پر پڑنے والے منفی اثرات بڑی حد تک دور ہو جائیں گے۔

کمرشل بینکوں کے ذخائر میں جولائی سے 13 مارچ مالی سال 09ء تک 652.3 ملین ڈالر اضافہ ہوا اور وہ 3.5 ارب ڈالر تک جا پہنچے۔

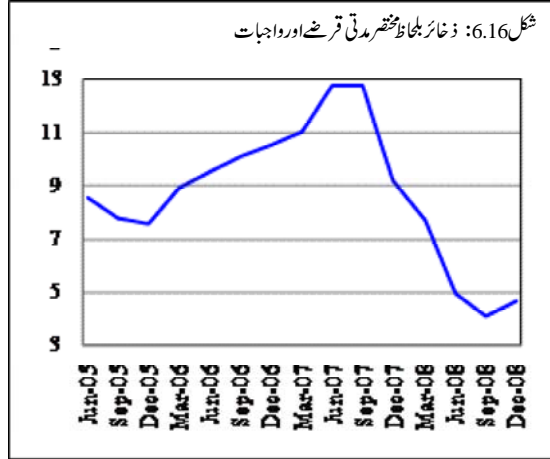
ستمبر 08ء تک کمرشل بینکوں کے ذخائر میں معقول اضافہ ہو رہا تھا تاہم اکتوبر 08ء میں منفی تبدیلیاں بینکوں کے ذخائر میں تیزی سے کمی کا باعث بنیں۔ اکتوبر میں نہ صرف ترسیلات زر تیزی سے کم ہوئیں بلکہ شرح مبادلہ میں سرعت سے کمی کے باعث بے یقینی پھیل گئی، غیر ملکی کرنسی کھاتوں سے بھاری رقوم بھی نکالوائی جانے لگیں اور ان کھاتوں کے منجمد ہونے کی افواہیں گردش کرنے لگیں۔



تاہم بعد کے مہینوں میں پاکستان کی بیرونی پوزیشن بہتر ہو گئی اور اسی طرح کمرشل بینکوں کے ذخائر کی صورتحال میں بھی بہتری آ گئی۔ 13 مارچ 09ء کو کمرشل بینکوں کے ذخائر کی سطح 3.5 ارب ڈالر تھی جو قبل ازاں اکتوبر 08ء کی سطح 3.2 ارب ڈالر سے معمولی سی بہتر ہے۔

موزونیت سرمایہ
موزونیت سرمایہ کی دونوں نسبتیں یعنی درآمدات کے

¹⁰ ایف ای گھنٹی مراسلہ نمبر 2، مورخہ 15 جنوری 2009ء

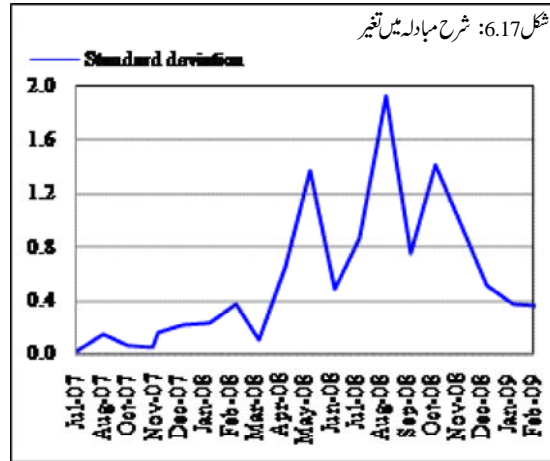


لیے موزوں ذخائر بلحاظ ہفتہ، اور مختصر مدتی قرضوں اور واجبات کے لیے ذخائر، تقریباً ایک سال تک مسلسل کمزور ہونے کے بعد معمولی سی بحال ہوئیں (دیکھئے شکل 6.15 اور 6.16)۔

پہلی نسبت یعنی درآمدات کے لیے موزوں ذخائر بلحاظ ہفتہ، اکتوبر 08ء میں کم ہو کر 9.06 ہفتہ رہ گئی تھی تاہم بہتری کے بعد یہ 13 مارچ 09ء کو 14.5 ہفتہ ہو گئی۔ اس میں زر مبادلہ کے ذخائر میں اضافے کے علاوہ دوسری سہ ماہی کے دوران درآمدی بل میں کمی بھی کارفرما ہے۔ اسی طرح مختصر مدتی قرضوں اور واجبات کے لیے ذخائر کی نسبت ستمبر 08ء کے دوران 4.1 تھی جو اختتام دسمبر 08ء پر بہتر ہو کر 4.6 ہو گئی۔

6.5 شرح مبادلہ

رواں مالی سال جولائی تا اکتوبر روپے کی قدر میں 16.3 فیصد کمی واقع ہوئی تاہم نومبر 08ء کے بعد روپیہ کسی قدر سنبھل گیا۔ شرح مبادلہ میں



استحکام پاکستان کے بیرونی حسابات میں بہتری، خصوصاً آئی ایم ایف کے ساتھ عارضی انتظام کے بعد مالی کھاتے میں بہتری کی وجہ سے آیا۔ آئی ایم ایف کی طرف سے رقوم کی آمد سے نہ صرف زر مبادلہ کے ذخائر میں کمی کا سلسلہ رک گیا بلکہ منڈی میں پائے جانے والے تصورات بھی بہتر ہوئے۔ اگلے مہینوں کے دوران تجارتی خسارہ گھٹنے اور دیگر ذرائع سے رقوم کی آمد بڑھنے سے روپے پر موجود دباؤ مزید کم ہو گیا۔ نتیجتاً رواں مالی سال نومبر تا جنوری روپیہ ڈالر کے مقابلے میں نسبتاً مستحکم ہوا۔

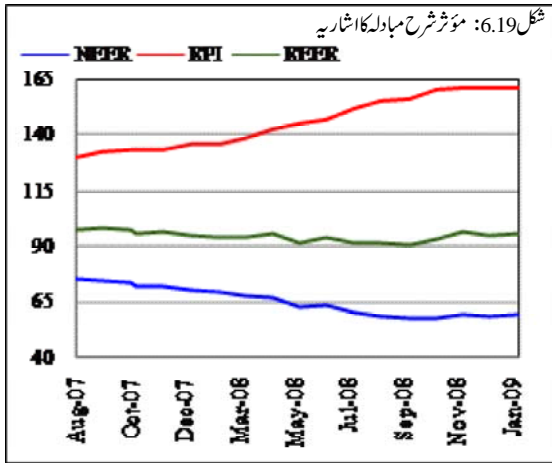
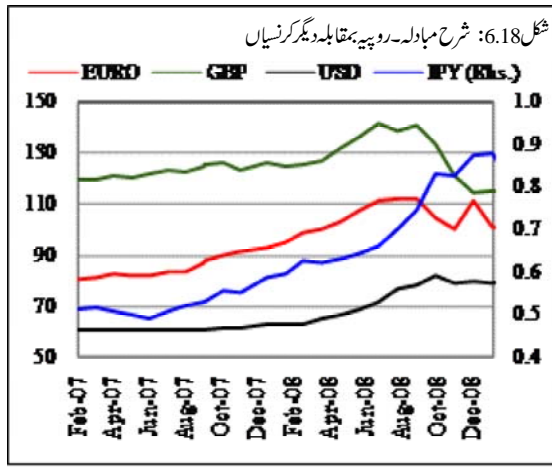
شرح مبادلہ میں اتار چڑھاؤ کو ظاہر کرنے والے معیاری انحراف کی قدر بھی خاصی کم ہوئی، جو اکتوبر میں 1.41 تھی تاہم جنوری میں 0.31 ہو گئی (دیکھئے شکل 6.17)۔

عالمی کساد بازاری اور شرح مبادلہ

جدول 6.14: شرح سود کا مقابلہ

جنوری 09ء	نومبر 08ء	جولائی 08ء	مارچ 08ء	نومبر 07ء	جولائی 07ء
0.25	1.00	2.00	2.25	4.50	5.25
1.50	3.00	5.00	5.25	5.75	5.75
2.00	3.25	4.25	4.00	4.00	4.00
0.10	0.30	0.50	0.50	0.50	0.50
15.00	15.00	13.0	10.52	10.00	9.50

حالیہ اقتصادی بحران سے نہ صرف عالمی کساد بازاری نے جنم لیا بلکہ اس نے مرکزی بینکوں کا موقف بھی تبدیل کر دیا، چنانچہ دنیا بھر میں شرح سود میں بڑے پیمانے پر کمی دیکھی گئی۔ امریکی بینک نے شرح سود میں ریکارڈ کی کی جبکہ بینک آف جاپان کی شرح سود دنیا بھر میں سب سے کم ہو چکی ہے۔ مرکزی یورپین بینک اور بینک آف انگلینڈ نے بھی اپنا موقف تبدیل کرتے ہوئے شرح سود میں بھاری کمی کی (دیکھئے جدول 6.14)۔ مالی بحران اور شرح سود میں تیز رفتار کٹوتی ہر بڑی کرنسی میں تیزی سے تبدیلی کا باعث بنی۔ مالی سال 09ء کی پہلی ششماہی کے دوران اگرچہ ڈالر دیگر کرنسیوں کے مقابلے میں مستحکم ہوا، یورو اور پونڈ میں کمزوری آئی۔ ابھرتی ہوئی معیشتوں کی کرنسیاں بھی کینیڈا، آسٹریلیا، اور نیوزی لینڈ جیسی اجناسی کرنسیوں¹¹ کی طرح، ڈالر کے مقابلے میں اپنی قدر گنوا بیٹھیں۔



روپے نے دیگر بڑی کرنسیوں کے مقابلے میں نسبتاً بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ یورو اور پونڈ کے مقابلے میں روپے کی قدر بڑھنے کی اہم وجہ مالی سال کی پہلی ششماہی میں ان کرنسیوں میں آنے والی کمزوری تھی۔ برطانیہ اور یورو زون میں اقتصادی حالات ابتر ہونے سے پونڈ اور یورو دونوں، ڈالر کے مقابلے میں کمزور ہوئے۔ ڈالر کے مقابلے میں جاپانی ین نسبتاً مستحکم رہنے سے روپے کی قدر ین

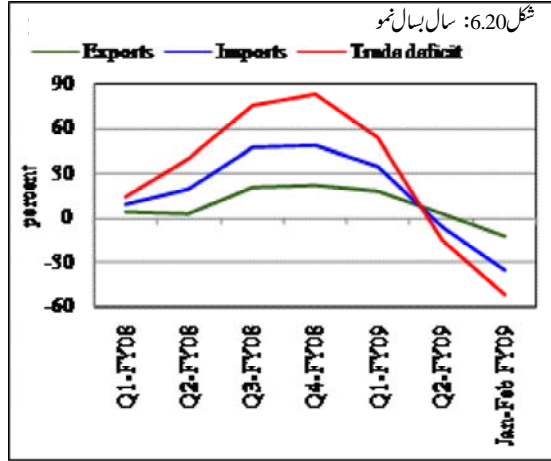
¹¹ آمدنی کے لیے عام مال کی برآمد پر بھاری انحصار کرنے والے ملکوں کی کرنسی کو "اجناسی کرنسی" کہا جاتا ہے۔ زرمبادلہ کی منڈی میں اجناسی کرنسی کا مطلب آسٹریلیائی ڈالر، کینیڈین ڈالر، نیوزی لینڈ ڈالر، اور جنوبی افریقی ریئلڈ لیا جاتا ہے۔

کے مقابلے میں 21.4 فیصد کم ہوئی (دیکھئے شکل 6.18)۔

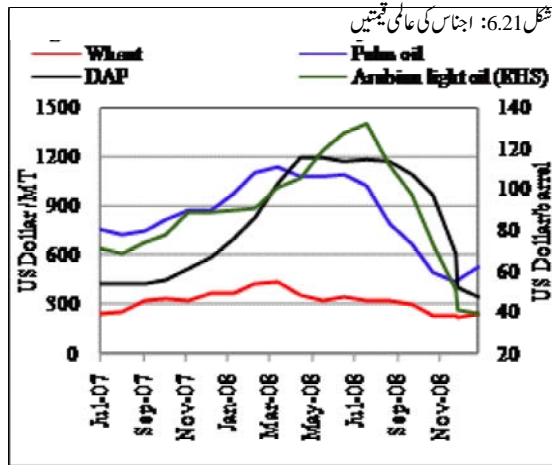
مختلف کرنسیوں سے شرح مبادلہ کی پیمائش کرنے والی نامیہ مؤثر شرح مبادلہ رواں مالی سال جولائی تا دسمبر روپے کی قدر میں 7.6 فیصد کی ظاہر کرتی ہے جبکہ گزشتہ مالی سال کے اسی عرصے میں یہ کمی 3.2 فیصد تھی۔ تاہم گرانی کے دباؤ میں مسلسل اضافے کی وجہ سے، جو نسبتی اشاریہ قیمت 9.6 فیصد بڑھنے سے ظاہر ہے، حقیقی مؤثر شرح مبادلہ میں رواں مالی سال کے مذکورہ عرصے میں 1.3 فیصد اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 6.19)۔

6.6 تجارتی کھاتہ

مالی سال 09ء کے جولائی تا فروری عرصے میں مجموعی تجارتی خسارہ 11.6 ارب ڈالر تک جا پہنچا جو کہ سال بسال 6.9 فیصد کی کوٹا ہر کرتا ہے۔



جولائی تا فروری عرصے کا تجارتی خسارہ سات برس میں پہلی بار کم ہوا ہے۔ اس کا اصل سبب درآمدات کا کم ہونا ہے۔ رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں درآمدات میں سال بسال خاصی نمو ہوئی تھی تاہم بعد میں مجموعی طلب گرنے اور درآمدات کے نرخ نومبر 08ء کے بعد سے تیزی سے کم ہونے کے باعث درآمدی بل بھی گھٹ گیا اور اس کا نتیجہ تجارتی خسارہ کم ہونے کی صورت میں نکلا (دیکھئے شکل 6.20)۔ تجارتی خسارہ کم کرنے میں برآمدات کے مستحکم رہنے کو بھی دخل ہے تاہم اتنا زیادہ نہیں۔ رواں مالی سال جولائی تا فروری برآمدات میں سال بسال جو معقول نمو ہوئی وہ بڑی حد تک پہلی سہ ماہی میں ہوئی۔

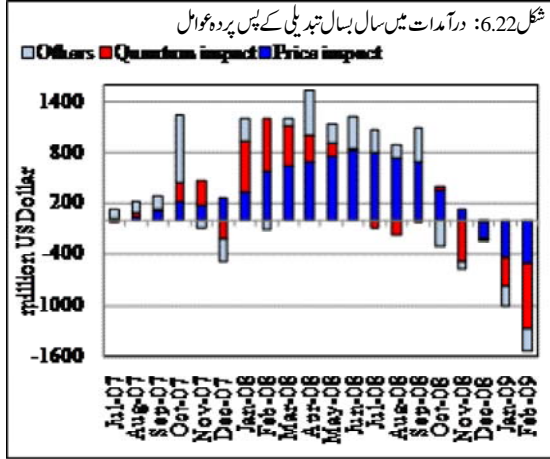


مالی سال 09ء کی پہلی سہ ماہی میں درآمدات میں تقریباً سارا اضافہ بلند قیمتوں کے باعث ہوا۔ اجناس کے عالمی نرخ اگرچہ مالی سال کے آغاز ہی سے گرنے لگے تھے تاہم اس گراؤ کا اثر پاکستانی درآمدات پر ذرا تاخیر سے سامنے آیا اور درآمدی بل میں مالی سال کی دوسری سہ ماہی سے مسلسل کمی دیکھی جانے لگی (دیکھئے شکل 6.21 اور 6.22)۔ اس کے علاوہ سخت زری اور مالیاتی پالیسیوں کے مشترکہ اثرات، روپے کی قدر میں تیزی سے کمی¹² اور توانائی کی قلت جیسے عوامل نے بھی درآمدات کا حجم کم کرنے میں مدد دی۔

مجموعی طلب میں سست روی کارہجان مالی سال کے بقیہ حصے میں برقرار رہے گا اور درآمدات کی قیمتیں بھی کم ہونے کا امکان ہے۔ اس کے نتیجے

¹² رواں مالی سال جولائی تا فروری روپے کی قدر میں سال بسال 14.5 فیصد کمی واقع ہوئی۔

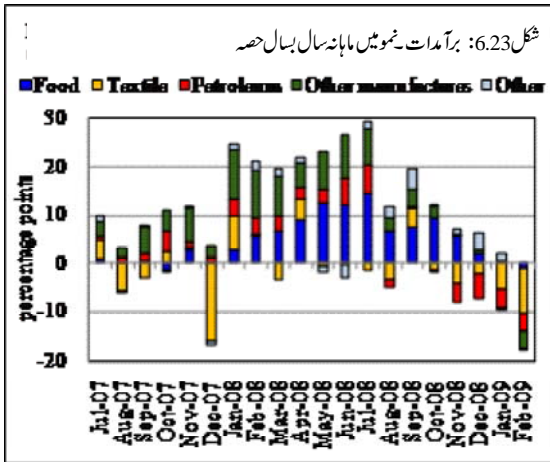
میں تجارتی خسارہ اگلے مہینوں میں کم ہونے کے امکانات روشن ہیں، تاہم مالی سال کا مجموعی تجارتی خسارہ کم ہونے کا انحصار مارچ تا جون برآمدی نمو کے رجحانات پر ہوگا۔



برآمدات اگرچہ کم ہونا شروع ہو گئی ہیں تاہم ابھی کمی معمولی سطح کی ہے۔ عالمی کساد بازاری اور اس کے نتیجے میں بین الاقوامی طلب میں کمی کو دیکھتے ہوئے پاکستان کی برآمدی نمو میں کمی عین متوقع تھی، تاہم بڑھتے ہوئے اندرونی مسائل، مثلاً بجلی کی قلت، کی وجہ سے صورتحال بدتر ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ مالی سال میں جولائی تا جنوری برآمدی نمو زیادہ وسیع

البنیاد نہیں تھی اور تقریباً تمام کی تمام نمو چاول اور سیمنٹ کے شعبوں میں ہوئی چنانچہ ان دونوں شعبوں میں نمو کی رفتار متاثر ہونے کا خدشہ ہے۔

برآمدات



رواں مالی سال جولائی تا فروری برآمدات میں 4.3 فیصد کی سال بھر نمو ہوئی جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں یہ 7.4 فیصد تھی۔ برآمد کنندگان کو کئی طرح کے مسائل کا سامنا تھا مثلاً بجلی کی شدید قلت، سیاسی بے یقینی اور بد امنی، ان مسائل کے باوجود یہ نمو حاصل کرنا قابل تعریف ہے۔ تاہم معلوم ہوتا ہے، یہ نمو اگلے مہینوں میں برقرار نہیں رہ سکے گی کیونکہ نومبر سے برآمدات میں مستقل کمی آرہی ہے (دیکھئے شکل 6.23) اور یہ کمی وسیع البنیاد ہے۔ نہ صرف ٹیکسٹائل برآمدات مسلسل گھٹ رہی ہیں بلکہ غیر ٹیکسٹائل برآمدات کے وہ زمرے جو مستحکم چلے آ رہے تھے، اب خاصہ کمزور ہو چکے ہیں (دیکھئے جدول 6.15)۔

صورتحال حکومت سے فوری توجہ کا تقاضا کرتی ہے۔ بالخصوص بجلی کی قلت دور کرنے کو ترجیح دینی چاہیے۔ 'اے پٹا' (APTMA) کے ذرائع کے

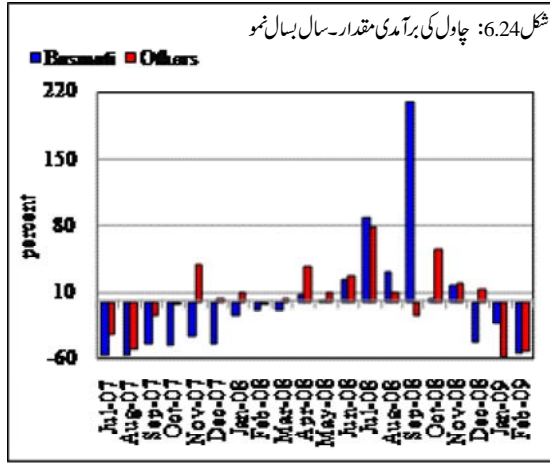
جدول 6.15: اہم برآمدات (جولائی تا فروری)									
ملین امریکی ڈالر									
اکائیاں	مالیت	اکائی مالیت	میں 09ء		میں 08ء		سال بیک فیصد تبدیلی		
			مالیت	اکائی مالیت	مالیت	اکائی مالیت	مقدار	مالیت	اکائی مالیت
غذائی گروپ									
جس میں: چاول	میزرک ٹن	826.1	504.3	1394.3	2099.3	924.9	568.1	674.3	47.3
ٹیکسٹائل گروپ									
جس میں									
سوتلی دھاگہ	میزرک ٹن	864.4	2309.6	732.3	732.3	2163.4	-132.1	-9.6	-15.3
سوتلی کپڑے	مربع میٹر	1248.3	1001.5	1317.8	1317.8	985.6	69.5	7.3	5.6
بُٹے ہوئے کپڑے	درجن	1236.4	18.9	1203.6	1203.6	17.8	-32.9	3.4	-2.7
چادریں	میزرک ٹن	1259.7	5736.0	1128.2	1128.2	5271.7	-131.5	-2.6	-10.4
تولیے	میزرک ٹن	383.9	4087.5	422.4	422.4	3612.4	38.5	24.5	10.0
سلے سلائے لمبوسات	درجن	935.7	37.4	819.4	819.4	39.5	-116.3	-17.1	-12.4
سینٹیک ٹیکسٹائل	مربع میٹر	287.7	912.9	220.3	220.3	854.7	-67.5	-18.2	-23.4
دیگر ٹیکسٹائل مصنوعات		332.3		331.3	331.3		-1.0		-0.3
دیگر ٹیکسٹائل مواد		177.7		150.6	150.6		-27.2		-15.3
پٹرولیم گروپ									
دیگر اشیاء سازی گروپ									
جس میں:									
کیمیکلز اور ادویات									
گڑ	میزرک ٹن	23.2	59.6	72.2	420.9	94.8	49.0	53.3	14.5
سینٹ	میزرک ٹن	213.1	53.9	374.4	374.4	58.6	161.3	61.5	75.7
تمام دیگر اشیاء		417.9		552.4	552.4		134.5		32.2
کل برآمدات		11660.5		12155.7	12155.7		495.2		4.2

مطابق ٹیکسٹائل شعبہ (اسپننگ اور ویونگ) کو موسم سرما (نومبر تا جنوری، مالی سال 09ء) کی ضروریات میں سے صرف 33 فیصد گیس دی گئی جبکہ رواں مالی سال کے جولائی تا جنوری پورے عرصے کے دوران اس شعبہ نے توانائی کی اپنی 70 فیصد ضروریات پوری کیں۔ اس کے علاوہ ملکی برآمدات مختلف قسم کے ساختی اور مخصوص شعبہ جاتی مسائل سے بھی متاثر ہو رہی ہیں جنہیں مستعدی کے ساتھ حل کیا جانا چاہیے۔

اہم غیر ٹیکسٹائل برآمدات

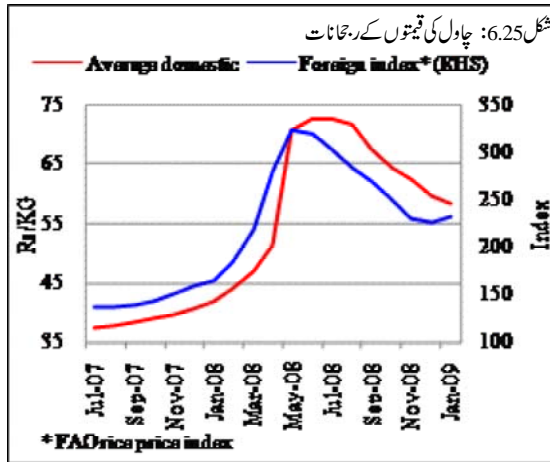
رواں مالی سال جولائی تا فروری مجموعی برآمدی نمو میں چاول کی برآمد کا حصہ سب سے زیادہ رہا، اور اس اضافے کا بھی بیشتر حصہ پہلی سہ ماہی میں دیکھا گیا جبکہ چاول کی برآمدی نمودوسری سہ ماہی سے گھٹنا شروع ہو گئی ہے (دیکھئے شکل 6.24)۔ اس کے کئی اسباب ہیں:

1) دوسری سہ ماہی میں اس کی کا جزوی سبب چاول کی ملوں کو بجلی کا بار بار کا قفل ہے۔



2) جہاں تک باسمتی چاول کا تعلق ہے، جنوری میں باسمتی چاول پر سے برآمدی ڈیوٹی ختم کرنے کے بھارت کے فیصلے سے صورتحال پیچیدہ ہو گئی ہے اور پاکستان کے باسمتی چاول کے لیے مقابلہ سخت ہو گیا ہے۔

3) نئی فصل کی رسد سے چاول کی عالمی قیمتیں تیزی سے کم ہوئی ہیں۔ چنانچہ پاکستان میں چاول کی شاندار فصل کے باوجود برآمد کنندگان کو نرخوں کے معاملے میں مسابقت کا سامنا ہو گا۔ تاہم چاول کی ملکی منڈی میں صورتحال عالمی منڈی جیسی نہیں ہے کیونکہ چاول کی قیمتیں وہاں کے مقابلے میں یہاں اتنی تیزی سے کم نہیں ہوئی ہیں (دیکھئے شکل 6.25)۔

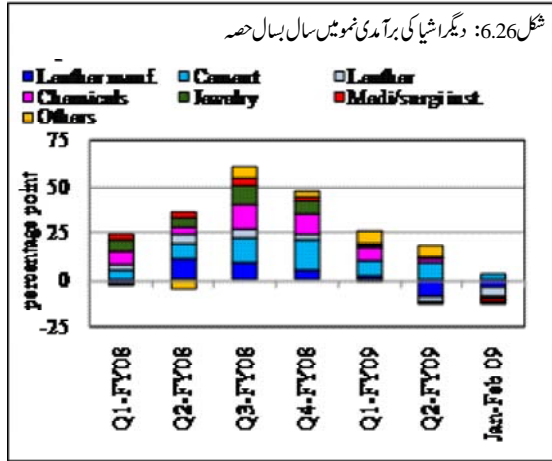


اس صورتحال کا ایک سبب ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان (ٹی سی پی) کے اقدامات کو قرار دیا جاسکتا ہے۔ حکومت کا فیصلہ ملکی منڈی میں بے یقینی پیدا کرنے کا سبب بنا ہے، کیونکہ اطلاعات کے مطابق کاشت کار اپنی فصل برآمد کنندگان کو بیچنے سے گریزاں ہیں تو اس امید پر کہ انہیں ٹی سی پی بہتر نرخ دے گی۔ چنانچہ چاول کی ملکی قیمتوں میں جمود چاول کی برآمدات میں مسابقت کو متاثر کر رہا ہے۔

دیگر اشیاء کی برآمدات نے رواں مالی سال کے جولائی تا فروری عرصے میں 9.5 فیصد کی سال بسال

نمو حاصل کی۔ یہ اگرچہ خاصی عمدہ نمونہ ہے تاہم یہ گزشتہ سال کے اسی عرصے کی سال بسال 35.4 فیصد نمونہ سے بہت کم ہے۔ اس گروپ کے تقریباً تمام بڑے زمروں کی برآمدات میں رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی سے سست روی یا کمی دیکھی جا رہی ہے (دیکھئے شکل 6.26)۔

رواں مالی سال جولائی تا فروری مجموعی برآمدی نمونہ میں سیمنٹ کی برآمد نے دیگر اشیاء کے زمرے میں اہم ترین کردار ادا کیا۔ سیمنٹ کے شعبے نے بیرون ملک طلب اور اندرون ملک پیداواری استعداد بڑھنے کے باعث درحقیقت گزشتہ پورے مالی سال کے دوران بلند نمونہ حاصل کی تھی۔ تاہم



حال ہی میں، سیمنٹ کی بڑی برآمدی منڈیوں میں بعض منفی تبدیلیاں ان خدشات کو ہوا دے رہی ہیں کہ سیمنٹ کا شعبہ اپنی گزشتہ سال کی عمدہ کارکردگی شاید برقرار نہ رکھ سکے۔ مثال کے طور پر:

(1) بھارت پاکستانی سیمنٹ کی بڑی منڈیوں میں سے ایک ہے جہاں 12 سے 14 فیصد سیمنٹ جاتی ہے، جنوری 09ء سے بھارت نے سیمنٹ کی درآمد پر 12 فیصد ڈیوٹی نافذ کر دی ہے۔

(2) عرب امارات میں، پاکستانی برآمدی سیمنٹ جس کا حصہ 14 فیصد ہے، تعمیراتی سرگرمیاں سست پڑ گئی ہیں جس سے سیمنٹ کی طلب کم ہونے کا امکان ہے۔

(3) سعودی عرب نے سیمنٹ کی پیداواری گنجائش¹³ بڑھالی ہے چنانچہ مشرق وسطیٰ کے ممالک اپنی طلب پوری کرنے کے لیے پاکستان بجائے اسے ترجیح دے سکتے ہیں۔

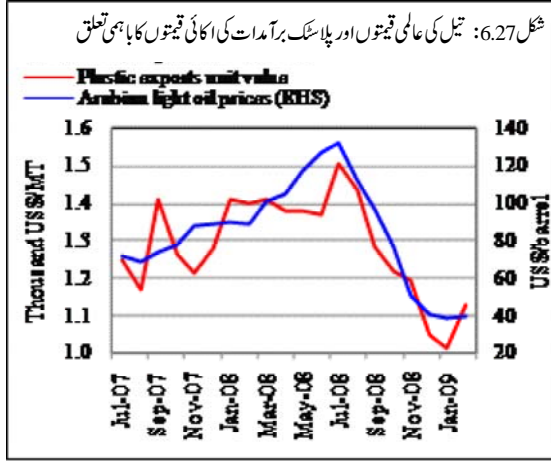
یہ تمام عوامل مستقبل میں پاکستان کی سیمنٹ برآمدات میں کسی حد تک کمی کا باعث بن سکتے ہیں۔ ایک خوش آئند پہلو یہ ہے کہ گزشتہ مالی سال سے افریقی ممالک پاکستانی سیمنٹ کی ممکنہ منڈی کے طور پر سامنے آئے ہیں۔

چمڑے کی مصنوعات کی برآمدات میں رواں مالی سال جولائی تا فروری سال 13.5 فیصد کمی آئی جس کا سبب عالمی کساد بازاری کی وجہ سے بیرونی طلب میں کمی کے علاوہ مختلف النوع مقامی ساختی مسائل ہیں۔ چمڑے کی زیادہ تر برآمدی مصنوعات جیکٹوں اور ملبوسات¹⁴ کی دیگر ایشیا پر مشتمل ہوتی ہیں جنہیں ایشیائے تیش کا درجہ حاصل ہے، اور یہ زیادہ تر یورپی یونین اور امریکہ کو بھیجی جاتی ہیں، تاہم یہ خطے ان دنوں اقتصادی کساد بازاری کی پلٹ میں ہیں۔ جہاں تک رسدی پہلوؤں کا تعلق ہے تو دیگر شعبوں کی مانند چمڑے کی مصنوعات کا شعبہ بھی بجلی کی قلت، پیداواری لاگت میں اضافے، غیر ہنرمند افرادی قوت اور ازکار رفتہ مشینری جیسے مسائل سے دوچار ہے۔

ملک میں خام چمڑا بہ افراط دستیاب ہے، چنانچہ مذکورہ ساختی مسائل درست طریقے سے حل کر لیے جائیں تو چمڑا مصنوعات کی برآمدات میں اضافہ ممکن ہے۔ تاہم مستقبل قریب میں یہ مسائل برقرار رہنے کا امکان ہے، لہذا چمڑا مصنوعات کی برآمد میں کمی آسکتی ہے۔ اس کے علاوہ چمڑا

¹³ http://www.menafn.com/qn_news_story_s.asp?StoryId=1093200542

¹⁴ چمڑے کی مصنوعات میں 75 فیصد چمڑے کے ملبوسات ہوتے ہیں، اور اس کے علاوہ چمڑے کے برآمدی ملبوسات میں 90 فیصد جیکٹیں اور ہینٹیں کی دیگر ایشیا شامل ہیں۔



مصنوعات کی طلب گھٹنے سے، یہ مصنوعات بنانے والے بعض بڑے ملکوں کی خام چمڑے کی بھی طلب کم ہوئی ہے۔ نتیجتاً رواں مالی سال کے جولائی تا فروری عرصے میں خام چمڑے کی برآمد میں 22.5 فیصد کی سال بسال کمی واقع ہوئی ہے۔

کیمیکلز اور ادویات کی برآمد میں سال بسال نمو میں بھی معمولی ست روی آئی اور رواں مالی سال جولائی تا فروری نمو 14.5 فیصد رہی جو گزشتہ سال کے اسی عرصے میں 4.9 فیصد رہی تھی۔ اس کی وجہ پلاسٹک اور دیگر کیمیکلز کے بڑے زمروں کی برآمد میں آنے والی کمی تھی۔

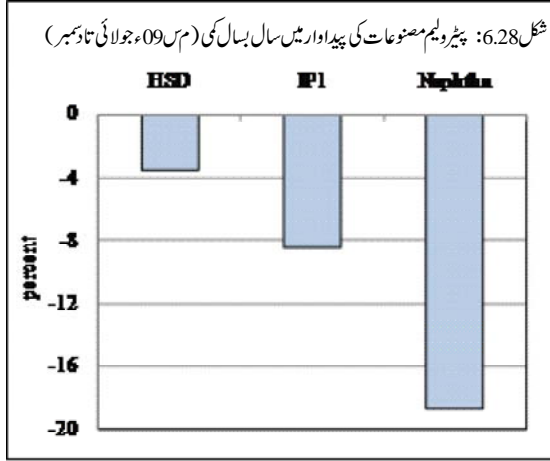
پلاسٹک کی 55 فیصد برآمدات 'پیٹ' (PET) بوتل بنانے والے ریزن (resin) پر مشتمل ہے اور ریزن خام تیل سے بنایا جاتا ہے۔ تیل کی عالمی قیمتوں میں تیز رفتار کمی کی وجہ سے 'پیٹ' اکائی کی قیمت بھی گزشتہ جولائی سے کم ہو رہی ہے اور اس کا اثر متعلقہ مصنوعات کی قیمتوں پر پڑ رہا ہے اور مجموعی پلاسٹک برآمدات کم ہو رہی ہیں (دیکھئے شکل 6.27)۔

مالی سال 09ء میں جولائی تا فروری پلاسٹک مصنوعات کی برآمد میں کمی کا ایک سبب قرضوں کا چکر (circular debt) ہو سکتا ہے۔ قرضوں کا چکر ریفرنسز یوں کی خام تیل کی درآمد میں رکاوٹ ڈالتا ہے اور نتیجتاً پیٹرولیم مصنوعات کی برآمد میں کمی آ جاتی ہے۔ اس امر کا ایک ثبوت پیٹرولیم مصنوعات مثلاً میٹھا، ایچ ایس ڈی اور جیٹ فیول کی، گزشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں کم پیداوار بھی ہے (دیکھئے شکل 6.28)۔

ٹیکسٹائل برآمدات میں مئی 08ء ہی سے ماہ بہ ماہ کمی واقع ہو رہی ہے اور رواں مالی سال میں بھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ نئے مالی سال میں جولائی تا فروری ٹیکسٹائل برآمدات میں 5.6 فیصد کی سال بسال کمی دیکھی گئی۔ موجودہ عالمی کساد بازاری، اور ٹیکسٹائل مصنوعات اور ملبوسات کی طلب میں کمی کے پیش نظر یہ ست روی غیر متوقع نہ تھی۔

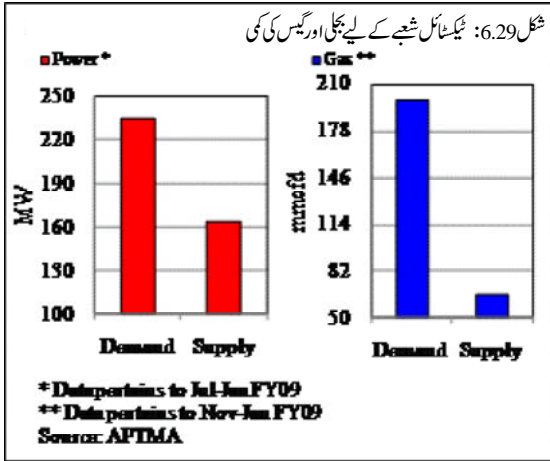
عالمی طلب گرنے کے علاوہ رسد کے ملکی مسائل خصوصاً بجلی اور گیس کی قلت بھی ٹیکسٹائل کے شعبے کی برآمدی کارکردگی کو متاثر کر رہے ہیں (دیکھئے شکل 6.29)۔¹⁵ ملکی برآمدات کے سب سے بڑے شعبے یعنی ٹیکسٹائل پر، بجلی کی طویل قلت کے منفی اثرات حکومت سے فوری توجہ کا تقاضا کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ شعبہ رقوم کی آمد کے مسائل سے بھی دوچار ہے کیونکہ بینکوں سے قرضہ پہلے کی نسبت کم دستیاب ہے۔ بینک اس

¹⁵ گراف آل پاکستان ٹیکسٹائل ملز ایسوسی ایشن (انچا) کی فراہم کردہ معلومات کی بنیاد پر بنایا گیا ہے۔



شعبے کو قرضہ دینے میں محتاط ہو گئے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ خریداروں کی عدم دلچسپی کے باعث گودام مال سے بھر گئے ہیں اور ٹیکسٹائل کے غیر ادا شدہ قرضے بڑھ رہے ہیں۔ اس خیال کو اس امر سے بھی تقویت ملتی ہے کہ ٹیکسٹائل کو قرضے کی جو خالص فراہمی گذشتہ مالی سال کی پہلی ششماہی میں 14.1 فیصد تھی وہ رواں مالی سال کی پہلی ششماہی میں گھٹ کر 5.1 فیصد رہ گئی ہے۔¹⁶ اس کے علاوہ بعض اطلاعات کے مطابق حالیہ عالمی کساد بازاری کی وجہ سے بین الاقوامی خریدار ادائیگی کی مہلت بڑھانے پر اصرار کر رہے ہیں جس سے ٹیکسٹائل کے شعبے کو قوم کی آمد کے حوالے سے درپیش مسائل مزید الجھ جائیں گے۔

تاہم روپے کی قدر میں معتدبہ کمی¹⁷ سے پاکستان کا ٹیکسٹائل شعبہ دیگر ملکوں کے مقابلے میں بہتر مسابقتی مقام پر آ گیا ہے۔ اس کی عکاسی ٹیکسٹائل اور ملبوسات کے زمروں میں یورپی یونین اور امریکہ کو اہم برآمدات میں پاکستان کی نسبتاً بہتر پوزیشن سے بھی ہوتی ہے (دیکھئے جدول 6.16)۔ رواں مالی سال جولائی تا فروری عرصے میں ٹیکسٹائل



برآمدات میں بلحاظ روپیہ 19.3 فیصد سال بسال عمدہ نمود کی گئی۔ روپے کی قدر میں نمایاں کمی سے ٹیکسٹائل شعبے کو کئی طرح سے فائدہ ہوا:

(1) برآمد کنندگان کو کم قیمت متعین (quote) کرنے میں سہولت ہوئی جو مالی سال کے زیر جائزہ عرصے میں متعدد ٹیکسٹائل مصنوعات کی اکائی قیمتوں میں ہونے والی کمی سے ظاہر ہے۔

(2) اس حقیقت کے پیش نظر کہ اس شعبے کا نصف سے

¹⁶ تفصیل کے لیے دیکھئے باب 4 زراور بینکاری۔

¹⁷ رواں مالی سال جولائی تا فروری روپے کی قدر ڈالر کے مقابلے میں سال بسال 14.5 فیصد کم ہوئی۔

زائد خام مال ملک میں پیدا ہوتا ہے، ٹیکسٹائل برآمد کنندگان پیداوار کی بڑھتی ہوئی ملکی لاگت کے اثرات سے خود کو بہتر طور پر بچا سکتے ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ بنیادی خام مالی یعنی کپاس کی قیمت گذشتہ اگست سے مسلسل گر رہی ہے۔ نیز، تیل کے عالمی نرخوں میں کمی سے مصنوعی ریشے کی قیمت بھی کم ہو رہی ہے۔ اس طرح صرف بجلی کے نرخ اور کارکنوں کے معاوضے ہی وہ اہم مدات ہیں جن میں اضافہ اس شعبے کو برداشت کرنا ہے (دیکھئے شکل 6.30)۔

ٹیکسٹائل شعبے پر آنے والی لاگت کا ایک اہم حصہ مالی لاگتیں بھی ہیں، تاہم برآمدی مالکاری اسکیم (ای ایف ایس) کے ذریعے رعایتی مالکاری ٹیکسٹائل صنعت کو بڑھتی ہوئی شرح سود کے اثرات سے کسی حد تک تحفظ دیتی ہے۔ اس سلسلے میں اسٹیٹ بینک نے ٹیکسٹائل شعبے کو مزید ترغیبات دی ہیں جن میں اسپننگ شعبے کو مارک اپ زراعت میں ایک سالہ توسیع¹⁸، برآمد کنندگان کو دی گئی برآمدی مالکاری پر بینکوں کو سو فیصد مالکاری کی فراہمی¹⁹، طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف) کے تحت دیے گئے قرضوں کی واپسی میں ایک سالہ توسیع²⁰ اور ای ایف ایس کے تحت نو مالکاری کی مدت میں توسیع²¹ شامل ہے۔

جدول 6.16: ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی برآمدات کی نمو-مارکیٹ تجزیہ فیصد میں

	2007ء	2008ء	ملبوسات	ٹیکسٹائل
امریکا منڈی (جنوری تا دسمبر)				
پاکستان	-10	4.2	-5.2	-0.5
بنگلہ دیش	3	5.3	7.5	11.3
چین	10.9	17.2	0.6	-0.8
انڈونیشیا	-2.4	7.7	-5.5	1.1
بھارت	2.1	-1.7	1.7	-2.7
سری لنکا	3.1	-7	-22.5	-5.9
میکسیکو	5.9	-15	-15.5	-10.5
ترکی	2.4	-22.4	-9.9	-28.4
دنیا	3.5	2.2	-4.1	-3.5
یورپی یونین منڈی (جولائی تا اکتوبر)				
پاکستان	7.2	-0.4	-2.7	6.2
بنگلہ دیش	16	-4.8	1.2	4.1
چین	19.7	11.4	1.3	16.1
انڈونیشیا	5.1	-10.8	-24.7	-10.3
بھارت	7.1	4.2	-7.5	2.7
سری لنکا	1.6	9.8	-19.4	3.3
میکسیکو	3	-5	-14.9	6.8
ترکی	2.7	6.9	-9.9	-14.2
دنیا	7	5.4	-5.7	1.3

ماخذ: امریکی سٹینس نیور اور یورو اسٹیٹ

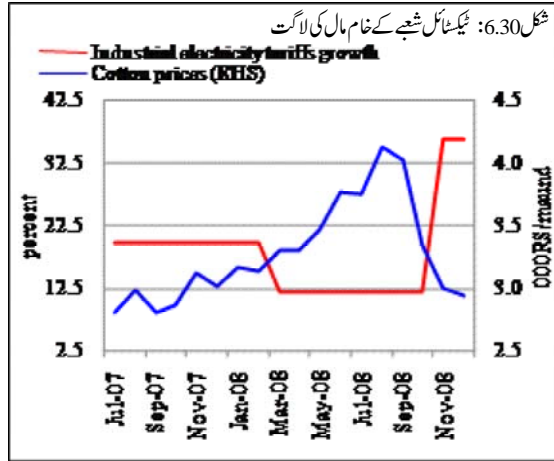
اس تناظر میں اگر بیرونی طلب کمزور بھی رہتی ہے اور اندرون ملک بجلی کی قلت برقرار بھی رہتی ہے تو روپے کی قدر کا گرنا ٹیکسٹائل مصنوعات کی برآمدات کو کمی سے بچانے میں خاصا مددگار ثابت ہوگا۔ اس طرح توقع ہے کہ رواں مالی سال کے بقیہ عرصے میں ٹیکسٹائل برآمدات میں سال بسال کی معمولی سی رہے گی۔

¹⁸ <http://www.sbp.org.pk/smeft/circulars/2009/C5.htm>

¹⁹ ایس ایم ای ایف ڈی گشتی مراسلہ نمبر 3 برائے 2008ء، اسٹیٹ بینک

²⁰ <http://www.sbp.org.pk/smeft/circulars/2009/C1.htm>

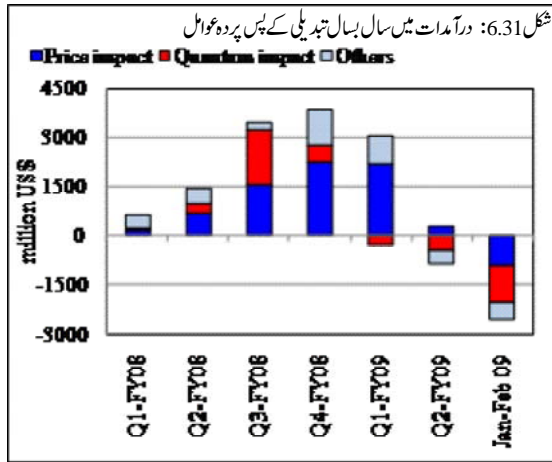
²¹ <http://www.sbp.org.pk/smeft/circulars/2009/C4.htm>



درآمدات

جولائی تا فروری مالی سال 09ء درآمدات میں سال بسال 1.5 فیصد کمی آئی جبکہ گذشتہ مالی سال اسی عرصے میں سال بسال 21.9 فیصد نمو ہوئی تھی۔ درآمدی نمو میں یہ سست روی، اجناس کی عالمی قیمتوں میں تیزی سے کمی اور معیشت میں طلب کم ہونے کی وجہ سے رواں مالی سال کی دوسری سہ ماہی سے نمایاں تھی (دیکھئے شکل 6.31 اور 6.32)۔

ان دونوں عوامل کا تخفیفی اثر رواں مالی سال کی دوسری سہ ماہی میں زیادہ نمایاں ہوا۔ اکثر اجناس کی عالمی قیمتیں گذشتہ مالی سال کی دوسری ششماہی کے مقابلے میں رواں سال کی پہلی سہ ماہی کے دوران کم ہو گئی تھیں تاہم چونکہ درآمدات وسیع البنیادہ تھیں اس لیے ان پر بلند قیمتوں کا اثر پڑا۔



کم طلب کی وجہ سے درآمدات میں کمی

رواں مالی سال جولائی سے جنوری کے دوران طلب کے سکڑنے میں کئی عوامل کارفرما تھے، مثلاً اسٹیٹ بینک کی سخت زری پالیسی، روپے کی قدر میں تیزی سے کمی، لوگوں کی حقیقی آمدنی میں کمی، درآمدی ڈیوٹیوں میں اضافہ اور اشیائے تعیشات پر سبز ٹیکس، قرضوں کا چکر اور معاشی سرگرمیوں میں عام پائی جانے والی سست روی (دیکھئے جدول 6.17 اور 6.18)۔ اگرچہ اس پورے عرصے کے دوران غیر

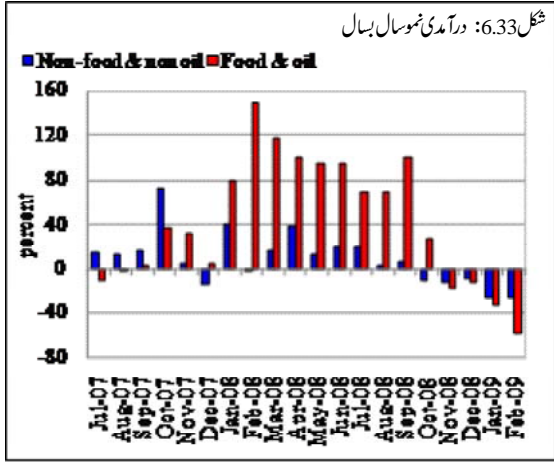
غذائی اور غیر ایندھن درآمدات کم رہیں تاہم نومبر سے خوراک اور تیل کی درآمدات بھی سال بسال کی ظاہر کرنے لگیں (دیکھئے شکل 6.33)۔

بحیثیت مجموعی پیٹرولیم گروپ کی درآمدات نے زیر جائزہ عرصے میں 9.2 فیصد سال بسال نمو حاصل کی تاہم تقریباً تمام کا تمام یہ اضافہ کم قیمت کا نتیجہ تھا۔ جہاں تک مقدار کا تعلق ہے خام پیٹرولیم کی درآمد میں معتدل اضافہ ہوا جبکہ پیٹرولیم مصنوعات کی درآمد اس پورے عرصے میں کم ہوتی رہی (دیکھئے جدول 6.18)۔



پیٹرولیم گروپ کی درآمدی مقدار میں کمی کا تعلق قرضوں کے چکر سے ہو سکتا ہے جس نے ریفائنریوں اور آئل مارکیٹنگ کمپنیوں کی درآمدی صلاحیت کو کم کر دیا۔ خام پیٹرولیم کے معاملے میں مراسلہ اعتبار (ایل سی) کھولنے میں ریفائنریوں کو بھی مسائل کا سامنا تھا جس کی وجہ ممکن ہے، یہ ہو کہ آئی ایم ایف سے تعاون ملنے سے پہلے پاکستان کے بیرونی حسابات کی پوزیشن خاصی خراب ہو چکی تھی۔ آئی ایم ایف سے معاہدے اور تیل کی عالمی قیمتیں تیزی سے گرنے کے نتیجے میں صورتحال خاصی بہتر ہو گئی جس کی عکاسی رواں مالی سال دسمبر

اور جنوری کے دوران خام پیٹرول کی درآمدی مقدار میں سال ب سال اضافے سے بھی ہوتی ہے۔ تاہم قرضوں کے چکر کی وجہ سے پیٹرولیم مصنوعات کی درآمد تاحال کم ہے (دیکھئے شکل 6.34 'الف' اور 'ب')۔



مصنوعی کھاد کی اشیاء کی درآمد بھی رواں مالی سال کے زیر جائزہ عرصے میں مقدار کے لحاظ سے تیزی سے کم ہوئی (دیکھئے جدول 6.17 اور 6.18)۔ اس کمی کا سبب مصنوعی کھاد، خصوصاً ڈی اے پی کے انتہائی بلند ملکی نرخ تھے جس کی وجہ سے زیر جائزہ عرصے کے دوران ڈی اے پی کم استعمال ہوئی۔²² اس کے علاوہ گزشتہ مالی سال کی اضافی درآمد سے بھی ملکی گودام بھرے ہوئے تھے جس کی وجہ سے مزید درآمد کی ضرورت محدود ہو گئی۔

جولائی تا فروری م 09ء میں لوہے اور فولاد کی درآمدی مقدار گھٹنے سے تعمیراتی سرگرمیاں محدود ہونے اور موثر سازی میں کمی²³ کی عکاسی ہوتی

²² ڈی اے پی کا استعمال جولائی تا دسمبر مالی سال 09ء کے دوران 6.2 فیصد سال ب سال کم ہوا۔

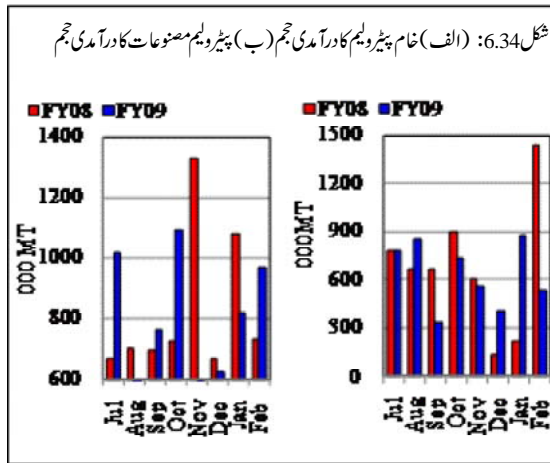
²³ رواں مالی سال جولائی تا دسمبر موثر سازی کی صنعتی پیداوار میں 35 فیصد کی سال ب سال بھاری کمی آئی۔

جدول 6.17: سرفہرست بارہ درآمدی ذمے - مقدار کا اثر

ملین امریکی ڈالر

میں 09ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 08ء	میں 08ء	میں 08ء	میں 08ء
جوزی تا فروری	دوسری سرمایہ	پہلی سرمایہ	چوتھی سرمایہ	تیسری سرمایہ	دوسری سرمایہ	پہلی سرمایہ
-95.1	-281	-103.4	-139.1	73.7	109	50.4
-427.8	-22	-90.6	20	353	93.6	141.9
-7.9	-171.6	67.4	236.2	337.9	344.2	-136.9
-73.8	-32.3	-145.4	113.9	6.5	-26.2	77.7
-10.9	-66.8	-96.8	28.2	47.9	88.5	78.9
-4.8	-18.5	-57	67.8	27.1	-39.8	1.8
-42.8	-59.3	23.5	-36.3	11.9	6	-3.4
-14.9	-18.9	-16.1	2.1	18.6	5.1	17.3
-19.4	-13	-12.1	10.7	6	1	-9.4
-9.1	3	4	-0.9	4.8	0.9	1.5
-205.4	375.8	25.5	216	547.7	-3.7	0
-170.0	-171.1	55.9	-40.5	220.3	-163.8	93.4
-1082.0	-475.7	-345.1	478.1	1655.4	414.8	313.2

ہے۔ اس دوران ٹیلی مواصلات شعبے کی درآمدات میں بھی 49.8 فیصد کی سال بسال کمی آئی۔ اس کی ممکنہ وجوہات کی قوت خرید میں کمی اور موبائل فون پر کسٹم اور ریگولیٹری ڈیوٹیاں عائد ہونا ہے۔²⁴



کپاس کی مقامی فصل عمدہ ہونے کی بنا پر خام کپاس کی درآمد میں سال بسال خاصی کمی واقع ہوئی۔²⁵ پام آئل کی درآمد گھٹنے کی ممکنہ وجہ گذشتہ مالی سال کے دوران پاکستان میں تیل کے بیجوں کی عمدہ فصل²⁶، اور نرخ بڑھنے کی وجہ سے گھروں اور صنعت دونوں میں طلب کم ہونا ہے۔ صنعتی طلب میں کمی کی عکاسی 2009ء کی پہلی ششماہی میں خوردنی تیل کی پیداوار میں 4.8 فیصد سال بسال کمی سے بھی ہوتی ہے۔

²⁴ مالی سال 08ء کے بجٹ میں وفاقی حکومت نے فی موبائل فون 500 روپے کسٹم ڈیوٹی، اور اگست 2008ء میں 250 روپے ریگولیٹری ڈیوٹی عائد کر دی۔

²⁵ رواں مالی سال کپاس کی پیداوار سال بسال 3.5 فیصد اضافے کے ساتھ 14.1 ملین کانٹن تک جا پہنچی۔

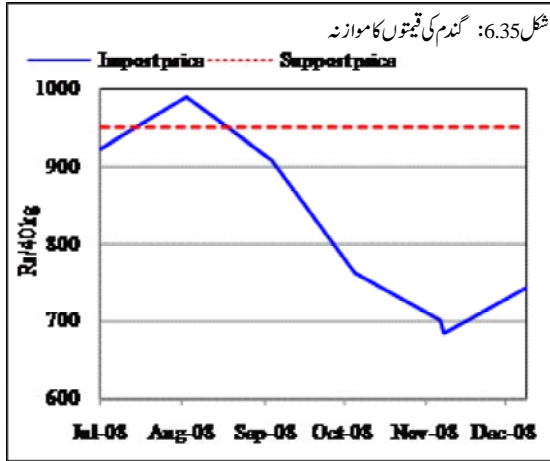
²⁶ مالی سال 08ء میں سورج کھجی کی پیداوار میں 48 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا۔

جدول 6.18: اہم درآمدات (جولائی تا فروری)									
ملین امریکی ڈالر									
اکائیاں	مالیت	اکائی مالیت	میں 08ء		میں 09ء		سال بسال فیصد تبدیلی		
			مالیت	اکائی مالیت	مالیت	اکائی مالیت	مطلق تبدیلی	مقدار	اکائی مالیت
غذائی گروپ			2511.3		2749.6		238.4		9.5
جس میں: گندم	میزرک ٹن		369.0	386.3	838.0	466.3	469.0	174.2	127.1
پام آئل	میزرک ٹن		961.8	859.9	913.2	819.2	-48.5	-9.5	-5.0
مشینری گروپ جس میں			4473.4		4385.4		-88.0		-2.0
بکلی پیدا کرنے والی مشینری			647.9		1083.1		435.2		67.2
ٹیلی مواصلات			1427.9		716.3		-711.6		-49.8
ٹرانسپورٹ گروپ جس میں			1500.1		886.8		-613.3		-40.9
سڑکوں پر چلنے والی گاڑیاں			855.8		622.8		-233.0		-27.2
طیارے، بحری جہاز اور کشتیاں			622.5		257.3		-365.3		-58.7
پٹرولیم گروپ			6340.2		6921.2		581.0		9.2
پٹرولیم مصنوعات	میزرک ٹن		3417.6	616.8	3929.4	540.1	511.9	0.7	15.0
خام پٹرولیم	میزرک ٹن		2922.7	606.3	2991.7	541.2	69.1	-8.6	2.4
ٹیکسٹائل گروپ جس میں			1604.7		1037.4		-567.3		-35.4
خام کپاس	میزرک ٹن		912.9	1663.6	399.2	1395.0	-513.7	-63.3	-56.3
زرعی و دیگر کیمیکل گروپ جس میں			3653.6		3528.9		-124.7		-3.4
تیار کردہ	میزرک ٹن		625.5	563.6	365.7	374.8	-259.8	-61.1	-41.5
دیگر کیمیکلز			1785.2		1998.5		213.4		12.0
دھات گروپ جس میں			1724.8		1669.0		-55.9		-3.2
لوہا اور اسٹیل کا اسکرپ	میزرک ٹن		443.9	311.8	380.2	275.5	-63.8	-24.3	-14.4
متفرق گروپ			467.4		427.3		-40.0		-8.6
دیگر تمام اشیاء			1862.4		2165.0		302.6		16.2
کل درآمدات			24137		23770.5		-367.4		-1.5

گندم کی درآمد میں جولائی تا فروری مالی سال 09ء کے دوران سال بسال خاصا اضافہ دیکھنے میں آیا (دیکھئے جدول 6.18)۔ حکومت نے (1) گندم کی مقامی قلت دور کرنے، اور (2) مستحکم طریقے سے ملکی رسد جاری رکھنے کی غرض سے ایک ملین ٹن گندم ذخیرہ کرنے کا فیصلہ کیا، چنانچہ ان مقاصد کے لیے مالی سال 09ء کے دوران 2.5 ملین ٹن گندم درآمد کی گئی۔ گزشتہ مالی سال کے دوران گندم کی قلت رہی تھی لہذا حکومت نے نئی فصل کے لیے گندم کی سرکاری قیمت بہت بلند یعنی 950 روپے فی 40 کلوگرام مقرر کی۔ اس اقدام سے گندم کا زیر کاشت رقبہ بڑھ گیا ہے اور اطلاعات کے مطابق حالیہ فصل شاندار ہونے کی توقع ہے۔

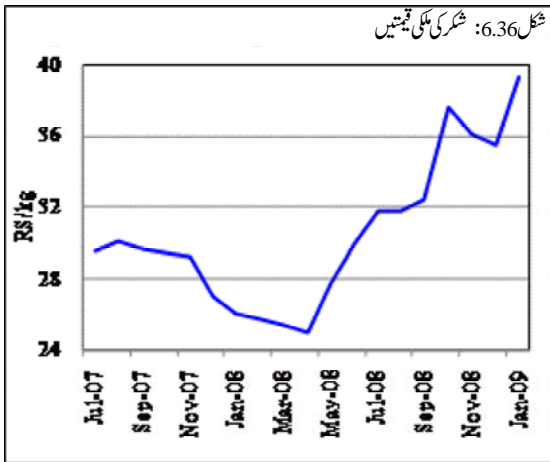
تاہم نئی فصل کی گندم کو برتنے کے حوالے سے بعض مسائل پیدا ہو گئے ہیں۔ گندم کی عالمی قیمتوں میں تیزی سے کمی²⁷ کی وجہ سے درآمدی گندم کی

²⁷ گندم کی عالمی قیمتیں اپریل 08ء میں 440 ڈالر فی میٹرک ٹن تک چڑھنے کے بعد جنوری 09ء میں تقریباً 240 ڈالر تک آ گئیں۔



اکائی قیمت بھی نئی فصل کی سرکاری قیمت کے مقابلے میں نمایاں طور پر کم ہو گئی ہے (دیکھئے شکل 6.35)۔ ایسے میں گندم کی موجودہ فصل کے مذکورہ سرکاری نرخوں پر حصول کے لیے کاشت کاروں کو بھاری زراعت دینا ہوگا اور یوں حکومت کو بھاری مالی بوجھ برداشت کرنا پڑے گا۔

بجلی سازی کی مشینری کی درآمد میں رواں مالی سال کے زیر جائزہ عرصے میں سال بسال نمایاں اضافہ ہوا۔ آنے والی گرمیوں میں بجلی کے بڑے پیمانے پر ممکنہ تعطل کو دیکھتے ہوئے لوگ جزیرہ خرید رہے ہیں جس سے جزیرہ کی طلب بڑھ رہی ہے۔ اس کے علاوہ واپڈا، پپکو اور کے ای ایس سی کی جانب سے بجلی ساز پلانٹس کی عارضی درآمد پر ڈیوٹی معاف کرنے کا حکومت کا فیصلہ بھی ممکن ہے کہ اس زمرے کی درآمد میں اضافے کا ایک سبب ہو۔²⁸ اس کے علاوہ مختلف آئی پی بیز پر جاری کام کی وجہ سے بھی اس مشینری کی درآمد بڑھ سکتی ہے۔



مالی سال 09ء کے جولائی تا فروری عرصے کے دوران 14.1 ملین ڈالر کی شکر درآمد کی گئی، تاہم گنے کی ملکی فصل سال بسال کم ہونے کے باعث مالی سال کی چوتھی سہ ماہی کے بعد سے شکر کی درآمد میں تیز رفتار اضافہ متوقع ہے۔²⁹ شکر کی ملکی قیمتیں بڑھنے سے روکنے کے لیے حکومت نے ٹی سی پی کو درآمدی عمل شروع کرنے کی ہدایت کر دی جبکہ شکر کی قیمتیں گزشتہ سال مئی سے مسلسل بڑھ رہی ہیں (دیکھئے شکل 6.36)۔ چونکہ گزشتہ مالی سال گنے کی

فصل میں 14.4 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا تھا، مئی 08ء سے شکر کی ملکی قیمتیں بڑھنے کی وجہ شکر کے ذخائر میں کمی نہیں ہو سکتی، البتہ اس میں جس چیز کو دخل ہو سکتا ہے وہ شکر کی ذخیرہ اندوزی اور ہمسایہ ملکوں کو اسمگلنگ ہے۔ اس رجحان کی روک تھام کے لیے رواں مالی سال فروری میں اسٹیٹ

²⁸ واپڈا اور پپکو کو 11 جون 08ء سے، اور کے ای ایس سی کو 2 جنوری 09ء سے ڈیوٹی سے مستثنیٰ پاور پلانٹس درآمد کرنے کی اجازت دی گئی بشرطیکہ انہیں دوبارہ درآمد کر دیا جائے۔ (ماخذ: ایف ٹی آر)۔

²⁹ تخمینے کے مطابق مالی سال 09ء کے دوران شکر کی پیداوار میں 18.5 فیصد کی سال بسال کمی دیکھی گئی۔

بینک نے شکر کی تجارتی ماکاری پر 50 فیصد کیش مارجن کی شرط عائد کر دی جسے بعد میں ہٹا لیا گیا۔³⁰

اس بحث سے، اور درج ذیل تین عوامل کی بنا پر یہ اشارہ ملتا ہے کہ مالی سال 09ء کے بقیہ عرصے میں درآمدی نمو میں کمی آسکتی ہے:

(1) مجموعی درآمدات میں قیمتوں کے اثرات کم ہونے کا جو سلسلہ رواں مالی سال جنوری سے شروع ہوا تھا وہ بقیہ سال بھی جاری رہنے کا امکان ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ گذشتہ مالی سال کی دوسری ششماہی میں اجناس کی عالمی قیمتیں آج کے مقابلے میں نمایاں طور پر بلند سطح پر تھیں۔

(2) بڑی مقدار میں گندم کی درآمد کی وجہ سے درآمدات میں ہونے والا اضافہ بقیہ مالی سال میں ختم ہو جائے گا کیونکہ ملکی گندم دستیاب ہو جائے گی۔

(3) اقتصادی سرگرمیوں میں سست روی کی وجہ سے درآمدات میں عمومی کمی کا سلسلہ مالی سال کے بقیہ عرصے میں بھی جاری رہنے کا امکان ہے۔

بجلی سازی کی مشینری، شکر، خام پیٹرولیم اور دیگر کیمیکلز کی درآمد بڑھنے کا امکان ہے تاہم اس اضافے کے اثرات کو مذکورہ بالا عوامل متوقع طور پر زائل کر دیں گے۔ اس تناظر میں مالی سال 09ء کی مجموعی درآمدات میں سال بسال بڑی کمی کا امکان ہے۔

³⁰ بی پی آر ڈی گشتی مراسلہ نمبر 2، برائے 2009ء، انٹلیٹ بینک۔

فہرست اصطلاحات (انگریزی حروف تہجی کے لحاظ سے)

Aggregate demand	مجموعی طلب
Balance of Payments	ادائیگیوں کا توازن
Budget deficit	بجٹ خسارہ
Capital adequacy ratio	شرح کفایت سرمایہ
Capital flows	سیلان سرمایہ
Consumer demand	صارفی طلب
Consumer financing	صارفی مالکاری
Consumer price index	صارف اشاریہ قیمت
Core inflation	قوزی گرانی
Credit	قرضہ، کریڈٹ
credit risk	خطرہ قرض
Current account	جاری حسابات
Current account deficit	جاری حسابات کا خسارہ
Current transfer	جاری منتقلی
Deposits	امانتیں
Direct taxes	بلا واسطہ ٹیکس
Dividend	منافع منقسمہ
Domestic debt	ملکی قرضہ
Exchange rate	شرح مبادلہ
Exchange reserve	زرمبادلہ کے ذخائر
External balance	بیرونی توازن
Financial account	مالی کھاتہ
Fiscal	مالیاتی

Fiscal deficit	مالیاتی خسارہ
Floating debt	رواں قرضہ
Food Inflation	غذائی گرانی
Foreign direct investment	براہ راست بیرونی سرمایہ کاری
Global depository receipts (GDRs)	عالمی امانتی وصولیاں
Inflation	گرانی
International capital markets	سرمائے کی عالمی منڈیاں
Invisible account	نادیدہ کھاتہ
Large scale manufacturing	بڑے پیمانے کی اشیا سازی
Liabilities	واجبات
Liquidity	سیالیت
Livestock	گلہ بانی
Monetary aggregates	زری مجموعے
Monetary tightening	زری سخت گیری
Monetization	تسلک
Mortgage financing	رہن مالکاری
Net budgetary borrowings	خالص میزانی قرض گیری
Net domestic assets (NDA)	خالص ملکی اثاثے
Net foreign assets (NFA)	خالص بیرونی اثاثے
Net foreign investment	خالص بیرونی سرمایہ کاری
Nominal	نامیہ
Nominal effective exchange rate	نامیہ مؤثر شرح مبادلہ
Non-food inflation	غیر غذائی گرانی
Non-food non-energy	غیر غذائی غیر توانائی
Non-performing loans	غیر ادا شدہ قرضے
Portfolio investment	جزدانی سرمایہ کاری

Real effective exchange rate	حقیقی مؤثر شرح مبادلہ
Real Sector	حقیقی پیداوار کا شعبہ
Refinance	نوامکاری
Relative Price Index	نسبتی اشاریہ قیمت
Revenue	محاصل
short term debt	قلیل مدتی قرضہ
Sensitive Price Indicator	حساس قیمت انظہاریہ
Sub-index	تحتی اشاریہ
Trade deficit	تجارتی خسارہ
Trimmed mean	تراشیدہ اوسط
Unfunded debt	غیر فنڈ قرضہ
Value addition	اضافہ قدر
Wholesale Price Index	تھوک اشاریہ قیمت
Workers' remittances	کارکنوں کی ترسیلات
Yield	یافت
YoY	سال بسال

فہرست اصطلاحات (اردو حروف تہجی کے لحاظ سے)

Balance of Payments	ادائیگیوں کا توازن
Relative Price Index	نسبتی اشاریہ قیمت
Value addition	اضافہ قدر
Deposits	امانتیں
Budget deficit	بجٹ خسارہ
Foreign direct investment	براہ راست بیرونی سرمایہ کاری
Large scale manufacturing	بڑے پیمانے کی اشیاء سازی
Direct taxes	بلا واسطہ ٹیکس
External balance	بیرونی توازن
Trade deficit	تجارتی خسارہ
Sub-index	تحتی اشاریہ
Trimmed mean	تراشیدہ اوسط
Monetization	تسلک
Wholesale Price Index	تھوک اشاریہ قیمت
Current account	جاری حسابات
Current account deficit	جاری حسابات کا خسارہ
Current transfer	جاری منتقلی
Portfolio investment	جزدانی سرمایہ کاری
Sensitive Price Indicator	حساس قیمت اظہاریہ
Real Sector	حقیقی پیداوار کا شعبہ
Real effective exchange rate	حقیقی مؤثر شرح مبادلہ
Net foreign assets (NFA)	خالص بیرونی اثاثے
Net foreign investment	خالص بیرونی سرمایہ کاری

Net domestic assets (NDA)	خالص ملکی اثاثے
Net budgetary borrowings	خالص میزانی قرض گیری
credit risk	خطرہ قرض
Floating debt	رواں قرضہ
Mortgage financing	رہن مالکاری
Monetary tightening	زری سخت گیری
Monetary aggregates	زری مجموعے
Exchange reserve	زرمبادلہ کے ذخائر
YoY	سال بسال
International capital markets	سرمائے کی عالمی منڈیاں
Liquidity	سیالیت
Capital flows	سیلان سرمایہ
Exchange rate	شرح مبادلہ
Consumer price index	صارف اشاریہ قیمت
Consumer financing	صارفی مالکاری
Consumer demand	صارفی طلب
Global depository receipts (GDRs)	عالمی امانتی وصولیاں
Food Inflation	غذائی گرانی
Non-food inflation	غیر غذائی گرانی
Non-performing loans	غیر ادا شدہ قرضے
Non-food non-energy	غیر غذائی غیر توانائی
Unfunded debt	غیر فنڈ قرضہ
Credit	قرضہ، کریڈٹ
Short term debt	قلیل مدتی قرضہ
Core inflation	قوزی گرانی
Workers' remittances	کارکنوں کی ترسیلات

Capital adequacy ratio	شرح کفایت سرمایہ
Inflation	گرانی
Livestock	گلہ بانی
Revenue	محاصل
Financial account	مالی کھاتہ
Fiscal deficit	مالیاتی خسارہ
Fiscal	مالیاتی
Aggregate demand	مجموعی طلب
Domestic debt	ملکی قرضہ
Dividend	منافع منقسمہ
Invisible account	نادیدہ کھاتہ
Nominal	نامیہ
Nominal effective exchange rate	نامیہ مؤثر شرح مبادلہ
Refinance	نوامکاری
Liabilities	واجبات
Yield	یافت